

جلد اول

مقالات الفضل

مجموعہ

ترجمہ و تفسیر از مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب
پیشوا، مدرسہ اسلامیہ، لاہور

- فی سبیل اللہ
- سیدہ ادریسہؓ کی خدمت میں
- اذان کی گونج
- اذان کا فلسفہ
- اذان کا فلسفہ
- اذان کا فلسفہ
- اذان کا فلسفہ

مکتبہ خدیجہ القیسیہ

مَقَالَاتُ الْإِسْلَامِ

1500

۱- در صورتی که در یک سال دو بار بارش
 ۲- در صورتی که در یک سال سه بار بارش
 ۳- در صورتی که در یک سال چهار بار بارش
 ۴- در صورتی که در یک سال پنج بار بارش
 ۵- در صورتی که در یک سال شش بار بارش
 ۶- در صورتی که در یک سال هفت بار بارش
 ۷- در صورتی که در یک سال هشت بار بارش
 ۸- در صورتی که در یک سال نه بار بارش
 ۹- در صورتی که در یک سال ده بار بارش

مكتبة القبر

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

کسی بھی شخص یا ادارے کو ناشر کی اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی جملہ
کسی بھی صورت میں کاپی کرنے یا پرنٹ کرنے کی اجازت نہیں ہے

نام کتاب	مقالات ابو الفضل رحمہ اللہ
مصنف	مولانا محمد اظہار اللہ سیالوٹی رحمہ اللہ
تخریج	مولانا شکور احمد سیالوٹی
باہتمام	مولانا محمد عمران ندیم سیالوٹی
کیپرنگ و ڈیزائننگ	حافظہ محمد فرمان علی رضوی
تاریخ اشاعت	کیم ربیع الاول 1432ھ فروری 2011ء
تعداد	1000
قیمت	240 روپے

ملنے کے لیے

مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
مکتبہ نیا القمر جامعہ شمس رضویہ، بہاولپور
نظامیہ کتاب گھرانہ بازار، لاہور
مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ، لاہور
مکتبہ فضل حق خیر آبادی دربار مارکیٹ، لاہور
پروگرام بکس اردو بازار، لاہور

اجمالی فہرست مقالات ابو الفضل

- 1 انتخاب 5
- 2 پیش لفظ 7
- 3 حالات مصنف 9
- 4 تفصیلی فہرست 13
- 5 عید میلاد النبی ﷺ 27
- 6 کیا درود شریف صرف درود براءت ہی ہے؟ 101
- 7 اذان کے بعد اور پہلے صلوٰۃ و سلام 129
- 8 اذان و تکبیر کے فضائل و مسائل 141
- 9 دعا بعد از نماز جنازہ کا ثبوت 159
- 10 فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کیوں اور کیسے؟ 175
- 11 قربانی کی شرعی حیثیت 201

انتساب

ہم اپنے والد گرامی کی اس کاوش عظیمہ کو



کی خدمت میں اس یقین کامل کے ساتھ پیش کرتے ہیں اس سے قبلہ
والد گرامی کی روح کو تسکین ہوگی اور ہمارے لیے باعث نجات۔

غلامان پیر سیال احیاء رحمۃ اللہ علیہ

محمد وسیم الرضا اسد سیالوی محمد نعیم الرضا سیالوی
محمد سلیم الرضا سیالوی محمد عمران ندیم سیالوی
محمد کامران بلال سیالوی

پیش لفظ

برصغیر پاک و ہند میں کئی اہل علم ایسے ہیں جنہوں نے اپنے قلم سے بے لوث اغنی و نلو
آلہ اور للیٰلے الشاہد بکتکم العاقب کی ذمہ داری کو بطریق احسن پورا کیا۔ انہی نابینہ
روزہ ستیوں میں ایک حسین نام یکس الدین محمد بن محمد السہیلین حضرت علامہ مولانا ابو
الفضل محمد اللہ سیالوی نور اللہ مرقدہ کا ہے۔ جنہوں نے شب و روز کی محنت مشاقہ سے
مشق رسول ﷺ سے معمور قلب صالح کے ساتھ زیارب ایسا قلم اٹھایا جس کی نوک میں
نکھن نہیں بلکہ اک نور مستور ہے۔

تبدیلی روزگار کے ساتھ آپ کی اس کاوش عظیمہ کو ترتیب جدید، تخریج و جویب
اور کاربھی جس کی سعادت آپ کے خاندان ہی کے ایک بلند ذوق، شیریں سخن، فاضل
عزیز مولانا شکور احمد ضیاء سیالوی حفظہ اللہ کے حصہ میں آئی۔

ترتیب جدید میں فاضل موصوف نے مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کیا۔

- حوالہ جات کی تخریج
- عربی عبارات کی تکمیل
- پہل پسندی کے پیش نظر مفہوم پر قرار رکھنے کے ساتھ عبارت میں رد و بدل اور قطع برید
- از سر نو عنوان بندی
- لہجہ اس کی ترتیب جدید
- بحر اکراف کا استعمال
- علامات ترتیب کا استعمال

قارئین کرام! آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریر اور عزیز موصوف حفظہ اللہ کی تخریج کو
ادبی نظر کرنے کے بعد یقیناً داد دینے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

اس مقام پر قبلہ والد محترم کے جملہ معاونین بالخصوص حکیم محمد سعید سلطانی دام اللہ فیوضہ کو بھولنا کفرانِ نعمت کے مترادف ہو گا۔ اور آپ کے شاگردانِ عزیزان مولانا محمد حیات بخشی و مولانا قاری ذوالقرنین رحمہما اللہ کا ذکر و فاترک کرنا بھی میرے نزدیک گنہگارِ جلی سے کم نہیں۔

نیز قبلہ رئیس المدین کی رفیقہ حیات (میری والدہ مرحومہ) کی وفات کو سلام عقیدت پیش کرنا بھی از حد ضروری ہے۔ جنہوں نے زندگی کے نقیب و فراز میں اپنے بلند ہمت جیون ساتھی کی معیت میں تبلیغِ دین میں آمدہ رکاوٹوں اور مشقتوں کو برداشت کیا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا كَمَا رَحِمْتَ ابْنِي صَغِيرًا

اللہ رب العزت اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے تلمیذِ شریفین کے ساتھ لمس کرنے والی اُس رنجِ عرشِ خاک کا صدقہ ان تمام کو اجرِ جبریل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ طہ و نسیہ

قبار واد پیر سیال محمد عمران ندیم سیالوی

خادم گلستان ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ

(مدیر سنیاء العلوم جامعہ حمید رضاویہ، بہاؤ شاہ سرگودھا)



مولد و نشا: سرگودھا اور کجرات کے حکیم پر مشہور زمانہ ”راغھا“ (عاشقِ بھر) کے قصبہ ”نخت آباد“ کے شمال میں تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع قصبہ ”بہاؤ شاہ شریف“ میں ”خواجہ“ قبیلہ کے (سلطان شمس) سے شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر اسلام لانے والے ”پڑوسی“ نامی بزرگ (سلطانِ مطلق) سادہ لوح نیک سیرت با کردار مہیاں قلام محمد صاحب (جو کہ ابتدائی دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ و بھراستہ تھے) کے دولت کدہ میں 9 ستمبر 1999 بکری مطابق 22 جولائی 1942ء کو بوقت چاشت تولد پزیر ہوئے۔

ابتدائی تعلیم: آٹھ سال تک آبائی پیشہ میں مشغول رہنے کے باوجود صرف قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی بلکہ تدریسِ ناظرہ کے ساتھ ساتھ مقامی خواندہ افراد سے ابتدائی فارسی کی تحصیل بھی کی۔

عالی تعلیم: بعد ازاں 1950ء میں والد بزرگوار کے ہمراہ حضرت علامہ مولانا محمد صدیق صاحب بہادری شہین آستانہ عالیہ توکلہ مجیدیہ سید اشرفیہ (مطبع کجرات) میں حاضر ہوئے اور والدین کے مدد و ترغیب سے ”کرمیاء“ سے لے کر ”ہدایہ الدین“ تک پڑھے۔

اعلیٰ تعلیم: 1964ء کے اوائل میں والد گرامی کے وصال پر طلال کی وجہ سے اجازت سے واپس گھر لوٹ آئے مگر صرف پندرہ دن بھی نہ گزرتے پائے تھے کہ تحصیل علم کا شوق بھر پائے لگا معاشی مشکلات کے باوجود چند تیس کی پھٹی کے لئے "جامعہ نعیمیہ گزنی" میں داخل ہو گئے۔ یہاں پر علمی مرکز کا انتخاب کرتے ہوئے قریباً پندرہ ماہ تک حضرت قبلہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی (مہتمم جامعہ ڈیرہ) کو جنید العصر حضرت قبلہ مفتی عبدالعزیز صاحب (امپارنچ دارالافتاء جامعہ ڈیرہ) محقق دوران علامہ محمد عبدالغنی صاحب شرف قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ) اور جہان علم و فضل کے آقا رب درخشندہ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی (سابق شیخ الحدیث سیال شریف) جیسی عظیم ہستیوں سے استفادہ کیا۔

مبلی زندگی:

1965ء کی جنگ کے بعد مؤخر الذکر استاد گرامی نے موضع سلاوالی (سرگودھا) میں "غیاظیہ جامعہ ضمیمہ رضویہ" کے نام سے ایک ادارے کی دلخیز بنی ڈالی۔ بشمول زیر ملاحظہ استی (حضرت تذکرہ و ممدوح) استاذ القراء قاری محمد یوسف صاحب سیالوی (حال ممیز دیرہ) استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالرزاق صاحب بھٹوالوی (سابق شیخ الحدیث جامعہ ضمیمہ داو پٹھی حال اسلام آباد) مع دیگر اصحاب بعد از رمضان المبارک وہیں منتقل ہوئے۔ استاد محترم نے نہ صرف شبانہ روز کی محنت بلکہ اس کہ ساتھ ساتھ تمام تر بار کفالت کو بھی اپنے مقفل کندھوں پر برداشت کیا۔ تعلیمی سال کے اختتام پر مفکر اسلام مفسر قرآن ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (سابق چیف جسٹس وفاقی شری عدالت پاکستان) کے دست حق پرست سے دستار بندی کے بعد گھر واپس ہوئی۔

1970ء کے اوائل میں لاہور کی مرکزی درس گاہ "حزب الاحناف" میں امام احمد شیں محمد صاحب حضرت علامہ مولانا سید احمد شاہ صاحب کے زیر سایہ چار سال تک ہدایہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدریس کے ساتھ ساتھ مولانا ہور پور سے عربی، قادری اور اردو داخلہ کا امتحان پاس کیا۔

1971ء میں فقیر مذکور نے آپ کی بابت جملہ امور کی ذمہ داریاں اٹھاتے ہوئے لاہور کی آمد کر لی۔ اس لیے جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں بھیج دیا۔ قریباً اڑھائی برس تک یہاں پر تدریس کا فرائض سہارا، صدور امیر زاہد اچال اور اقلیدس جیسی کتب پڑھانے کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث حضرت علامہ قبلہ سید مفتی افضل حسین صاحب موگہری رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ جناح

دورۂ حدیث اور تکمیل درس نظامی: 1967ء میں گلستان حدیث اعظم "جامعہ رضویہ" فیصل آباد میں جامع المعقول والمعتول حضرت علامہ مولانا نظام رسول صاحب رضوی

دورۂ حدیث اور تکمیل درس نظامی: 1967ء میں گلستان حدیث اعظم "جامعہ رضویہ" فیصل آباد میں جامع المعقول والمعتول حضرت علامہ مولانا نظام رسول صاحب رضوی

حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب ملحقِ معلم ہند سے استفادہ کرتے ہوئے علمِ توحید پر نایاب علم بھی حاصل کیا۔

حضرت موصوف نے اپنے وصال یا کمال سے چند روز پہلے آپ کو تحریراً بتا دیا کہ میں تجھ پر تفسیر مائتہ کے ساتھ ساتھ سلاسلِ اربعہ کے جملہ اور ادو وظائف کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

آپانی گاؤں میں والہیسی:

1978ء میں اہل بھابھڑہ کے انتہائی اصرار پر اپنے آبائی گاؤں بھابھڑہ میں لوٹ آئے۔ مرکزی جامع مسجد تاجدارہ ہند کی امامت خطابت کے ساتھ ساتھ "ضیاء العلوم جامعہ شمسہ رضویہ راجنڑ" قائم کیا۔

آپ کی زیر سرپرستی جنی ترقی ہوئی وہ مکاشفائے "عہدہ" کے بود بخودیدہ ہے اور "لیس الغیر کا معانیہ" بیان کی حدود سے برتر و بالا ہے۔

لیکن وصال کے بعد بھی آپ کے روحانی فیضان میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ مدرسہ ضیاء العلوم ترقی کی منازل طے کرتا گیا۔ اور اب بھگوانہ شعبہ حفظ و تفسیر، مجموعہ و قراءت، دور کی نظامی، کچھ بڑے اور سکول ایجنٹیشن میں بی، اے تک کی کلاسوں کا اہتمام ہے۔ جس میں طلباء و طالبات مختلف اساتذہ کی زیر نگرانی اپنی علمی پیکاس بجا رہے ہیں۔

علامہ ازہر مقامی تنظیمات "انجمن غلامانِ محمدیہ سال" اور "مجلس دعوۃ اسلامیہ" بھی آپ ہی کے افکار کی ایک جھلک ہیں۔

تلامذہ:

یوں تو بہت سے حلاشیانِ علم نے آپ کے سامنے نواہے تگئے تہہ کیے اور آپ کے شہرِ علم سے اپنی کشتیوں کو سیراب کیا مگر چند مشہور تلامذہ میں راقم الحروف سب سے

علامہ مولانا حامد محمد حیات چشتی (مرحوم) سابق مدرس مدرسہ ضیاء العلوم علامہ مولانا قاری محمد رفیع القزنین (مرحوم) سابق مدرس مدرسہ ضیاء العلوم

علامہ مولانا مفتی محمد رمضان سیالوی خلیفہ جامع مسجد دار حضرت و اتانج بخش

علامہ مولانا محمد الطاف تیروی نائب خلیفہ جامع مسجد دار حضرت و اتانج بخش

علامہ مولانا قاری احمد رضا سیالوی نائب علم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

علامہ مولانا محمد عبدالحکیم افغانی (پشاور)

علامہ مولانا قاری محمد سلیمان صاحب (سیالکوٹ)

علامہ مولانا قاری محمد سلیم صاحب (گمر گچی)..... شامل ہیں۔

تلمذات:

- 1 قربانی کی شرعی حیثیت (مطبوعہ)
- 2 ترجمہ رسالہ وہابیہ (غیر مطبوعہ)
- 3 کیا درویش شریف صرف دروہا پر ایم ہے؟ (مطبوعہ)
- 4 دعاء بعد از نماز چارہ کا ثبوت (مطبوعہ)
- 5 اذان و بحیر کے فضائل و احکام (مطبوعہ)
- 6 نظام الاوقات دائمی نقشہ برائے بھابھڑہ و مضافات (مطبوعہ)
- 7 تھانل حسین رضی اللہ عنہ و بڑے علیہ علیہ (غیر مطبوعہ)
- 8 اردو شرح نام حق (غیر مطبوعہ)
- 9 روزہ میں شک و غیرہ کا استعمال (غیر مطبوعہ)
- 10 عکس اللغات اردو سے عربی (غیر مطبوعہ)
- 11 عید میلاد النبی ﷺ

12) فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کیوں اور کیسے؟

13) اذان کے بعد اور پہلے صلوٰۃ و سلام

(ان کے علاوہ بھی آپ نے متعدد کتب و رسائل مرتب فرمائے)

وصالِ پُر ملاں:

24 مئی 2001ء بمطابق یکم شب ربیع الاول 1422ھ بروز جمعرات آپ نے راجہ اہل کو لبیک کہا۔

اور اگلے روز 25 مئی 2001ء بروز جمعہ صبح 10 بجے آپ کی نماز جنازہ ہوا کی گئی۔ نماز جنازہ حضرت مولانا جید طریقت غلام حبیب الدین معظمی سجادہ نشین آستانہ عالیہ معظّم آباد شریف نے پڑھائی اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد عبدالکلیم شرف قادری رحمہ اللہ جیسی عظیم الشان القدر علمی اور روحانی شخصیات نے شرکت کی آپ مدرسہ ضیاء العلوم جامعہ حمید رضاویہ کے ایک گوشہ میں عواستراحت میں جہاں آپ کی توجہ صبح شام قال اللہ وقال الرسول کے تراویح سے سرور ہوتی ہے۔

﴿وَرَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَحْمَتُوْا سَعْدًا﴾

المصرتب :

محمود حکیم الرضا سندسیا لوی

تفصیلی فہرست مقالات

عید میلاد النبی ﷺ

صفحہ نمبر	عنوانات
28	عیدِ باری تعالیٰ
29	عیدِ رسولِ مقبول
30	عیدِ اہل بیت
33	عیدِ اول (عیدِ میلاد النبی ﷺ پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جوابات)
33	ظہانے پریشان
35	پہلا سال (عیدِ میلاد النبی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟)
36	وال کا خلاصہ
37	پہلا سوال کا جواب
37	اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سکوت فرمانے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی
37	آیت کریمہ اور اس سے ثابت ہونے والی باتیں
38	حدیث نمبر 1
38	حدیث نمبر 2
39	حدیث نمبر 3
39	انٹرنیٹ کی چیز کو حرام کہنا ممنوع ہے اور یہ شیطانوں کا کام ہے

15	آیت کریمہ
16	حدیث شریف
17	مفسر (کتاب) کے نہ کرنے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی (6 مثالیں)
18	صحابہ کرام میں اللہ تعالیٰ کے نہ کرنے سے کوئی کام حرام نہیں ہوتا
19	مثال نمبر 1 (مساجد کے دنوں)
20	مثال نمبر 2 (مکاتے اربعہ غیرہ کا غلبہ میں دکن)
21	وہ الحالی جو رسول اللہ ﷺ کو رخصتا کرنا کہتا ہے پندہ تھے مگر کائنات میں بھی رائج ہیں۔ مثال نمبر 3 (جنتی اور عطا)
22	مثال نمبر 4 (مسیحوں کی زیارتیں)
23	مثال نمبر 5 (مساجد کے غروب)
24	مفسر (کتاب) کی جہ سے پالیہ نہ دیا وہ کام بھی ترک فرما دیجئے
25	پندہ کا کام ترک کرنے کی وجوہات
26	مکلی جہ (خوف فریت)
27	دوسری جہ (خوف کفر)
28	تیسری جہ (عدم ضرورت)
29	چوتھی جہ (اپنے حقوق میں امت پرزی)
30	پانچویں جہ (خوف مال)
31	چھٹی جہ (عدم مسرت)
32	ساتویں جہ (تھکان مگرین)

33	آخر میں جہ (عدم احتیاج)
34	تیسری جہ (اس وقت غیر مسلموں کا شمار ہوتا)
35	دوسری جہ (عدم مضرت)
36	چوتھی جہ (اعلمت) کا ثبوت قرآن وحدیث سے
37	مفسر (کتاب) اللہ تعالیٰ کی قوت عظمیٰ میں
38	اعلمت (مفسر) دیکھا دیکھنے کا طریقہ
39	مفسر (کتاب) کا اعلمت کرنے (اور اس پر خوشی منانا)
40	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اعلمت کرنا
41	صحابہ کا اعلمت میں آپ ﷺ کے سامنے وقف ہونا
42	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اعلمت کے لیے آپ ﷺ کی قیادت میں جلسوں اور جلسے کی تعمیر و رسالت
43	سرکاری آمد پر جذبات کے ایمان افروز مناظرہ الیات کا خلاصہ
44	اکام کا تعلق علت سے ہوتا ہے نہ کہ غرض و مقصد سے
45	ذکر و رضا علیہ السلام قرآن وحدیث سے ثابت
46	دوسری جہ (کابریں کا جلسہ میلاد کی قیادت کرنا)
47	اشتہار میں آونے والا دوسرا اعتراض (شاید علی کا مہم میلاد شروع کرنا)
48	جواب
49	غیر مسلموں کو یہ کہہ کر شروع کیا جانے والا ہر کام نہیں ہوتا
50	سرکاری جلسہ میلاد دیکھنے والے اور شاہد ملک مفسر کا تعارف

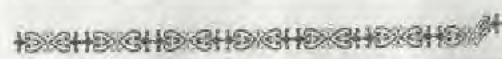
51	حصہ دوم (حضور ﷺ کے یوم وصال کی تحقیق)	75
52	حضور ﷺ کے یوم وصال کے بارے میں 7 روایتیں	75
53	مواہقین و مخالفین کی تصریحات کہ 12 ربیع الاول یوم وصال نہیں	76
54	بارہ ربیع الاول کے یوم وصال نہ ہونے پر دلیل	76
55	میںوں کی تواریخ کی چار صورتیں	78
56	بارہ ربیع الاول کے یوم وصال نہ ہونے پر ایک اور دلیل	79
57	خود روایتیں پر اعتراضات	80
58	پہلا اعتراض اور اس کا جواب	80
59	دوسرا اعتراض	80
60	جواب	80
61	ایک اور جواب	83
62	دو ربیع الاول کے یوم وصال ہونے کی روایات	85
63	تیسرا اعتراض اور اس کا جواب	86
64	2 ربیع الاول کے یوم وصال ہونے پر ایک اور دلیل	87
65	فائدہ جلیلہ (آپ ﷺ کے وصال کی تاریخ، دن اور وقت کا تحقیق)	88
66	اگر 12 ربیع الاول کو یوم وصال مان لیا جائے تب بھی اسے یوم عید کہنا ممنوع نہیں	89
67	یوم وصال ہونے کے باوجود یوم عید ہے	89

68	آپ ﷺ کا وصال بھی ہوا ہے گئے بھر ہے اور آپ ﷺ ہمارے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں	94
69	سوال و جواب (صحابہ کرام کے انگلیں ہونے کی وجہ)	95
70	سوال و جواب (ہم اٹھارہ کمبوں نہیں کرتے)	95
71	سوال میں آنے والی مختلف عہدوں کا بیان	96
72	سوال و جواب (عید میلاد پر ہر سال صیغہ نہ پڑھنے کی وجہ)	98
73	آئندہ مراجع	99

کیا درود شریف صرف درود ابراہیمی ہے؟

سیر شاہ	موضوع	صفحہ نمبر
74	لکھ نگر یہ	103
75	ہمارا موقف	103
76	قرآن کریم سے ثبوت	104
77	آیت سے ثابت ہونے والا پہلا مسئلہ	104
78	اس پر حوالہ دیا	104
79	سوال اور اس کے 2 جوابات	106
80	آیت سے ثابت ہونے والا دوسرا مسئلہ	108
81	اس پر حوالہ دیا	108
82	سوال اور اس کے 2 جوابات	109
83	مختلف ائمہ اور درود کا کہنے پر دلائل	110

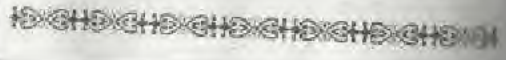
84	امام سہادی کی فیصلہ کن مہارت	112
85	سوال اور اس کے 2 جوابات	112
86	درد و پناہ کی بیماری کی تشفیات نماز کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت	114
87	احادیث مبارکہ	114
88	اتنی قیم بخاری کا فیصلہ	115
89	حدیث شریف	116
90	امام حاتم <small>رحمہ اللہ</small> کا فیصلہ	117
91	امام شافعی <small>رحمہ اللہ</small> کا فیصلہ	117
92	حافظ کے گھر کی گواہی	118
93	درد و پاک میں آپ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی پاک کا ذکر	119
94	درد و پاک میں انبیائے کرام <small>علیہم السلام</small> کا ذکر	119
95	درد و پاک میں صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> کا ذکر	120
96	الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا زہد ہونے پر دلالت	121
97	اس پر حالِ حیات	121
98	اور انجیل کا مقام	122
99	تجربہ نبوی پر تقویٰ درد و پاک	123
100	خاتمی کے گھر کی آواہیاں	124
101	حوالہ نمبر 1 (طریقہ تصاب)	124



102	حوالہ نمبر 2 (شہاب قادی)	124
103	حوالہ نمبر 3 (طریقہ تصاب)	125
104	حوالہ نمبر 4 (درد و شریف) شہادۃ شریک طریقہ از سر فراز گھسودلی	125
105	حوالہ نمبر 5 (امداد الشیخ)	125
106	قدور و حالِ حیات سے ثابت ہونے والے امور	126
107	حاجی احمد ادا شدہ گھر کی کا فیصلہ	126
108	کتاب و مراقب	128

اذان کے بعد اور پہلے صلوٰۃ وسلام

نمبر نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
109	مبارک و مکی	131
110	قرآن پاک سے ثبوت	131
111	حکم کی روایتیں	132
112	احادیث سے ثبوت	133
113	حدیث نمبر 1 (اکثریت و رد و نفی کی نجات اور نفی کا باعث)	133
114	حدیث نمبر 2 (اور پاک باعث رحمت اور عیب شفاعت)	134
115	سوال اور اس کے 5 جواب	135
116	حدیث شریف	136
117	کتاب اذکار سے ثبوت	137



147	136	گنگ کی اذان میں نا اہل القاد
147	137	بروز اذان مسجد سے باہر لگائی جائے
148	138	کتاب فقہ سے سوال جات
149	139	کتاب فقہ سے سوال جات
149	140	اذان سننے والا جواب دے
150	141	شہر و قریب کا جواب دینے وقت فضیلت والے لکھات
150	142	سی علی الصلوٰۃ اور سی علی الفلاح کے جواب کے لکھات
151	143	گوٹھے پر نہ کر آگھوں پر نہ کرے
151	144	سوال اور اس کا جواب
152	145	اذان سننے والا روز و شریف پر نہ کرنا کرے
153	146	مؤذن روز و شریف پر نہ کرنا کرے
153	147	اذان سننے والا ہر مرد و عورت اذان کے بعد ادا کرے
154	148	اذان کے بعد عجمیت میں وقف کریں
154	149	عجمیت کے مسائل
154	150	عجمیت کے لکھات
155	151	عجمیت ذرا جلدی جلدی کہے
155	152	عجمیت ہاتھ پھوڑ کر کہے
155	153	عجمیت مؤذن ہی کہے اس کی اجازت سے کہی جائے
155	154	عجمیت سننے والے عجمیت کا جواب دیں

118	سوال اور اس کا جواب
119	پرست کی تلقین
120	سوال و جوابات
121	جنت
122	کاغذ و راج

اذان و تکبیر کے فضائل و مسائل

123	فضائل اذان
124	قرائتیں رسول ﷺ
125	قرآن تا بھی ﷺ
126	مسائل اذان
127	مکرم بار وقت اذان سن کر کہی جائے
128	بے وضو اذان پڑھنا مکروہ ہے
129	اذان تکب آؤں کہے
130	واضحیٰ سننے کی اذان کر دے
131	بجداؤ اور اذان اذان کہے
132	بے تیز را جمہ سننے کی اذان کر دے
133	قبلہ ہو کر اذان کہے
134	اذان کے وقت کافروں میں اٹھیاں ڈالنا
135	عام اذان کے لکھات

166	مثال	172
166	حدیث نمبر 5	173
167	حدیث نمبر 6	174
167	سوال و جواب	175
168	حدیث میں مطابقت	176
168	سوال و جواب	177
169	عمل صحابہ سے استدلال	178
169	اثر نمبر 1	179
169	اثر نمبر 2	180
170	اقوال فقہاء سے استدلال	181
170	حوالہ نمبر 1	182
170	حوالہ نمبر 2	183
170	حاکمین کے حکم کی کوئی	184
170	نمبر 1	185
170	نمبر 2	186
170	نمبر 3	187
171	سوال و جوابات	188
172	نوٹ	189
174	آخذ و مراجع	190

155	تفسیر مجاہد کریم	156
156	آخذ و مراجع	158

دعا بعد از نماز جنازہ کا ثبوت

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
157	تقدیر حق	160
158	ہمارا دعویٰ	161
159	قرآن کریم سے استدلال	161
160	آیت نمبر 1 اور اس سے استدلال	161
161	آیت نمبر 2	162
162	آیت نمبر 3	162
163	خاندانِ نبوت کی تعمیر	163
164	آیت نمبر 4	163
165	امامیہ سے استدلال	164
166	حدیث نمبر 1	164
167	حدیث نمبر 2	164
168	حدیث نمبر 3	164
169	سوال و جوابات	165
170	حدیث نمبر 4	165
171	سوال و جواب	166

فوت شدگان کو ایصال ثواب کیوں اور کیسے؟

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
181	فوتی کا حق	177
192	ایصال ثواب بعد از وصال	184
193	قرآن کریم سے طالع کو خیر نام کرنے کی ممانعت	184
194	تختہ آیات سے استغاثہ دہانی	184
195	امدادیت سے طالع کو خیر نام کرنے کی ممانعت	185
186	شم شریف کے 7 اہم کی تفصیل	186
197	نمبر 1 کا ایصال ثواب	186
198	نمبر 2 کا حق و کرنا اور ہر کسی کا کھانا	188
199	نمبر 3 کا بزرگوں کو اسی کر کے 2 کا ادا کرنا	189
200	حدیث شریف سے ثابت ہونے والے مسائل	189
201	سوال و جواب	190
202	نمبر 4 کا ساتھ رکھ کر چھنا	192
203	نمبر 5 کا لوگوں کو کھانے کے لیے جمع کرنا	192
204	نمبر 6 دن کو مقرر کرنا	193
205	حدیث شریف	193
206	سوال و جواب	193
207	امدادیت سے وعت کی شرعی وضاحت	194



208	تاجین کے گھر کی گاہیاں	195
209	اس پر 8 جوار جات	195
210	حدیث شریف	197
211	فتح شریف پر سنہ کا طریقہ	197
212	وفا کے ایصال ثواب	198
213	بائت و مزاج	200

قربانی کی شرعی حیثیت

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
214	میں مقرر	202
215	قربانی اور دنیا الٹا کرنے کے بارے میں شک و شبہات	203
216	مضمون نگار کی قرآن میں تحریف	204
217	تحریف مذکور	204
218	مضمون نگار کی ذمہ داری حدیث میں اللہ تعالیٰ	205
219	تردید	206
220	عیسائی کے مذہب کی تاریخ	207
221	دور نبوی میں ایصال پر جتن	208
222	استغاثہ و جواب	208
223	مذہبین کے نزدیک ان لوگوں کی ایصال کی کیا ہیں	209
224	استغاثہ و جوابات	211
225	عیسائی کی اللہ کے پاس عظمت	211
226	مضمون نگار کا دور و اس کا طالع	211



227	اس کا ترجمہ صرف قرآن سے ہی ثابت نہیں ہو سکتا
228	غیر اسقاط
229	آیات سے قرآن
230	احادیث سے قرآن
231	کی احادیث قرآنی مستزید ہیں
232	بہت کم اسقاط
233	ایک قرآنی پوری قوم کی طرف سے کافی نہیں
234	اسرار و جواب
235	اللہ بیت آپ ﷺ کی قربانی پر استغاثہ کرتے تھے
236	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قربانی
237	سیدہ علیہ السلام کی قربانی
238	سیدہ جابرہ علیہ السلام کی قربانی
239	قرآنی قراءت اول سے تیسرا
240	مہر کارنے امت کے کھلے دستوں کو قاب میں کر لیا
241	حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ کا قربانی ذکر
242	حضرت ایمنہ علیہ السلام کا قربانی ذکر
243	حضرت مہاجرین و انصار کی قربانی کی وضاحت
244	حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو قرآن سے کر قربانی کرنے کی اجازت عطا فرمائی
245	اللہ بیت کامل عبادہ کے مقابلہ میں کوئی وقت نہیں رکھتا
246	قرآنی کے متعلق ائمہ مجتہدین کے اقوال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ





حمد باری تعالیٰ عزوجل

میری نظر یا الہی ہدم
گوشت کی ہر شے کی جھو
خیر سے جلوسے جہاں ہیں تمام و کثر
کتنی ہے یہی پھولوں میں رنگ و بو
مظہر ہیں تیری قدرت کے شجر
جیل کتنی ہے یہی کو کو
ہر گل پہ ڈالی پہ تیری نظر
آواز ہے آتی لکھی سو پہ سو
میں ہوں کالی نورانی ہے تیری عرشہ
ہے ازل سے بھی تو - ابد ہو گا تو
سوز صدیق ہے دستاورد دل عرشہ
نزع و شرف آمد کی ہو یہی کنگو
تیری ذات کو پامانی نے جلوہ گر
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
دن میں جس ہے اگر تو شب میں قدر
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
ہو اشارہ خیرا گویا ہوں حجر
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
چک چک بھی دیا ہے تیری خبر
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
تو ہے باقی اور باقی ہے میرا ذکر
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو
مکان ہے کاحیا، جرات حیدر ہے
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

جَلِّ جَلَالَهُ عَمَّ نَوَافِلُ

وکلان

گوشت کا ہر ذرہ اسرار
نیا و طہر ہر ذرہ اسرار
ہر ذرہ شریف (ہر ذرہ اسرار)

نعت رسول مقبول ﷺ

جہاں دلو مبارک ہو محمد علیہ السلام
خدا کی راہ رکھانے جہاں کے رہنا آئے
مبارک آیت ہر دہانہ کو پہنچتی جہاں
فرشتے قرئی اعلیٰ سے جاتے مہر آئے
فلک کے دہانے کو اور حکمت کے سکھانے کو
بعد شرف تولد علیل علیہ السلام کی ہیں دعا آئے
فلک کو ختم کیے کرے ظلالی بشریت
بشر کے واسطے خیر البشر اور خدا جہاں آئے
بشارت حضرت محمدی علیہ السلام نے دی تھی جہاں کی دنیا کو
نبوت کے گل کی ہیں وہی اب اپنا آئے
عبیت اعلیاء جہاں ہر اسے تھے کرتے اپنی امت کو
ہے تم کو ایمان لانا کہ چپ وہ چیلے علیہ السلام
یہی رحمت ہیں دنیا کی یہی بخشش ہیں جہاں کی
جہاں کرب رہیں لے سونوں پر کہ ہیں میری دعا آئے
یہی سارے جہانوں کیلئے رحمت ہیں ان آئے
انہیں کے در پہ جہاں بھی جاتے انہما آئے
خدا جہاں نے عقبتیں بخشی ہیں کئی آئے واسطے کو
شہان ذات بھی تہن کر یاں گدا آئے
اسد مہر لہ دیکھے کہ پہلے بھی کرم ہو گا
مرے تاریک دل اندکب تیری شیا آئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

قد یہ عقبت: گوشت کا ہر ذرہ اسرار



تقریظ

استاذ العلماء و فخر الفضلاء حضرت علامہ جان محمد خان نور کی مدد و امداد
 شرفی بدایہ الہ افضل الشہادت صاحب لہذا مکتبہ کلمہ
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 رمضان شریف کی آمد پر یہ جہیزت قبول فرمائیے اللہ تعالیٰ اس ماہ مبارک کی تیرہ
 برکات سے زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہوئے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
 پندرہ شعبان المبارک کو آپ نے "الذبیح الاخصواض عن عبد السميع لاد" اللہ
 موصوف پر رشحات قلم عطا فرمائے جسے جس کا میں نے خود بھی فخر و مفاخر کیا اور مولانا خیر محمد
 صاحب مدرک داد اعلوم کو بھی عطا کرنے کے لئے دیا۔ انھوں نے بھی اس کو فخر و مفاخر کیا
 آپ کی کاوش کو از حد ہر اہل ان کی رائے بھی آپ کی طرف ارسال خدمت ہے جہاں تک میں
 دیکھنے کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے خوب تحقیق فرمائی اور بے شمار مواہجات جمع فرمائے
 فہم کو ان شاء اللہ صرف خود لکھ کر پرچہ کر دیا بلکہ ان کے باطل اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا
 میری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور عام لوگوں کیلئے لکھا
 نفع عام کرے (آمین ثم آمین)

والسلام
 جان محمد خان نور

تقریظ

فخر المدینین حضرت علامہ شیر محمد خان صاحب مدظلہ العالی
 مفتی دارالعلوم کربوئیہ مجیدہ شریف
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 یہ فخر رسالہ جس موضوع سے مطلق تحریر کیا گیا وہ وقت کا بین غاضق تھا کیونکہ
 اللہ کی بکریف آوری اور ماہ مبارک کے موقع پر دو غلام جس کے دل میں رحمت رسول کی شمع
 لگا رہا ہے اور آپ کی آدھ کو اللہ کریم کی نعمت مٹھی اور فضل عظیم بھرتا ہے وہ اس موقع کو نہیں ستا
 اللہ اسے خوشی و سرور اور فرحت و انجسا کا اظہار کرتا ہے اور امت مسلمہ اس کام کو ایمان کی
 قیادت اور اسلئے بھی ہے۔
 ان اہل زمانہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو سلطان کہلاتے ہوئے بھی اسے
 اعدائے و گروہی سمجھتے ہیں اور اللہ کریم کی نعمت پر خوشی کا اظہار کرنے والوں پر حق ترین غصے
 کا نشانہ بننے لگتے ہیں جسوں میں کرتے۔ تو ایک سادہ لوح مسلمان اپنے سلطان ہونے پر بھی
 افسانہ لگاتا ہے۔ اس لئے علامہ زمانہ پر یہ فرض ہے کہ ان بے پاد اعتراضات کا مدلل جواب
 امت مسلمہ کے چہرے سے نقاب کشائی کریں اور امت مسلمہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

والسلام
 جان محمد خان نور

پلیٹا توڑائی ہے۔ کیونکہ اس دور میں کوئی بات بغیر دلیل کے منہ بھی گوارا نہیں کی جاتی اور حق امر
یہی ہے کہ چار دلیل کوئی بات کرنے سے گرج گیا چاہے کیونکہ اس کے بغیر اصول و ضابطہ نہیں ہوتا اور
نہ ہی کاری کی طبیعت کو تسلیم ہوتی ہے اور ساری کاوش و مشق کی نظر ہو جاتی ہے۔
تو وقت کے اس تقاضا کا اپنی طریقہ طرز میں رکھا گیا ہے یہ سب دیکھ کر اس لئے کیا گیا تاکہ ایک
مسلمان کے پاس ایسا اٹھارہ آجائے کہ جس کے ذریعے اس کا نواز و مستحب کام کرنے والوں پر
اعترافات کرنے والے حضرات کا منہ فرمایا جائے تاکہ امت مسلمہ کو تسلی رہے کہ
ہم حکام کو کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔

آخر جسے سرکار دہلیاں اللہ کے ایم و وفات کے بارے میں محمد اور حدیث تحقیق چلیں گی یہی
اس لئے اس زمانہ کا آخر تک پڑھنا اس مضمون پر ہونے والے اعترافات کی قطعی کھول ہے۔
اللہ کریم و فضل عظیم کو اجر عطا فرمائے اور دین حنیف کی پیش از پیش خدمت کرنے کی توفیق
مرمت فرمائے۔

شیر محمد خان
مدیر مجبور و شریف



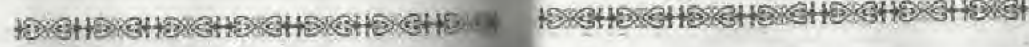
حصہ اوّل

عید میلاد النبی ﷺ پر وارد ہونے والے
اعترافات کے جوابات

سفتھا نے پریشان

جیسا کہ ہمیشہ سے مذہب حق اہل ملت و امت یا مذہب باطلہ اور فرقہ وادہ کی طرف
سہلہ و پکا اعترافات اور بے قیاد اسلامات وارد کیے جاتے ہیں۔
کئی وقت ان کے اعمال پر اعتراض ہے تو کبھی وقت ان کے عقائد پر۔ اگر آج
”حق“ اہل رفض“ ہیں تو کل پر ”مرفض“ اہل عدوت“۔ اگر کبھی کوئی خارجی ان سے تہ و آدا
ہے تو کبھی ”باصحی“۔ اگر ایک وقت میں ان کے مد مقابل ”مرزائی“ ہیں تو دوسرے وقت
”عسائی“۔ کبھی ”زہریہ“ سے پیچہ آزادی ہو رہی ہے تو کبھی ”آریہ“۔
اس حال یہ سلسلہ غیر القرون سے لیکر تا آج پر جاری ہے۔ بھول شاعر
ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
پروا نہ مصطفیٰ ﷺ سے شرار بل لہمی

کبھی اعتراض حضور مرد کائنات ﷺ کے زمانہ میں نہ ہونے کا ہے تو کبھی صحابہ کے نہ
ان کے کابھی تاہین سے عدم نقل کا ہے تو کبھی حج تاہین سے عدم ذکر کا۔ کبھی امام سے نہ



لئے کا ہے تو بھی عدم مل گا۔

مگر حیرت کی انتہا یہ ہوتی ہے کہ کبھی اسی قسم کے کسی عمل کی ان کے دین اور حرم میں شمول کی جاتی ہے تو اس کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ تراشی لی جاتی ہے۔ لیکن اہل سنت اپنے اعمال و معمولات تو ایمین فہم اور احادیث مراد یہ بلکہ آیات قرآنیہ سے استخراج کر کے بھی جان کر رہتے کبھی بدعت کا کوئی اور کبھی صراحت قرآنی کا مطالبہ کبھی صحاح ستہ تو کبھی صرف اور صرف بخاری و مسلم کی شرط طاعت کو ہی جاتی ہے۔ جیسا کہ اس کلمہ مطہر میں پیش خدمت کیا جائے گا۔

فَاِذَا لَقِيتَ الْبَشَرَ فَاَنْتَبِ

ان ہی نے بنیاد و سوانح و اعتراضات کی ایک کڑی اہل حدیث پر چھ تو اس مسئلہ پر اہل ایمان کی طرف سے عجیب سیاد پر اسی سال شائع کردہ ایک دورانیہ معلقہ ہے۔ جس میں ”پہلا ناچہ اور نیا بھیس“ والا طریقہ اختیار کرتے ہوئے سال ہا سال سے نواب زادہ سوانح سے دو سوانح سے حج چند ایک بچتا تھا وافر آیت انتہائی سوجھ بوجھ اور اخلاق سوز زبان میں پیش کئے گئے۔

چند احباب کے قلم نے یہ بدو ان اور دیگر حرام مکمل سوانح کے جوابات خدا کے لم یزل کی تو لیں اور معایت سے صرف اور صرف قرآن و حدیث و فقہ سے پیش کرے گا اور اسی کے فضل و کرم سے

أَذْفَعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُجْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

پر عمل کرتے ہوئے پیو وہ اور کرے ہوئے نکالتے سے گریز کرتے گا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

عیدہ الراجی

ابو الفضل محمد امجد علیہ السلام

پمفلٹ میں کئے گئے اعتراضات

پمفلٹ سوال۔ عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ سوال کیجئے مولوی۔

12۔ اہل الاول کا نام آنحضرت ﷺ کی نبوت کی ذمہ داری میں 23 مرتب آیا۔

13۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 2 مرتب آیا۔

14۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 10 مرتب آیا۔

15۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 12 مرتب آیا۔

16۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 5 مرتب آیا۔

17۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں 20 مرتب آیا۔

18۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رضی اللہ عنہم نے عید میلاد النبی اور ان کے کرام کے دور میں بہت مرتب کیا مگر عام آدمی کی طرح غور نہ کیا۔

آگر اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر محمد حنیفان و چاندان آ کر کرام نے

میلاد النبی ﷺ منایا تو پھر ہم کیوں مناتے ہیں؟

یہ بھی اپنے مولوی صاحب سے کیا رسول اللہ ﷺ کے دور میں میلاد النبی ﷺ کیوں کو منایا؟

اجیدہ دیا جا تا تھا؟

کیا علقائے راشدین کے دور میں عید میلاد النبی ﷺ کے جشن منائے جاتے تھے؟

کیا اہل بیت و چاندان آ کر کرام و امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے کبھی عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کی قیادت کی تھی؟

اگر نہیں تو ہم ایسا کیوں کرتے ہیں؟

سورہ کیجئے 1۔ سیدہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کی تاریخ کی ایک بات کی تکیاں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمام نیکیوں پر بہت سے گنہگار نہیں صبر میلا را لہی ﷺ کا جواب حاصل کرنے کا خیال کیوں نہیں آیا؟

کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہل بیت پاک، محدثین، چاروں ائمہ کرام کو (نور پاؤں) رسول اللہ ﷺ سے محبت تھی کہ آپ کا جتن نہ دیتے؟

سوا کر جتن میلا را لہی ﷺ نہ دیتے والے رسول اللہ ﷺ سے محبت نہیں رکھتے اور گستاخ ہیں جو ان جتن نہ دیتے والوں کے نزدیک سب گستاخ ہوئے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

اور آج کے یہ مولوی عاشق رسول ﷺ ہیں۔ غواہ علی حلالہ کے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کہتے ہیں کہ جنوں کا لودہ حائض 13 اور 14 سکو آئیں کرو۔ بازار چاندی احوال بچاؤ شریک نہیں خواہر نہ ہو۔ دیکھیں کیا احوالے کیا اور ہمیں کھانا خوشا چاہے بھوکے کھریاؤ۔

سوچ سہلا تو ایسے عیب میلا را لہی ﷺ نہیں ہے۔ بلکہ ان طوطہ خور مولویوں کی عیب ہے جن پر اس دن طرح طرح کے لڑنے لکھاؤں کی بارش ہوتی ہے۔ لاپرواہان کا دماغ خراب ہے کہ وہ آپ کو اس بدعت سے را کہیں؟

معرض کے پہلے سوال کی موارت لفظ بلفظ ختم ہوئی۔

پہلے سوال کا خلاصہ:

قارئین! یہ ہے پہلا سوال جو عیب میلا را لہی ﷺ پر اس پمفلٹ میں کیا گیا جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل چیز میں آیا۔

(1) حضور ﷺ سے اکثر تک لکھی گئی یہ عیب نہیں دہائی جس سے یہ مطلب لینا حضور و معرض ہے کہ چونکہ یہ عیب اکثر تک نہیں ملتا لہذا مجمع نامہ جائزہ اور بدعت ہے۔

(2) اگر یہ عیب نہ تھا تو اب اعطامت بہت ہوتی تو وہ معصرات ضرور مارتے۔ لیکن نہیں لہذا نہ

آداب شعلامت بہت۔

(3) یہ کہ عیب نہ دہانے والوں کو گستاخ کہا جاتا ہے جس سے ان معصرات کا گستاخ ہونا لازم آتا ہے (نور پاؤں)

(4) عیب میلا دہانے والے کو سکو آئیں اور چاروں ائمہ و غیرہ جیسی خرافات کا حکم دیتے ہیں۔

(5) یہ بھول ذہنی معاوضہ لینا نہ پڑتے خدائوں کے لالچ کی تہ سے ٹکس روکتے۔

اب ہم سرور اسلامات کا جائزہ لیتے ہیں کیا یہ بیوقوف بہت ہیں یا جتنی برہنہ۔

پہلے سوال کا جواب:

ہم کہتے ہیں کہ آقا ﷺ کے ذکر کرنے اور ذکر فرمانے اور آپ کے زیارت میں نہ ہونے بلکہ قرآن کے گستاخانہ کرنے سے کسی چیز کا منکر ہونا واجب نہیں ہوتا۔

خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سکوت

قرمانے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی

ایسی قرآن پاک میں ہے:

”وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا“ (مذہب اہل تسو 7، پارہ 25)

ترجمہ: ۲۵:۲۵ جس چیز کا تمہیں حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

اس آیت کریمہ سے دو باتیں معلوم ہو گئیں۔

تعبیر (1) اظہار اس کا رسول ﷺ جس چیز کا حکم دیں اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

تعبیر (2) جس چیز سے منع کریں اسے چھوڑنا ضروری ہے۔

دوسری تفسیر ضرورت وہ ہے کہ ”ممنوع“ فرمایا گیا اور نہ حکم دیا گیا تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ تو اس کا

ممنوع نہیں ہوتا۔

اور اس کی شکل مرکب سے بھی مروی ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی باب کوفۃ بناء المساجد، ج 2، ص 139، حلیت نمبر 102)
ایک روایت میں ہے: کان فضیحت فحشہ یقولون ان من اضر ابط الشاعۃ انی قصہ
الغلاب فی المساجد۔

یعنی عمارت رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسجدوں میں خراب طابعت قیامت سے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب الصلوٰۃ فی الطاق، ج 1، ص 408، حلیت نمبر 110)
بلکہ تفسیر ضیاء القرآن ج 2 ص 232 پر: قال جلال الدین سیوطی: روتہ اطرطیہ لکھا کہ مساجد
کے موجود صورت کے خراب حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ تھے۔ بلکہ عمر بن عبدالحزین نقل کرتے ہیں۔
ولید سگداری میں ایذا دی۔

اس پر ممانعت یا مخالفت و خلافات کا تو یہی نہیں تو صرف اس لئے کہ اس میں کسی پرہیزگار
کے نام آتے ہیں۔

مثال نمبر 5: مسجدوں کی زیبائش اور رنگ و روغن بھی منع:

أمر عمر بن الخطاب بنسأء المسجید وقال أکفی الناس من التطرف والاکف انی فحشوا
نصفهم ففحق الناس۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مساجد بنانے کا حکم فرمایا اور مزارک فرمایا کہ لوگوں کو ہمارے
سے بچاؤ اور مساجد کو سرخ و زرد کر کے لوگوں کو فحشیں ڈالنے سے بچو۔

(اصحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب بیان المسجید، ج 1، ص 44)
ایک طویل ارشاد میں مرکب سے فرمایا: لا تزیّنن بالمعزّ لریب۔ ترجمہ: مسجدوں کو شیشوں
سے حسین نہ کرو۔

(المعجم الکبیر، باب الجمیم، ج 2، ص 139، حلیت نمبر 1589)

اور حضرت کعب سے مروی ہے: یجوز ان فی آخر الزمان قوم یتفحص اعضاءہم و
وہم یسجدون لفساجدہم و یشعلون بقاءہا، یختملہا یح النصارى فواکما لعلو ذلک
الکلمۃ علیہم التلاۃ۔

ترجمہ: آخر زمان میں ایک قوم ہوگی جس کی عمریں قسویٰ ہوں گی اور مسجدوں کو موزین کریں
گے اور عیسائیوں کی طرح عمارت بنائیں گے، جس سبب وہ ایسا کریں گے تو ان پر معیت ڈال دی
جائے گی۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوٰۃ، باب صلاۃ الامام فی الطاق، ج 2، ص 413، حلیت
نمبر 3893)

اور ایک حدیث میں مرکب سے فرمایا:

عنا ابن عمر بن الخطاب بنسأء المسجید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لا تمزخ فیہا فحشا
و طرقت اليهود والنصارى۔

(ترمذی ہی ذوق، کتاب الصلوٰۃ، باب فی بناء المسجید، ج 1، ص 77، 76، حلیت نمبر 448)
حالانکہ یہ سب کچھ ان کے نزدیک بھی جائز بلکہ انہی وجوہات کی بناء پر سمجھتی تھیں کہ ان
کو امت مسلمہ اور حضور فرماتے ہیں۔

مشہور حدیث: بسا اوقات کسی وجہ سے اپنا پسندیدہ کام بھی ترک فرما دیتے تھے
حضور ﷺ ایک فعل کو پسند فرماتے ہوئے بھی بسا اوقات نہیں کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: العقل والحیوۃ
ان یفعل بہ۔

ترجمہ: آپ ﷺ کی بار بار ایک کام کو پسند فرماتے ہوئے بھی چھوڑ دیتے تھے۔

(اصحیح بخاری، کتاب التہجد، باب بعض النبی ﷺ علی لیل اللیل، ج 1، ص 1)

152 : صفات جنسی (1986)

مثال نمبر ۱۱: حضرت علامہ کے تراویح کی روایت کے متعلق فرماتے ہیں: **ادب و تحفظ**
 صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب فی فضل من قام رمضان، ج: ۱، ص: 264، حوالہ
 میر: 1906، تعلیمی کتب خانہ۔ موطاء امام مالک، کتاب الصلوٰۃ وعبادہ، باب ما جاء فی
 قام رمضان، ص: 97، حدیث نمبر 250 تعلیمی کتب خانہ۔ جامع ترمذی، ابواب الصوم
 ما جاء فی قام رمضان، ج: ۱، ص: 287، حدیث نمبر 806، مشکوٰۃ وحقائق۔ سنن ابی
 یوسف، کتاب الصوم، باب فی اقامہ شہر رمضان، ج: ۱، ص: 203، حدیث نمبر: 373
 فقہ و حاشیہ

مثال نمبر 2 حضورِ اہلکائنات کو کافر کہنے کے لئے کسی کے دواڑے پر قریبی غلام نے لڑائی میں تلوار سے وار کیا اور حضورؐ کو لڑائی سے بھاگنا پڑا۔ (حدیث صحیح مسلم)

صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من ترک بعض بعض الاختیار، ج: 1، ص: 24، حدیث نمبر: 126۔ صحیح مسلم، کتاب الصحابہ فی نقل الکلمۃ، ج: 1، ص: 429، حدیث نمبر: 3308۔ جامع ترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء فی بحر الکلمۃ، ج: 1، ص: 30، حدیث نمبر: 875۔

نتیجہ: ثابت ہوا کہ کسی کام کے عوارض یا مگر احتیاج کے لئے حق حضور ﷺ کا ہے کہ شراب
 شاپ کے مالکان کا ہونا لازم و مفاد حق یا بدیہی ائمہ مسلمہ کے حصول ہونا ضروری اور نہ حق اس کام کو نہ
 کرنا اس کے باعث ہے۔

حضور ﷺ کسی اچھے اور پسندیدہ کام کو نہ کرنے کی وجوہات

مثال: گزشتہ سطروں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان گزرا کہ آپ ﷺ کا ہاتھ کسی قوم کو پہنچنے فرماتے ہوئے بھی نہ کرنا۔ فرماتے تھے اس حدیث میں ہے "خُفِيَ عَنْيَ الْغُصْلُ بِه"۔

۱۔ اہل انحراف علیہم السلام اس لئے کہ ایک اس پر عمل کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا۔
 اس طرح ترویج کی شاعت کو ترک کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا
 اَللّٰهُمَّ اِنْ اَنْفَرْتُ عَلٰی خَلْقٍ مِنْ عِبَادِكَ فَتَجَعِلْ فِيْهِمْ سُلٰلَةً يُّرِيْهِمْ اَسْوَاةَ اَعْمَالِهِمْ فَاصْبِرْ اِلٰى مَا يَخْلُقُ ۙ اِنَّ عِبَادَكَ لَغَفٰلٌ ۙ

المصحف بإجازة: كتاب التهجيد كتاب الحروف والنظم (صلى الله عليه وسلم) على إمام الليل: ١٦
 ١٥٣: طبع في مصر ١٥٧٧

دوسری وجہ: اس لئے کہ کھیل لوگوں میں ختم ہو رہا ہے۔

مقالہ: جیسا کہ کتب شریف میں علم کو داخل کرنے کی حدیث نے ہوا بھی تو اسی کے احاطہ میں نہ آیا۔ حدیث ثانی قویٰ ہے کہ اگر کسی قوم کا زمانہ گزرے قریب نہ ہوتا یعنی تو مسلم ہونے کی وجہ سے تباہی حقیقت کو نہ سمجھ سکیں اور نہ ہی جہل ہوا جائے تو میں کتب شریف میں شامل کروں گا۔

تیسری وجہ: اس وقت اس کی ضرورت نہ پڑے۔

تیسری وجہ: اس وقت اس کی ضرورت نہ ہو۔

نشان: جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پہلی اذان میں پڑھا تو یہ کہ حضور ﷺ کے زمانہ اذان میں اس کی ضرورت نہ تھی بعد میں کچھ آواز کی ضرورت پیش آئی ایسے ہی طرح قرآن کے زمانہ میں یہ ضرورت نہ تھی بعد میں یہ ضرورت پیدا ضرورت سمجھ گئی۔

الشيخ البخاري كتاب الجمعة ، باب الاذان يوم الجمعة ، ج : ١ ، ص : 24 ، حديث لم يرد :
 (١) : صحيح لم يرد ، في كتاب الجمعة ، باب ما جاء في الاذان الجمعة ، ج : ١ ، ص : 28 ،
 حديث لم يرد : 515 ، مكتبة وعلامة

ہوتی ہے وجہ: اپنے حقوق میں امت پر غرق فرماتا۔

مثال نمبر ۱: جیسے کہ حضور اکرم ﷺ نے یہ طریقہ کو قرآن و روایات میں بیان کیا ہے اور اس کے بارے میں اس کے جرم کے لئے ہے۔ فلا یخفی علیہا ولا یألفها فی ضلالتہا کے ہم کمال کمال بھی نہ کیا جائے اور اس کا خلاف بھی نہ کیا جائے مگر یہ کہ اس کے لئے یہ طریقہ نہیں۔

مسئلہ نمبر 2، ایسے ہی کتبہ و رسائل کے شروع میں صلوة و سلام ازما حدیثی میں شروع

یہاں (حوالہ پانچ گنہا) مکر آ پہلے شروع فرمایا تھا۔

یا سچویں وجہ: اس لئے کہ لوگ غلط کام کریں۔

مثال نمبر ۱) صفحہ 43 پر مثال نمبر 3 کے تحت گزرا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہر کار کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے ہر روز دعا کرتے گونا گونا گونہ سمجھتے تھے۔

مثال نمبر 2) مسواک کی ہر دھو کے ساتھ پانی۔

مثال نمبر 3: اگر عشاء کو تہائی رات کو سوئے کے بعد سو جا کر رہا۔

فأما حديثه الثاني: «لَوْ لَا أَنْ أُقِلَّ عَلَى نَفْسِي لَا تَزِيغُهُمْ بِأَشْوَاكِ عَيْدِي كُلِّ شَيْءٍ» (صحيح البخاري: ١٠٠٠٠٠) كتاب الصوم: باب الشواك والريش للصائم: ١٧٦ (ص: ٢٥٩) لَوْ لَا أَنْ يُقِلَّ عَلَى نَفْسِي أَضَلَّتْ بِهِمْ هَذِهِ الشَّاعَةُ (صحيح مسلم: ١٠٠٠٠٠) كتاب الصوم: باب الشواك والريش: ١٧٦ (ص: ٢٥٩) حديثه الثاني: «لَوْ لَا أَنْ أُقِلَّ عَلَى نَفْسِي لَا تَزِيغُهُمْ بِأَشْوَاكِ عَيْدِي كُلِّ شَيْءٍ» (صحيح البخاري: ١٠٠٠٠٠) كتاب الصوم: باب الشواك والريش للصائم: ١٧٦ (ص: ٢٥٩) لَوْ لَا أَنْ يُقِلَّ عَلَى نَفْسِي أَضَلَّتْ بِهِمْ هَذِهِ الشَّاعَةُ (صحيح مسلم: ١٠٠٠٠٠) كتاب الصوم: باب الشواك والريش: ١٧٦ (ص: ٢٥٩)

[illegible][illegible]

پیدائشی وجہ: اس وقت گھبراہٹ شروع ہوئی۔

سوال: جیسا کہ زیادہ فحش و علاحہ قرآن پاک میں تحریر آیا، یعنی یسویں آیت اللہ ان تفرغ
 ہے محروم یعنی مساجد میں کہ جنہیں دیکھنے کے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا۔

(النور: الآية 13) (18: 13)

ساتویں وجہ: اس کے منکرین کا ہونا۔

مثال: یہ منکرین صحابہ اہل بیت خدا نے کی ہیں۔ اسامیہا کہ شامل خطبہ نہ کیے گئے اور اب منکرین پیدا ہوئے تو شامل نہ کیے گئے۔

انٹرویو میں وجہ: لوگوں کو الٹی ضرورت تھا۔

جسٹس: جیسے کہ انی اعراب و اشعار و مذاکات و آیات و غیرہ کے صحابہ و سوالیہ الفاظ و جملہ اسکیں بعد عربی ہوئے کہ کتابچہ نہ تھا اور اہل شریعت کو بھی غیر عربی ہونے کے کتابچہ ہو گئے۔

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم من أجل أن يبين لنا ما كنا نجهل من أمور ديننا وأحوالنا وأحوال من قبلنا وأحوال من بعدنا.

سنا کہ عالم میں جس علوم کو نے کیلئے مسمولی تھی اسے مشابہہ فہم کر کے پالنے کے اچھے دستور سے نوریں علم کے روزہ کا حکم فرما کر عاشقوں کے روزہ کی یاد دہانی کی مشابہہ فہم فرما دی اور دینا فرما کر علماء سے دعا کی کہ اس طرح مخالفت کیے بغیر کمال حاصل ہو۔

داسوینس وجهه : اس وقت ٹرائی نہ ہو۔

مسئلہ: جیسے حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو مسجدوں سے منع نہ کیا بلکہ منع کرنے سے منع فرمایا اور فاروقی اعظم نے اپنے دور میں منع کر دیا۔

بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمادیا کہ اگر حضور ﷺ کہتے جو باتوں نے آہستہ
بعد چھو کر لیا ہے تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے ہیں نبی امیر اعلیٰ کو ہر تحریر منع کر لی گئی

1993-1994

ترجمہ: محبوب اعلان فرما دے اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت ہوئے پر خوشیاں منگایا کرو۔

حديث شريف: حضور اكرم الله عليه السلام قال: ان الله يحب المؤمن الذي يغضب عليه.

حضور پاک ﷺ کا اظہارِ نعمت کرنا (ولادت پر خوشی منانا)

پہلے نظر وقفہ: حضور پاک اہل بیت پر خود عالم بھٹکے اُن روز یعنی سورہ روز کے روز اور ذکر کے احوال شکر کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: **مَلَأَ الْمَسِيحُ الْبَيْتَ خُشُوعًا وَصُومًا وَأَوْقَفَ (الْحَمْدُ) كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ كَرَوْزَةٍ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ وَأَتَمَّ كَمَنْ تَرَى وَجْهَ نَارٍ فَقَدْ رَأَى أَجْوَابَ الصُّومِ** (ابن ماجہ، فی صلوٰۃ، ۱۹۱۷ و التعلیق، ج ۱، ص ۲۷۵، حدیث: ۲۸۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اعلیٰ مرتبہ کی ہے۔ تھکان رسول اللہ ﷺ انہیں
الحديث) کتاب فقہاء کی کہان روزہ رکھتے تھے۔

اودھ کی پڑھنے والے نے اس کی وجہ پوچھی تو دیگر وجوہات کے ساتھ اس میں ولادت شریف کا ہونا بھی ارشاد فرمایا۔

٣٥٥: حديث: ٢٨٠٧- من لم يقرأ كتاب الصيام باب في عدم الصيام في كل شهر طبع في: ١٤٣١
٣٥٦: حديث: ٢٨٢٦- من لم يقرأ كتاب الصيام باب في عدم الصيام في كل شهر طبع في: ١٤٣١

تو کو باقی کاروں پر کئے کی انگریزوں سے ایک خط حضور ﷺ اس میں اداست شریف و با
میں ہے جس کے اختتام اور شکر کے طور پر آپ اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۰۰۔ اعلیٰ حضرت: حضور ﷺ نے اپنا مقصد خود بھی قریب کر لیا اور اللہ کا شکر یہ ادا کیا۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ

۱۰۰۔ ائمہ اربعہ کے بعد اہل اہل سنت و جماعت کے عقیدہ فرمایا۔

۱۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۲۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۳۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۴۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۵۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۶۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۷۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۸۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۹۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔
 ۱۰۔ کتاب التوحید، دار الفکر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ج ۱، ص ۲۶۱، حاشیہ ۱۹۵۔

نام سید محمدی فرماتے ہیں۔

وَالْحَقِيقَةُ لَا تَعْدِلُ مَرَّةً فَإِنَّهُ يَحْتَمِلُ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ الدِّينَ قَوْلُهُ النَّبِيُّ أَطَهَرُ
الشُّكْرَ عَلَى تَجَادُدِ الْإِيمَانِ وَحَقِّقَةِ الْغَالِبِينَ وَتَفَرُّغِ الْأَقْبَابِ.

ترجمہ: حقیقہاً وہ بارہ شخص کیا جاتا تھا، آپ کے اس فعل کا مطلب آپ کو اللہ تعالیٰ کے دعوت پر مہینے کے سفر پر کیا گیا اور امت کیلئے اثبات جو لازم ہوگا۔

الجنابى الدكتورى حسن المفضلانى عميل المولد^١ ج: ١ ص: 203، عميل الهدى والزهد^٢ ص: 376، ديوان مولده في بيت الثالث عشر^٣ ج: ١ ص: 376.

یعنی امت کے لئے یہ ثابت کرنا کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی احکام کرے تو اس پر اٹھنا ضروری کیا
(۱) خواہ کسی بھی جائز طریقے سے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اظہارِ نعمت کمرٹا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَلِيفَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ؟
قَالَ: عِلْمُنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ مَا أَجْلَسُنَا
إِلَّا ذَٰلِكَ. قَالَ: إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا إِنَّمَا
رَسُولُ اللَّهِ أَقْبَلَ عَنْهُ خَلِيفَتُهُ بَنِي. وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ عَلَى خَلِيفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

فَقَالُوا مَا أَجْلَسْتُمْ ؟ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحْمِلُهُ عَلَى مَا هَدَانَا بِهِ رَسُولُكُمْ وَنَرْجُو عِظَمَ اللَّهِ مَا أَجْلَسْتُمْ إِلَّا ذَاكَ ؟ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ . قَالَ أَمَّا إِنِّي لَسْتُ أَشْتَعِلُكُمْ تَهْنِئَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَاكَ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَتْلُو بِكُمْ الْقُرْآنَ .

ترجمہ : حضرت اوسید ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ امیر معاویہ ؓ مسجد میں بیٹھے تھے صحابہ بنی امیہ بھی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے۔ فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

امیر معاویہ ؓ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔

امیر معاویہ ؓ نے فرمایا کیا خدا کی قسم تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے فرمایا خدا کی قسم ہم اس کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بٹھایا۔

امیر معاویہ ؓ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں (تم پر بھوت کی) تہمت کی وجہ سے تم لوگوں

کھلائی حالانکہ حضور اکرم ؐ کے نزدیک ہر میرے بیچ والا ہے کوئی بھی مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا نہیں۔

پھر تک رسول اللہ ؐ ایک دفعہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ایک حلقہ کے پاس گھر سے نکل کر تشریف لائے تو فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور انہی اس بات پر تشریف کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام بھی نصیب فرمایا اور اس کی ہدایت عطا فرما کر ہم پر احسان فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا کیا خدا کی قسم تمہیں صرف اس چیز نے بیٹھایا ہے؟ عرض کیا کہ وہ اسمِ رسول کی قسم صرف اور صرف اس چیز نے ہمیں بٹھایا ہے۔ حضور ؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں تہمت ملحق بھوت کے پیش کی وجہ سے تم نہیں کھلائی۔ بلکہ ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ "وَلَقَدْ تَهَادَى اس مَخْلُوكُ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فرشتوں کے سامنے قرعے فرما رہا ہے۔"

ابن ماجہ مسلم کتاب الذکر والثناء والعبادۃ باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وحلیہ فیہ ج ۲ ص ۳۴۸ حدیث نمبر ۷۰۳۲ جامع ترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فی الدعاء یحسون فیہ کرون اللہ ج ۲ ص ۵۴۸ حدیث نمبر ۳۳۷۸ ضعیف لسانی . ابواب الصلوات باب کیف يستطیع المحاکم ج ۲ ص ۳۱۵ حدیث نمبر ۵۸۲۵ (السنن کتب احادیث)

اس بات میں تو آپ کو بھی شک نہیں ہوگا کہ اسلام اور اس کی ہدایت کا شکر چاہتے ہیں اس کی پاک کی آیت کا شکر یہی ہے۔

تو اندازہ فرمائیں کہ کمال میلان کی عظمت ہے کہ ان کا اظہار رب ذوالجلال بھی سر عرض فرشتوں کے سامنے ہدایت سے فرماتا ہے۔

اور جوں میں بھی

۔ صبح طیبہ میں ہوتی بٹھا ہے ہمارا نور کا

۔ اور آج میلاد النبی ہے گیا سہلا نور ہے

۔ اور علیہ السلام علیہ السلام

جیسی باتوں کے پڑھنے سے اس نعمت کا اظہار کیا جاتا ہے۔

تلاپ آپ کے نزدیک چھو کر نعرہ و تحیر اللہ تعالیٰ کی تعریف حضور ؐ کی مدد و شکر و اسلام کی اہمیت کا ذکر ہوا اور پھر پچھلے پھرے۔

حالا کہ قرآن پاک تو فرماتا ہے: يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ مَجْتَمَعِهِمْ

ترجمہ : اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کھڑے پر کھڑے۔ ال عمران ، آیت نمبر ۱۰۱ (بارہ)

اور حدیث شریف میں آقا ؐ نے ہر وقت اور ہر حال (بہم حالت میں شرعاً و دیناً سے ذکر کرتے ہوئے خطاب کرتے ہوئے) میں ذکر کرتے اور شکر فرمایا۔

2375 مستوفى ابن حاشية - أبواب الأذية ، بالفصل المذكور ، هي : 268 ، حديث (نهر 3793)

۱۵۲۷ء کی ذات گرامی کے متعلق خوشی کا اظہار آقا ﷺ کے سامنے وقت بجا کر بھی کیا۔

رسائل أبي الفداء، كتاب الإيمان والبطور، باب ما يؤمن به من زلزال الشجر، ج 2، ص 114
مخطوطات الحرم 3304

صحابیہ کا اہتمام رحمت میں آپ ﷺ کے سامنے وقف ہجرتا
حضرت عمر بن شیبہ کے اہل بیتؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ نبوت میں
عرض کیا اے نبی ﷺ اے خضر بن علیؓ ایک مالدار لالہ آؤ اے نبی ﷺ
تو جھجھجھانے لگا تو مانی تھی کہ آپ کے گھر مبارک کے پاس کھڑی ہو کر وقف ہجرتاں کی ہے
آپ ﷺ نے فرمایا اے نبیؐ کی دعا پوری کر لے۔ (الرمع السبع)
اتحاد اصل میں تھا کہ حضور اکرم ﷺ ایک جنگ میں شریک لے گئے تھے تو اس صحابی نے
ذمہ داری تھی کہ اگر آپ ﷺ اخیر میں غیاب ہو کر شریف لائے تو میں آپ کے پاس کھڑی ہو کر
وقف ہجرتاں کی جس کی آپ نے اجازت فرمائی۔

[illegible]

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى تَابِعَاتِهِ مُخْلِصًا لَهُمُ الصَّالِحِينَ

۱۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۲۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۳۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۴۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۵۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۶۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۷۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۸۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۹۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔
 ۱۰۔ اس کو پوری کرنے کی اس کے مقصد تک کی طرف تفرقات نہ ہوں گے۔

9216

[illegible]

اس حدیث کے مستند روایات میں باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) دستورِ پاکستان کے اسلامی و سماجی کے ساتھ واپس کی پراختیا سرور و خوشی جائز اور خواہت ہے۔
 (۲) یہ کہ جس قسم سے بھی کفار اور منافقین کو تکلیف دینی اور ان کی امور و خواہت میں شمول ہے۔ بشرطیکہ
 حاکم نہ ہو۔

ایہ روایت دوسری ہے کہ اگر صرف ایک سے ملایا گیا ہو تو اس سے کیا احسان
 ملے گا؟ یہاں کجی خوشی کہہ گاتے ہیں کہ اگر اس سے ملے تو اس سے کیا احسان
 ملے گا؟ اس سے ملے گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ نَزَلَ بِهِ
 الرُّسُلُ مِنْهُمْ ۖ وَإِنَّهُنَّ أَفْوَاجٌ (آل عمران: ۱۶۳) (پارا: ۱۶)

تو جھٹکتے تھے اللہ نے یہ احسان فرمایا مومن پر جب ان میں ایک رسول بھیجا گئی اور ان میں کیا کیا تھا تو خدا تعالیٰ اور جس وقت جہنم سے نہایت دہندہ و شریف لائے قرآن کہتا ہے وَتَقْسَمُ عَلَیْهِمْ خُفْرًا مِّنَ النَّارِ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَأَنبَأُوا بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ لَا يُكْفَرُ ۚ

تو جھٹکتے: درمختار و روزے کے کنارے پر تھے تو اس نے ان میں اس سے پتہ لایا۔ اور جس وقت کی شہیں رب و الجلال و العزیز کی کہ کر گھڑے۔ (دیکھیں تفسیر عزیز) مہاجرین و انصاریوں میں جو کئی سے سرانجام لایا ہے) ۳۵۸ سورۃ النور

تو اس وقت سے کپڑے پہن کر • بازار چاکر • ٹھہرنے کا کر • روزہ چاکر • بنا کر • مسلمان بھائیوں میں تھے جو تکفیر و تہذیب کر کر • فوجی کا اظہار رخ ہو گا؟

حالات و احوال کے امام صدیق حسن بھائی صاحب تبریک کے ۱۳۱۱ھ میں لکھتے ہیں۔ حضرت کا میاؤں کر فرحت نہ ہوا و شرف کا حصول اس وقت پر نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ خود ذرا انصاف سے بتائیں کہ جن میں میلاد و جلوس میا دیا یا حاصل میلاد سے کفار و منافقین ہوتے ہیں یا تمکین ۱۴ کر خوش ہوتے تو آج تک کسی کافر و منافق کا اس پر اظہار مسرت و شرفا فرمادیں۔ اگر جن اور بیعت نہیں بلکہ جتنے جتنے اور گوتے سرستے ہیں تو پھر یہ کیوں و اعلیٰ مہر نہیں ہے؟ بلکہ آپ کے قول کے مطابق اگر موت و ملامت وغیرہ سے قہا تو اذیت و مذلت کے محنت و مصائب ہیں۔

صحابہ کا اظہار فرحت کے لیے آپ ﷺ کی قیادت میں

جلوس اور فریاد رسالت

اور اگر فریادوں اور اس کی قیادت سے ایمان میں ہوا ہے تو نہ عرض کرتا ہے کہ میرا یہاں سے کیا کیا تھا تو خدا تعالیٰ اور اس میں کیا کیا تھا تو خدا تعالیٰ اور جس وقت جہنم سے نہایت دہندہ و شریف لائے قرآن کہتا ہے وَتَقْسَمُ عَلَیْهِمْ خُفْرًا مِّنَ النَّارِ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَأَنبَأُوا بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ لَا يُكْفَرُ ۚ

تو جھٹکتے: درمختار و روزے کے کنارے پر تھے تو اس نے ان میں اس سے پتہ لایا۔ اور جس وقت کی شہیں رب و الجلال و العزیز کی کہ کر گھڑے۔ (دیکھیں تفسیر عزیز) مہاجرین و انصاریوں میں جو کئی سے سرانجام لایا ہے) ۳۵۸ سورۃ النور

(8) باجمہ و رسول اللہ ﷺ کے نعرے لگاؤ۔

(9) BFT کے تہاں کی گھوس کا نقشہ بناؤ۔

اب خود ادا انصاف سے قائم کر جلوس سلاوا میں اور کیا ہوتا ہے؟

ایک سوال کا جواب

اگر آپ کہیں کہ بازار سچا، بھندیاں لگان، مگروں کو سچاں کہاں پایا گیا؟ تو منہ پر مرقی کر دیں گا کہ یہ کہیں کہیں ہے جان سے جا رہا، سہانہ شکر لالائے اور صحابہ نعرے تو لگا لگائیں جیسے یہ چیزیں مولود اور جنگی فوجوں کا سکا ہوا برہنہ کر دیں، مگر گلیوں میں کوڑے کے ذخیرے ہیں، بازاروں میں ایسی چیزیں مروجی اور بے باقی چھائی ہوں، اور مگروں میں غم کا درد درد ہو۔

جیتا جھٹک یاں تو نہیں ہوں گی، جنگی کے قلعے ڈھیلے ہوں گے، ہر جہن میں اور بلب بھی دیکھنے میں آتے ہیں گے، مگر اس وقت کے سامان آرائش سے تو ہرگز گریز نہ ہوا ہوگا۔

اور یہ کوئی ذہنی شعور یا دور کر سکتا ہے کہ صحابہ، مہربان، مہم، ہمیں استقبال کو تو آئیں مگر پہچانے نہیں ہوں، ہتھیاروں کی قہقہوں کو ہو مگر کیڑے پھلے ہوئے ہوں، تیزوں سے کھیل بھی ہو مگر جوش و خروش نہ ہو۔

کیا آپ یہ کہنے دیگا گے کہ جب سعودی فرماں روا کا نام کہے جناب کے عداوی اور مردار میں جلوہ گر ہوتے ہیں تو وہی آپ کے بازو پہنچے ہوں گے، نہ اسے مذاق نہ تھا، نہ ضرورت روشنی ہوتی ہوگی اور نہ ہی آرائش نہ تھی، دیکھنا ہی نہیں گئی، نہ ہی لکھا، نہ آپ اچھا لباس پہنتے ہوں گے نہ کوئی اسطے۔

اگر یہ اور بھی یا یہ سب کچھ ہے تو کیا ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی سعودی فرماں روا کی آمد سے کم ہوگی؟ اور کیا امام کعبہ سے اعتراف عقیدت لازم ہے یا آٹھ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے؟

سوال: یہ جلوس تو آمد مصطفیٰ کا قضاہ نہ ولادت مصطفیٰ کا؟

جواب: تحریریت کا مشاہدہ ہے۔

احکام کا تعلق ملک سے ہوتا ہے نہ خاص و واقف سے۔

مذکورہ مشاہدہ کی حدیث پاک سے مثال

"خبرے جانکر صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آپ نے ایام حجتی (یعنی ہجری کے دنوں) میں شکر طیف لائے اور میرے پاس درویشوں میں ایک بیوقوف بیٹا تھا۔ اور دوسری روایت ہے کہ وہ شاعر جو کہ انصار کے ہم بھارت کو کہے تھے وہ گداوی میں تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کے اپنے (یعنی ہونے تھے) انہیں ابو بکر صدیق سے انہیں جھڑکا تو آپ ﷺ نے پھر مہارنگ سے کیڑا پٹایا اور فرمایا کہ اسے ابو بکر صدیق سے انہیں رشتہ دیکھیں کہ یہ کیڑہ کھدائی ہیں۔"

(اصحیح البخاری، کتاب البیعتین، باب اذا قالہ الخبیث یفسد وکفین، ج: ۱، ص: 125۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب صلاۃ الصیمن، ج: ۱، ص: 122، حدیث نمبر: 1243، مشکوٰۃ وجمالیہ) *

اسی پر شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

جسی دلائل حدیث بناماحت، مقدارے آرائی اور دو عید و تبرکات الاموال میں کہ است اور اسے مقرر مردوں۔

نوٹ: یہی حدیث کی دلائل و فتا کی ایک مقدار کی اہمیت تھی، چاہے کہ ہونے پر ہے عید اور اس کے علاوہ ان جنگوں میں کہ چہاں خوشی و مروت چاہئے۔

تو خا خلہ ہو گیا تھا، صرف عید کے دن اہل بیت فرمائی مگر شیخ متذلل نے صرف اس دن کی قطعیت کی لکھنے کو سامنے رکھتے ہوئے کہ "وہ خوشی کے دن ہیں" ہر خوشی کے موقع کو اہل فرمایا۔

دوسرے سوال کا جواب :

7 آئے ان امور کو حاکم کی روشنی میں دیکھیں۔

غیر مسلموں کو دیکھ کر شروع کیا جانے والا ہر کام ممنوع نہیں

میں ایسا نہیں کیا دیکھ کر غیر مسلموں کے دیکھا دیکھی کوئی کام شروع کرے مطلقاً منع نہیں بلکہ یہ وہی
اسی طرح کرنا ان کے ہی شعار کو اپنانا حرام اور منع ہے۔

مثال نمبر ۱: آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کو دیکھ کر ہاتھ پر کارہ زدن شروع فرمایا۔
اس کو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے لازم فرمایا۔

(اصحیح بخاری کتاب الصوم ، باب صیام یوم عاشوراء ، ج : ۱ ، ص : 268 ، صحیح مسلم ،
کتاب الصیام ، باب صوم یوم عاشوراء ، ج : ۱ ، ص : 359)

(اور بعض روایات میں ہے کہ قریش کا روزہ حالت میں روزہ رکھتے تھے اور حضور ﷺ بھی
اس دن روزہ رکھتے تھے۔

(اصحیح بخاری کتاب الصوم ، باب صیام یوم عاشوراء ، ج : ۱ ، ص : 268)
اور یہودیوں کی عشا بہت کو دور کرتے کے لئے ایک روزہ کے اضافہ کا حکم دیا (خلاصہ

حدیث)

اس کی فریبت اگرچہ قسم ہو چکی مگر جواز قیامت جاری و ساری ہے۔

مثال نمبر 2

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَعْيُنَ وَلَا تَتَّبِعُوا**

تَرَجُصَةَ : اس سبب (قبلاً) میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہوئے کو پسند کرتے ہیں۔

(التوبہ ، آیت نمبر : 109 ، پارہ : 11)

شان نزول : آٹھ اور دیگر صحابیوں نے یہودیوں کی عشا بہت میں صرف اپنے سوال کرتے

تھے نہ پانی۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں مسجد نبیہ شریف کے نمازیوں کے خوب

اک سبب کی پسندیدگی کی تعریف کی گئی تو ۴۲۲ھ ان کے پاس مسجد نبیہ شریف لے گئے

اور اس کے حلقہ سال لکھا تو ان حضرات نے وہاب میں حرمین لکھا کہ ہمارے پڑوسی

ہیں یہودیوں ، سب سے جو پانی سے استنجا کرتے تھے ہم نے انہیں کی طرح صوم شروع کر دیا۔ تو

صوم ﷺ نے فرمایا اس وجہ سے تعارف کی تعریف کی گئی۔ تو خود حضور ﷺ اور دیگر صحابہ نے بھی

اسی طرح شروع کر دیا۔

(مسند احمد ، ابواب التفسیر ، سورۃ التوبہ ، صحیح ابن عزیز ، کتاب الوضوء ، باب ۱۴ ،
اللہ عز وجل علی المظاہرین بالماء ، ج : ۱ ، ص : ۵۵ ، حدیث نمبر : ۵۵۵ ، تفسیر ابن کثیر تحت
حدہ الآیہ)

زرا خیال فرمائی کہ اگر کسی نے یہودیوں کی دیکھا دیکھی شروع کیا جانے والا ہر کام منع ہوتا تو

سنا کر کرتے ، اور نہ حضور ﷺ پسند فرماتے ، نہ خدا تعالیٰ تعریف کرتا نہ آپ اور ہم کرتے۔ بلکہ اس فعل

کو دیکھا جانے کا غلط ہے کیسے ؟ اگر غلط ہے تو منع۔ روزہ بخیر و عشا بہت جائز و مستحب ثواب۔

اس لئے تو کسی نے کیا خوب کہا : غلطاً غلطاً ذبح غلطاً کہ گناہ مجوز اور معاف لے لے۔

ملک مظفر کا صحیح تعارف

کیا ملک مظفر بے دین ، بی ایمان ، فاسق و فاجر تھا ؟ آج کے ہم اسی قیصر کو دس صدی

کے بعد و محدث ۱۸۵۷ھ کی بیداری کی حالت میں غالباً عمر جدید است کرتے والے دنیا بھر

کی مشہور دنیا بھر کی بادشاہت کے شاہ الحدیث ، مشہور قرآن حضرت مولانا جلال الدین

خاں کی یادگاہ میں لے چلے ہیں۔ دیکھیں آپ کیا فرماتے ہیں ؟ آپ فرماتے ہیں صاحب

ازمل الملک المظفر ابو سعید کو کبریٰ بن زین الدین علی بن یحییٰ بن احمد

الصلوک الامجاد والکبراء الا جواد کان له آثار حسنة . وهو الذي عدم
الجامع الظفری بسقح قاصیون .

توضیح: پہلا وہ شخص جس سے اس کی کثرت و عبادت کا اور اہل کا ہوشیار ملک مظفر آباد میں کوکری میں
ابن الدین علی بن اسحق بن بکر کہ حضرت بادشاہوں اور عظیم ہوا میں صاحب طاقت و کرم
میں سے ہے۔ اور اس کے بہت اچھے آثار (اعمال یا عادتیں) تھے۔ اور یہ وہی ہے جس نے
قاصیوں کے پاس یا اس کی مرگ کے پاس جامع مظفری نامی مسجد تعمیر کرائی۔

مزید لکھتے ہیں:

قال ابن کثیر فی تاریخہ کان یعمل الحولہ الشریف فی ذبیح الاول
ویحصل بہ احتیالا ہاتلا و کان شهما شجاعا بطلا عاقلا عالم عادلا و حید
اللہ و احکم مشواہ .

قال وصنف لہ الشیخ ابو الخطاب بن ذحیح مجلدا فی المولد النبوی
سماء "التصویب فی مولد البشیر النذیر" فاجازہ علی ذالک بالف دینار و قد
طلبت مدتہ فی المملک الی ان مات وهو مجاہد للفرنج بسلطۃ حکامہ
فلانین و سعادۃ محمود السرا و السیرۃ .

توضیح: ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں فرمایا کہ ملک مظفر علی علیہ السلام میں سید الشریف مہاراجا
اور اس کی عظیم عقل منتقل کرتا تھا (جس کی تفصیل اسی تذکرہ عبادت کے بعد میں ملی مرتبہ الشیخ
نے تصدیق فرمائی) اور وہ عظیم فہم و عبادت کا مالک تھا۔ عظیم ہوا اور عظیم عالم اور عادل تھا۔ اللہ تعالیٰ
اس پر رحمت کرے اور اس کا فیضان بزرگی اور کرامت والا طالعے۔

ابن کثیر نے فرمایا کہ اس کے لئے شیخ ابو الخطاب بن ذحیح نے ایک کتاب بنیاد پاک
کے بارے میں "التصویب فی مولد البشیر و البشیر" نامی کتبیں جس پر بادشاہ نے اسے ایک
دریہ عطا فرماتے۔ اور اس بادشاہ کی مدت بڑی روز دہائی یہاں تک کہ اس نے عکائی شہر
نہرین 630ھ کو گرجیوں کا محاصرہ کیا تھا تو ایک سیرت اور ایک پانچ ہونے کے حال میں
فوج دہا۔

والشاعر للفتاویٰ حسن المقصد فی عمل العبد . ج : 1 ص : 189 - البیادہ والنہادہ ج :
1 ص : 159 ، 161

لیجئے کتاب یہ ہے ملک مظفر کے متعلق مفسر قرآن مجدد زمانہ محدث مفتی مولانا سیوطی
اور اہل کا خیال بھی نہیں بلکہ ساتھ ہی مفسرین کے سربراہ ابن جوزی کے پیچھے شاگرد اور ان
کیسے کے شاگرد شہداء امام ابن کثیر کا بھی فیصلہ کہ "ملک مظفر صاحب مجد و عظیم صاحب
عظیم آثار و علامات والا مساند کا قیصر کتبہ و بیاد شریف کا بانی و عظیم ہوا اور عادل
سیرت و صاحب عقل و عزم و عالم و عادل و ایک سیرت و پاکیزہ پانچ و گرجیوں کو گھیرے میں نے
اسے جہاد و غر میں شہید ہونے والا مرحوم و کرم تھا۔"

لیکن آپ ہیں کہ فرماتے ہیں وہ پدین تھا ہمیش اور فضول خرچ نہ جانے کیا کیا تھا اگر
باب گوہر کی نقل پر ملک ہوا ہندو تازیت بلکہ ہندو تازیت ہند کی اولاد بھی دنیا کے بزرگ و
افہم کو دکھانے اور مطمئن کرانے کیلئے حاضر ہے۔ اور اگر سید علی پر ملک ہوا تو اس ملک کا ظلم ہونا
و پاک کے میں صاحب عقل مسلم بلکہ قیصر مسلم کے اپنے حق کا رہیں اساتذہ۔ لیکن کتب انکا اپنے حق
انسان سے بھی اگر پہنچیں گے تو بہت اعزاز کرے گا۔

حضور ﷺ کے یوم وصال کی تحقیق

یہ کتابیں بھی 204 پر صرف 2 اور 112 کر لی گئیں۔
یہ کتابیں بھی 204 پر صرف 2 اور 112 کر لی گئیں۔

اسیری تصویر کشا :

والله اعلم بالصواب :

۱۲۔ حال ۱۲ ربیع الاول کو کسی صورت میں بھی چھ نہیں آتا حالانکہ وصال شریف بتیغ ۵

کمال کے سمجھنے کے لیے دوا سربراہین ششما قرابا لیں۔

امیر اول :

المصاحح لم يدر: كتاب الاعتصام: باب الاعتصام بالكتاب والسنة: ج 2، ص 1079
 (بفتح نون: 840)

امروز ۱۳۹۹

تھو مفسرین نے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے اس آیت کے نزول کے 82/81 دن بعد
 مال فرمایا۔ روایت کے الفاظ ہیں: مَكَتُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ مَا تَرَاكَ عَلَيْهِ الْإِلَهَ اخْدِي
 عَاطُنَ لَيْلَةٍ، بعض روایات میں اللہ العزت آپ پر گریزی بھی ہے۔

اسیری تصویر کشا :

مہینوں کی تواریخ کی چار صورتیں

اب ہم ان تین امور کو غور کریں کہ اگر حساب کرتے ہیں تو 12 ربیع الاول کو کسی صوبہ کا
 محکمہ خزانہ نہیں بنے گا اور جب چار گونہ 12 ربیع الاول کو تہہ 12 کو سال کیسے ہو گا
 چار گونہ کا یہ تمام تین سو 29، 29 کا میں گے ایک 30 کا اور 29 کے بارہ 30 کے
 ایک 29 کا نتیجہ 30، 30 کے اور چاروں صوبوں میں 12 ربیع الاول کو چار گونہ ہوتا ہے
 یہ تفصیل ملاحظہ ہو۔

بیاضی تصویریت :

انگریزی الحاقی حکم پر مبنی جیل نمبر 29، 29 کا شمار 19 ویں الحاقی عہد جمع کے بعد ہی ہوا۔
 20 دن + خرم کے 29 دن + صفر کے 29 دن + ربیع الاول کے 12 دن توکل = 90
 ن ہے۔ اور اگر کسی کو حکوم سے کہہ دے کہ سات دن ہو گئے ہیں 90 کو اگر 7 پر تقسیم
 کر لیں تو 12 بظرف کے چھ ماہی دن ہیں کے یعنی 84 کو جو اور 90 کو سمجھات ہوگی۔
 ق کو یا 13 ربیع الاول اور 16 ربیع الاول کو پہنچا اور اس سے داخل کیا یہ سیرۃ
 القادسیہ کو کراہا اور اس سے قبل وہاں نہیں تھا وہ ربیع الاول والا ہے۔

والسري القسوت :

اور اگر کوئی ایک ماہ 30 کا اور 29 کے لیے ہیں تو کل 31 دن ہوں گے اور 12 رقیب
 ہوں گے اور 15 اور 8 رقیب الاول کو ملے گا۔

والتصور طریقی، العلم المصور، الخلق تحت هذه الآفة، التصور الكبير تحت صورة العلم
نمبر: 278، یہ تصور حمل، بلوغ، این تصور منظوری، روح الصانع، جامع القرآن میں
نمایندگی کر رہا ہے۔

ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھیں تو 3 رجب الاول کے بعد کسی تاریخ کا یہ کام وصال ہو سکتا ہی نہیں۔

مذکورہ دلیل پر اعتراضات اور ان کے جوابات

پہلا اعتراض: بارہ سے مراد 12 کون ملے ہوئے کے بعد ہے۔

یہ جواب: حدیث الترمذی کے صفحہ 27 پر نقل فرمایا اور یحییٰ زبیری سے رد فرمایا۔

وجہ نمبر 1: یہاں وہ مطلب عرب کے استعمال و عرف کے خلاف ہے۔

روایت کے الفاظ "ثلاثة عشر" اور "ثلاث عشرة" ہیں۔ جن کی تفسیر یہ ہے کہ لازم ہے۔

وجہ نمبر 2: (کیونکہ 11، 12 میں آگاہی اور باقی ہر بات کے مطابق ہوتی ہے۔ دیکھیں

کتاب نحو العرب و لسان العرب) یعنی رات (یعنی رات) (کیونکہ یہ

نو ذکر ہیں) (بعد از الطوم صفحہ 27)

میں لکھا ہوں کہ لیکن مراد ہونے سے بارہ کی رات ہے۔ کیونکہ بارہ کے بعد کی رات۔ اور

اگر کسی نے کسی طرح یہ مطلب درست بھی مان لیں تو پھر اختلاف مطلب لازم آجیگا کیونکہ 13 /

وصال شریف ہے۔ گناہ 12 کو۔

دوسرا اعتراض: یہ جواب الہدیہ و التہلیف میں دکر کیا گیا کہ یہ اختلاف مطالب پہلی

سے۔ کہ پاک میں ذی الحجہ کی تمام جماعت کو بھی مگر یہ شرطیں ہیں جس کے واسطے ان اعتبار سے جو

الوداع الی ما بعدہ ہو کہ 18 ذی الحجہ بعد ہوگی تو 12 رجب الاول کی یہ گناہ دن بن جائیگا۔

جواب:

میں یہ لکھا ہوں یہ جواب فرض نہیں ہے اس لئے کہ اول یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ اختلاف مطالب

اور ہمارا اس چیز پر ہے کہ یہ گناہ کا اصل ایک مقام ہی (الہدیہ 44-45) ہوگا چنانچہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا (48) صحت باہر (دیکھیں) اس حدیث کا مستخرج ہے۔ اس میں اس حدیث کی جلد نمبر 1

1-669، 671، 673۔

یعنی جب اس مقام سے سورج اور چاند مغرب کو پہنچیں گے تو سورج کو چہرہ صحت و قیامت کے

بارہ سال (جس کی تفصیل آگے آئے گی) تک چاند سے آگے آئے گا اور سورج چاند سے آگے آئے گا اور جب چاند

اور سورج چاند کو چاند نظر آ جائے گا۔ جس سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ اختلاف مطالب

ایک ایک مقام کا مشرق میں (یعنی جہاں پہلے روز چاند نظر آئے گا) ہوگا اور وہاں سورج کا پہنچنا

اربع و ستون لازم ہے۔ اسی لئے علماء نے مرآت مشرق و مغرب کا ذکر فرمایا

(دیکھیں) (الحدیث 48) (یعنی کہ یہ حدیث اس وقت تک صحیح ہے جب تک کہ اس میں 12 سال 12

تقدیر کوئی بڑا بڑا علمی اصول نہ ہو) (یعنی کہ یہ حدیث اس وقت تک صحیح ہے جب تک کہ اس میں 12 سال 12

والا مقام الحلولی و حال برویة اهل المغرب بطول الصوم علی اهل المشرق اور

یہاں صارت ہوتی ہے میں بھی حدیث نمبر 1 کے صفحہ 99 پر ذکر کی اور غرض الراجحی شرح کمال الدقائق

حدیث نمبر 1 کے صفحہ 99 پر لکھا و بطول اهل المشرق برویة اهل المغرب اور اسی عبارت سے

یعنی ذی الحجہ کی جلد نمبر 1 صفحہ 99 پر بھی ہے اور اسی سے قریب قریب عبارت میں حدیث نمبر 1

کے صفحہ 99 پر بھی ہے۔ بلکہ شامی نے یوں لکھا اعلم ان نفس اختلاف المطالع لا

يراعی فی بعضہ الله قد یكون بین البلدین بعد بحيث یطلع الهلال لیلة کذا فی

اعد السبعین دون الاخری و کذا عطف الشمس لان انفصال الهلال عن

شعاع الشمس یختلف باختلاف الاقطار حتی اذا زالت الشمس فی المشرق

لا یلزم ان یزول فی المغرب۔

توجہ: نفس اختلاف مطالب میں کوئی محذور نہیں اس لئے کہ اعتبار سے کسی دوسری

میں ایسا قاسم ہوتا ہے کہ ایک میں ایک رات کا طلوع ہوتا ہے اور دوسرے میں نہیں۔ اور ایسا طلوع کے مقامات کیونکہ چاند کا سورج کی شعاع سے جدا ہونا انتظامیاتی کارروائی کے اثر سے مختلف ہوتا ہے حتیٰ کہ جب سورج مشرق میں ڈال ہو جائے تو مغرب میں ڈال ہو جائے۔ انہیں آتا اب دیکھیں فقہاء نے مشرق و مغرب کی کس طرح تصریح فرمائی مگر ہم جب کہ پاکستان میں طلوع کو دیکھتے ہیں تو وہ دنوں کا شمار کرتے ہیں کہ ایک کا عرض ۲۱ درجہ ۲۵ شمالی ہے اور یہ دنوں کا ۳۳ درجہ ۳۳ شمالی (۳۳-۲۱=۱۲) ہے۔

مثلاً یہ طبع کہ سے شمال ۱۸ درجہ یعنی تقریباً ۲۰۸ میل شمال میں ہے اور کہ پاکستان طول ۲۰۸ درجہ طبع کا ۵۳-۳۰ ہے کہ پاکستان مشرقی شمال میں طلوع مغرب میں ہے جسے سورج ایک منٹ ۸ سیکنڈ میں گزرتے کہ وہ طبع کا ایسی قدر اور غریبی قدر قبل کا صلہ پر دیکھ کر مستوفی ہے، اختلاف مطالع کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔

حالانکہ علمائے اختلاف مطالع میں شرقاً غرباً کافی قائلانہ قرار دیا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔
قادیانی جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۷ پر لکھا کہ اختلاف مطالع کی تحقیق کے لئے اوسط ۲۰ درجہ کا فصل ضروری ہے جس کا مطلب ۸۳۳ میل ہوتا ہے اور شمالی جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۲۶ پر نقل کرتے ہوئے اور مجمع النہر اور اس پر رد ماہی کی جلد نمبر ۱ کے صفحہ ۳۰ پر ایک مادہ لکھا ہے کہ تقریباً ۵۹ میل ہوتا ہے۔ البتہ طارشی نے صفحہ ۱۰ پر اپنی والدہ گرامی کی تحقیق سے حسیہ ذکر کی کہ ۳۳ عرض ہے۔ بہر حال کسی طرح بھی کہ پاکستان میں طلوع کا شرقی و غربی قائلانہ نہیں ہوتا کہ اختلاف مطالع کیونکر ممکن ہو۔

سوال: ممکن ہے کہ پاکستان میں شرقاً غرباً قائلانہ ۱۲ درجہ ہو جسے پاکستان جانتے ۱۶ وقتے کر کے پورا ہو گیا ہو؟

جواب نمبر ۱: یہ غیر اطمینان دہندہ مقدم ہوگی نہ کہ مؤخر۔

جواب نمبر ۲: جب یہ طبع کا غروب ہی اس روز مقدم ہے مگر اس کا اوسط بعد ۱۰ بجے اور صبح کیونکر ممکن ہوگی کہ شمالی طبع کا غروب ۱۰ بجے میں ہو جائے۔
سوال: انہیں کہ یہ مؤخر مغرب میں ہے تو وہاں غروب پہلے کیسے؟

جواب نمبر ۱: خدا شہادہ سے سورج جنوب میں ہو اس خط سے شمالی علاقوں میں اس خط سے جنوب ہوگا اور جتنا شمالی ہوگا اتنا زیادہ پکڑا ہوگا دیکھیں شرح جلعیمی، تشریح و تفسیر۔
اور یہ پاکستان کہ ۸-۱۰ درجہ شمالی ہے لہذا مطالع اس سے اور غروب پہلے ہوگا اور یہ شمالی قائلانہ چوتھ کر فی قائلانہ سے بہت زیادہ ہے لہذا اگر فی قادیانی ایک منٹ ۸ سیکنڈ قسم ہو کہ ۱۰ منٹ ۲۴ سیکنڈ یعنی غروب پہلے ہوگا اور کہ یہ جلد نمبر ۱ اور ۲ کے مجموعہ میں ۱۰ منٹ ۲۴ سیکنڈ قریب بہ چند ہے یقیناً قادیانی سے بہت ہوگا جس سے یقیناً ممکن ہے کہ یہ فرق بھی غریب قادیانی حق الشہر۔

جواب نمبر ۲: اس لئے بھی تحقیق نہیں کہ یہ احوال کے سال ۱۹۵۱ کی باج موجود حساب سے ۱۹۵۱ اور سابقہ حساب سے ۱۹۵۱ کو تھا (دیکھیں ہادیہ اہمہ جلد نمبر ۳۴، ص ۳۵) لہذا کہ فی قادیانی ۲۵ فروری کو ہوگی اور ۲۵ فروری کو پاکستان کا غروب ۳۷-۴۸ یعنی پاکستانی کراؤٹس منٹ اور سیکس سینڈ ہے اور یہ طبع کا غروب ۴۸-۵۵ ہے۔ تو کو یہ یہ طبع کا غروب کہ پاکستان کے غروب سے (۳۷-۴۸-۵۵) یعنی ۱۳-۵۵-۲۴ ہے یعنی وہ منٹ چوبیس سیکنڈ قبل ہوا حالانکہ اگلے قائلانہ وقت کے اختلاف سے کسی طرح بھی اختلاف مطالع نہیں ہو سکتا اس لئے علامہ عصام نے فرمایا کہ اختلاف مطالع ۱۸ جواب کوئی چیز نہیں۔

دوسرے اعتراض کا ایک اور جواب

اگر اختلاف مطالع کی بنا پر فرض کریں کہ سوال میں احوال میں کبھی ایسا ہو کہ پاکستان میں

عید، ترجمہ: بھوکا دن بھی کا دن ہے۔

(مسند احمد، مسند ابی ہریرہ، حدیث نمبر: 5072۔ صحیح ابن حزمہ، کتاب النحر باب ذکر النحر المفسر فی البیوت من صام یوم الجمعة، ج: 3، ص: 315، حدیث نمبر: 2161، مشکب الاسماء)

حدیث نمبر 2: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت محمد ﷺ کے زبان مبارک میں آجکے ساتھ عید میں حاضر ہوا اور وہ بھوکا دن تھا آپ بھر گھٹ لائے نماز پڑھی قرآن سے فارغ ہوئے، خطبہ پڑھا اور فرمایا: ان صلا یوم قد اجتمع لکم فیہ عیدان یعنی آج تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئیں۔

اہل بحالی سے جو چاہے جو کی افکار کرے اور بتولونی چاہے تو میں اجازت دیجاہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب ما یوکل من لحم الاضاحی، ج: 2، ص: 335، حدیث نمبر: 5251، فیہی کتب عمالہ)

حدیث نمبر 3: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کے فرضیں ختم ہو گئیں نے حج اکیسے سے سوال کیا تو فرمایا ہے؟ عرض کیا تمہارے لئے اس میں بھجری ہے۔ میں نے کہا کیا بھجری؟ عرض کیا: بھگون عید الک ولغو تک من بعدک اس میں آگیا اور آپ کے لئے آپ کی قوم کی عید ہوئی۔

(مسند ابی اسید، کتاب العبادات، باب فی فضل الجمعة ویرمھا، ج: 1، ص: 477، حدیث نمبر: 5817، مشکبہ فرید، مسند ابو یعلیٰ، ج: 7، ص: 228، حدیث نمبر: 422)

حدیث نمبر 4: سیدہ امیرہ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے البیوت اکملت لکم دینکم والی آیت پڑھی اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹا تھا تو اس نے کہا اگر آیت تم پر نازل ہوتی تو تم اس دن میرا مارتے تو عید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور عیدوں کے ان اتنی ہے لی یوم جمعة و یوم غرة فیکم بھواد اور ایام عرفہ۔

(ابو داؤد المعصیح، کتاب الصلوٰۃ باب الجمعة، الفصل الثالث، ج: 1، ص: 123۔ حدیث نمبر: 422، مشکبہ و حسانہ۔ مسند فرمائی، ابواب التفسیر، من سورة المائدہ، ج: 1، ص: 304، حدیث نمبر: 3044، مشکبہ و حسانہ)

حدیث نمبر 5: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ نے کسی عید کو یا ہجرت یا ہجرت المسلمین کا دن مقرر کیا تو اللہ تعالیٰ عید المسلمین کے دن کو عید بنائے گا اور اگر آپ نے کسی عید کو مقرر کیا تو اللہ تعالیٰ عید المسلمین کے دن کو عید بنائے گا۔

(مسند ابی ہریرہ، کتاب الجمعة، باب السنة فی التطیف یوم الجمعة، ج: 3، ص: 335، حدیث نمبر: 5752، مؤرخہ امام صحیح باب الاضاحی یوم الجمعة، ص: 73، حدیث نمبر: 5752)

حدیث نمبر 6: ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اجتمع عیدان علی عہد رسول اللہ کریم ﷺ کے دن میں جمع ہو گئیں آخر تک۔

(ابن ماجہ، ماجہ فی صلاۃ العیدین، باب ما عہد لنا عیدہ اذا اجتمع السائق العیدان، ص: 93، حدیث نمبر: 3112)

حدیث نمبر 7: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہیئے سوال کیا اہل شہدات مع رسول اللہ صوم لی یوم کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ عیدوں میں حاضر ہوا ہے؟ فرمایا ہاں! اللہ شکر۔

(بخاری، جامعہ المرجع السابق حدیث نمبر: 1310، مسند ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب اذا اجتمع یوم عید، ج: 1، ص: 161، حدیث نمبر: 1070، مشکبہ و حسانہ)

حدیث نمبر 8: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا اور میری طرف سے ان دنوں زیچہ کے دنوں میں ہوتے تھے ان دنوں میں فرمایا: اور میں نے سچ ہوئی۔

(ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یوکل من لحم الاضاحی یوم الجمعة، ج: 1، ص: 161، حدیث نمبر: 1072)

جمعہ کے دن غسل اور سواک کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا اس نے کہا میں نے تمہارے لئے عمدہ بنایا ہے تمہارا اس شخص نے غسل کرنا اور سواک کو لازم قرار دیا۔

اسنن بیہقی جلد ۲ صفحہ ۱۰۷
تو معلوم ہوا جمعہ کی اوقات آتے ہوئے بھی پیر کی طرح ہے اور اس میں غسل اور سواک بھی ہے۔

جمعہ کے دن بہترین کپڑے پہننا خوشبو لگانا اور غسل کرنا

حدیث نمبر ۱: حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ﷺ نے فرمایا: من الغسل يوم الجمعة وليس من احسن لباسه وغسل من طيبه كان عشفة ثم اتى الى الجمعة فلم يخط الحناني الناس ثم غسل ما تحت اظفار ثم انشأت اذا خرج اسامته حتى يفرغ من صلاته ثلاث عشارا ثم يلبس خنفيه التي قبلها۔

(مسند ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة، ج: ۱، ص: ۱۶۱، نمبر: 343)

ترجمہ: آقا ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن جو شخص غسل کرے اور بہترین کپڑے پہنے اور اس کے پاس بونہ خوشبو لگائے پھر ہوگی ادائیگی کو حاضر ہوئیں توگوں کی گرو میں نہ چلائے اور اس کی قسمت میں ہونا نہ پڑے پھر امام کے آگے سے فارغ ہونے تک خاموش رہے تو آگے سے اس ہوگے کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔

حدیث نمبر 2: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتطهر ما استطاع من طهر ويأخذ من ثوبه

جس دن غسل طہیہ آفریں۔ کہ کوئی آدمی جمعہ کے دن غسل نہیں کرے گا اور میں نے ذکر کر کے فرمایا کہ اس شخص کو گناہوں میں داخل ہو گا۔ تمہارا غسل کرنا اور سواک کرنا اس کے لئے عمدہ بنایا ہے۔

مسند ابی داؤد، کتاب الجمعة، باب الغسل للجمعة، ج: ۱، ص: ۱۶۱، حدیث نمبر: ۳۴۳

اسلام ہوا کہ جمعہ پیر آدم علیہ السلام کے اس میں وہاں کے بھی رہا وہاں کے پیر آدم علیہ السلام کے غسل اور سواک، غسل کرنا خوشبو لگانا اور سواک کرنا سب مفاد میں جلدست ہیں۔ اور وہی خداوند انصاف کریں کہ اولاد آدم علیہ السلام سے اگر جمعہ میں نہ جاتا ہے اور نہ اس کے عیب ہونے تکلف، نہ توجہ کرنے کو مانع، نہ تنہا خوشبو کرنا اور غسل کا کرنے عیب، نہ اس مانع اور نہ کسی خوشی و سرور کے خلاف نہ اس کا سبب الجمل ہمالیہ اور ہانکیم اللہ علیہ السلام اگر سچے ہو تو ریل پیش کرو۔

پیر آدم کے سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ کیا ۱۳ واقعہ اول کا دن صرف اس وجہ سے عید ہے کہ شرف و کرامت ہے کہ اس میں ایک فرد انسانی اس دنیا میں ظاہر ہوا اگر ایسا ہوتا تو ہزاروں ہزاروں تک نہیں ایسا نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ وہ انسان پاک اپنے ساتھ رہا ہاں انصاف ہوتا ہے کہ اب اللہ اور نبی پوری عظیم ختم نہیں بھی لائی۔

اسی طرح آپ ﷺ کے احوال سے ثابت ختم، انعامات، تائید، کتاب اللہ جس میں عفو ہوگی اور تم کرتا اور خوشی کرتا درست کہ جو جو ملتا تھا وہ چھو گیا، جو پلا گیا قاتل ہو گیا۔

ان لوگوں کے آگے ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو ہمیں اللہ تعالیٰ میں تمہارا دعا ہے اور وہی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا۔

ماخذ ومراجع

موطا امام محمد	القرآن الكريم
مصنف عبد الرزاق	كتب تفاسير
مسند احمد	تفسير طبري
صحيح ابن حبان	المنظور
المستدرک علی الصحیحین	روح البیان
السنن الکبری للبیہقی	تفسیر ابن کثیر
سنن ابن ابی شیبہ	تفسیر کبیر
سنن دارمی	تفسیر جمل
صحيح ابن خزيمة	تفسیر بخاری
المعجم الکبیر	تفسیر بغوی
سنن دار الطین	تفسیر مظهری
مسند ابی یحییٰ	تفسیر عزیزی
مسند بزاج	روح المعانی
کنز العمال	تفسیر بحر محیط
الطبقات الکبری	جامع القرآن
بہار الباحث	كتب احادیث
كتب سيرت وتاريخ و متفرق	صحيح بخاری
ذلال البیوة	صحيح مسلم
جذب القلوب	سنن ابی داؤد
تاریخ طبری	سنن ترمذی
سیرت ابن کثیر	سنن نسائی
عائیت من السنۃ	سنن ابن ماجہ
نسب الہادی	موطا امام مالک

تو اس طرح ۵۹ عیدیں ایک سال میں ہو گئیں۔ حیرت ہے کہ ۴۴ گوار آپ کے ۵۹ عیدوں میں قبول ہوں مگر آپ کو تیزی بھی قبول نہ ہو۔

ملاحظہ فرمائیے کہ سن کے متعلق خوشی کا دن ہے تو ایمان سے کٹیں کہ جس دن کی قسم خدا کھائے (تفسیر عزیزی) ہم تفسیر سورۃ النجمی (جس دن میں آواز کے متعلق خدا کہے "لقد من اللہ")

جس دن میں آنے والی ذات وہ نعمت ہے کہ جس کا سوال قیامت کو بھی ہوگا (تفسیر آیت تم لعلن یومئذ عن النعم) (سنن ابی داؤد)

سیدنا امام باقرؑ فرماتے فرمایا۔ النعم هو رسول اللہ ﷺ

جس دن میں آنے والا رحمت خداوندی ہو۔ (سنن ابی داؤد) نے فرمایا ورحمۃ محمد

محمد رسول اللہ و تفسیر بحر محیط جلد ۵ صفحہ 101 معارف القرآن لایم

محمد شفیع کراچی دیوبندی جلد ۴ صفحہ ۵۳۴

اور اسی رحمت کے متعلق قرآن فرماتے قل بفضل اللہ و برحمۃ ہدانا الی

طریقہ حوا کہ محبوب ﷺ اس رحمت پر خوشی کا حکم فرمادہ۔

سوال: عید کے روز قمار قریبی آمد و غلو وغیرہ ہوتا ہے حالانکہ اس دن ان میں سے کوئی بھی کمار

جواب: ہر عید کے احکام طبعہ میں ملتے جلتے ہیں، مگر عید کو قریبی وغیرہ لازم ہوا لکن ان میں

عید میلاد پر ہونے والے سوال سے بیکہ کے علم میں آئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان

سے ان کا دل جواب عرض کر دیا۔

وما نعوذ فیہ الا باللہ علیہ وسلم کلت والیہ انیب

خامیہ ما یابا الفضل اللہ علیہ وسلم

کان اللہ لہ ولا حیاہ

الحاوی للفتاوی	کشف الغمہ
الوفاء	مرآۃ العاشقین
وفاء الوفاء	الشماعۃ العشریۃ
التوہد فی مولد البشیر والنبی	فتاوی رضویہ
مختصر سیرت و رسول	فتاوی بزازیہ
کنوز الاطہار	فتاوی عالیہ
سیرت رسول عربی	فتاوی دیوبند
سیرت مصطفی	ہدایۃ القلوب



کیا درود شریف
صرف درود ابراہیمی ہے؟





تفسیر حکیم:

اور وہ پانچ سو میں جس طرح گئی دیگر ایسے مسائل میں اختلاف کیا جا رہا ہے اور ان کو
 اچھا و برا کہہ کر کیا جا رہا ہے جن پر آج تک پوری امت مسلمہ اتفاق رہا ہے بلکہ قرآن و احادیث
 میں اس پر ثابت ہے۔ مثلاً حیات انبیاء علیہم السلام وغیرہ۔

اس طرح حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود سلام تکلف الفاظ مختلف ہیں
 اور یہ "یا علیہ السلام" سے پیش کرنا کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات والا صفات کے لئے اگر آج
 تک کسی نے منع نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو کسی لفظ کے جواب میں شک ہے۔

مگر شیعہ قسمت کہ سوچو وہ دو میں قرآن، احادیث اور اکابرین امت کے فرمودات بلکہ
 ائمہ اربعہ میں سے اقوال سے بھی نظر بند کر کے صرف منع ہی نہیں کیا جا رہا بلکہ اکثر الفاظ کے
 اہم پڑھنے کو شرک تک کہا جا رہا ہے۔

انہیں لے کر شیعہ اسی پر اسوہ بناتے ہوئے فرمایا

میں نے شر کے مہینے ڈبو چکی تھیں

تو یہ دھونی و شاعر کی ناخوش ادھنی

ہمارا موقف: بہر حال ہم اہل سنت و جماعت کا نظریہ یہ ہے کہ درود و شریف کہنے کوئی لفظ
 کوئی زبان، کوئی صیغہ اور کوئی فقرہ ضروری نہیں۔ بلکہ جس زبان میں اور جس لفظ سے کوئی چاہے
 اپنے آپ ﷺ کی بارگاہ میں قدامت عقیدت پیش کر سکا ہے۔

البتہ اس میں سلام و احترام ہی کرنا کہ ﷺ کا ذکر اور آپ کی آل اہل بیت کا ذکر ضروری ہے۔ ان
 کے لئے کسی ایک یا دو بھی کم کر کے گا تو درود و شریف مکمل نہیں ہوگا بلکہ محروم یا کم از کم خلاف ادنیٰ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 خَلَقَ بَرَّاقِينَ كَاسِيَةً
 كَانَتْ قَدْ خَلَقَتْ كَاسِيَةً



ضرور ہو گا۔ طریق بہتر ہے کہ انگریزوں کو کرام علیہم السلام اور ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
بھی آجائے۔

قرآن کریم سے ثبوت

آئیے اذکار سے پہلے اور اعلیٰ ریکل یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع کریں۔

﴿إِنَّ اللَّهَ وَعَلِيكَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ

ترجمہ : واللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوة بھیجتے ہیں تمہاری اہم و بزرگ دعا پر۔ اس دعا کا اثر تم بھی ان ہی صلوة یعنی درود اور خوب سلام پڑھ کر۔

قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے اس بحث سے متعلق دو مسائل ثابت ہوئے۔

مسئلہ نمبر: ۶۱ اہل آیت مقدس میں روحِ حق والہ کا عقلم ہے۔

تفسير: (١) صلوة تفسير: (٢) سلام

اب اگر کوئی صاحب صرف ایک پر عمل کرے گا تو ظاہر ہے کہ بعض علم پر عمل ہو گا نہ کہ کل پر
اور بعض علم پر عمل کرنے اور بعض پر عمل نہ کرنے کے متعلق قرآن کہتا ہے:

﴿الْقَوْمَانِ يَغْتَابُ الْكِتَابَ وَتَكْفُرُونَ بِغُتَابٍ﴾ (سورة البقرة آية 55)

تشریح کتاب میں ان قیم کے لئے لکھا۔

اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سلام چار اشعارتہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے
 سکھایا تھا وہ نماز میں یہی لکھی سلام تہجد میں ہر دعا میں ہر دو رکعت میں ہر دو رکعت کا تہن
 واضح کرتا ہے کہ تہجد کی تعلیم بطور اہم ہر اسے اور سلام کا ذکر بھی میں ہے۔

پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے دو دو سوال کیا قہو بھی سمجھائی اور اسے تسلیم کے ساتھ پیش کیا
 دلائل کرتا ہے کہ جس صلوٰۃ و تسلیم کا ذکر حدیث میں ہے وہ انور وہی ہیں جو نماز میں
 پیش کیا گیا ہے کہ اگر یہ صلوٰۃ و تسلیم نماز سے خارج ہوئے اور نماز کے اندر اسے
 جب ضرورت ہو ایک شخص خدمت القدس میں حاضر ہوئے وقت السلام علیک علیک السلام
 ورحمة اللہ وبرکاتہ کہہ کر تا۔ حالانکہ بخوبی معلوم ہے کہ سلام کرنے کے ساتھ سلامی
 فقر کو اس کیفیت کی پابندی تھی۔ (اصحیٰ کتابہ)

خلاۃ الامم، الباب الثالث، فصل فی مواطن الصلوٰۃ علی نبی ﷺ، ص ۱۱۱

حدیث نمبر ۱۰۰

امام حاتم نے روایت کیا ہے حضرت ابو مسعود حبیبیؓ نے فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا
 حق جملہ من بعدی و رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لیکن عذۃ فقال
 السلام علیک لعل عرفانہ فکتبت بصلی علیک اذا لیکن صلوٰۃ علیک
 صلوٰۃ بنا

ترجمہ: ایسا آدمی آگاہی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھا کہ اور ہم بھی آپ کے
 تھے۔ میں اس نے عرض کیا۔ ہر حال آپ پر سلام عرض کرنا تو ہم بچکان بچکان آپ ہم کو
 نماز میں آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو کیسے پڑھیں؟
 تو ہمیں حکایتی طور سے سوال ہی نماز کے بعد پڑھنے کا کیا حکام۔

کتاب الصلوة

حدیث کی تحقیق: امام حاتم فرماتے ہیں:

ابو حنیفہ ضحیح علی شرطہ وسلم
 یہ حدیث ایسا حدیث ہے اور شرطہ وسلم ہے۔ ایسی ہی امام ابو حنیفہ نے ہمیں سنائی ہے۔
 ابو حنیفہ صلی الصبحین، کتاب الاملاۃ و صلاۃ الجماعۃ، باب الثمین، ج ۱، ص ۱۰۰
 حدیث نمبر ۱۰۰

امام حاتم کا فیصلہ

حدیث کے امام حاتم کا فیصلہ فرماتے ہیں:

فلا تحزب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ
 میں اس حدیث میں آپ ﷺ کا ذکر نماز میں نہ کرنا فرمایا۔ (مجموع فقہاء)
 اس حدیث کی سند کو ترک کر کے ہونے امام حاتم نے یہ الفاظ ذکر فرمائے: غرض النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم و خذانی فی الصلوٰۃ علی النبی ﷺ و انما التزمہ التسلیم صلی علیہ
 فی صلوٰۃ فحققت فی انما احیتم

میں ان احادیث نے فرمایا کہ مجھ سے محمد بن ابی حاتم نے حدیث بیان کی جبکہ آدمی حضور ﷺ
 کے الفاظ میں دوسرا لفظ پڑھے۔

حدیث کی تحقیق: امام حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے اختتام پر لکھا کہ انما غلبہ اللہ
 حدیث ضحیح علی شرطہ وسلم ہے۔

امام حاتم کی کا فیصلہ

حدیث کے امام حاتم فرماتے ہیں:

فلا تحزب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ

کتاب الصلوة

یعنی یہ حدیث حضور ﷺ پر نمازوں میں درود پڑھنے کے متعلق ہے۔

لیکن اس سے اگلے صفحہ پر امام باقرؑ نے حضرت کعب بن جریجؓ سے حدیث ذکر کی (یعنی تلاوتِ مسلم و بخاری والی حدیث) کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے سلام عرض کر کے تو جان لیا کہ آپ ﷺ صلوٰۃ کیسے پڑھتے تھے؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے درود پڑھا ہی فرمایا۔
اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد دعوتی فرماتے ہیں۔

قَوْلُهُ هِيَ الْحَدِيثُ قَدْ عَلِمْنَا عَيْفَ تَسْلُكِهِمْ إِشَارَةً إِلَى السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّهُدِ قَوْلُهُ لَكُنْتَ تَصَلِّيَ عَابَتِكَ أَيُّهَا يَكُونُ الْمُرَادُ هِيَ الْقَوْلُ لِلشُّهُدِ

یعنی صحابی رضی اللہ عنہ کا حدیث میں فرمان کر چکا ہے ہم نے جان لیا کہ تم کیسے سلام پڑھیں یہ اشارہ ہے قعود یعنی التیات میں سلام پڑھنے کی طرف۔ تو صحابی رضی اللہ عنہ کا فرمان "میں تم آپ پر کیسے صلوٰۃ پڑھیں؟" ابھی نماز میں پڑھنے کی طرف اشارہ ہوگا۔
لیکن اس کے بعد حضرت ابوسعیدؓ سے حدیث ذکر کر کے فرماتے ہیں:

وَالْحَىٰ طَلَا أَيُّهَا إِشَارَةً إِلَى مَا أَشَارَ إِلَيْهِ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ جَرِيْجَةَ

یعنی اس حدیث میں بھی وہی اشارہ ہے جو پہلی حدیث حضرت کعب والی میں تھا۔ (یعنی یہ درود پڑھا ہی گا) لہذا اس فرمان میں صرف نماز میں ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ فی النبی ﷺ، ج: 2، ص: 146، 147، حدیث نمبر: 2963، 2965، 2967)

مخالف کے گھڑی گواہی

صاحب انصاف کیلئے تو اس کے بعد کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ درود پڑھا ہی کی تعلیمات صرف نماز میں ہے نہ کہ عام۔ لیکن حرج قلمی کیلئے آخر میں آپ حضرت کی جان سے باری

کہ آپ کی طبیعت انصاف کا ایک حال پیش کر رہی ہوگی۔

یہ شاید کہ قریب دل میں اتر جائے میری بات

"طبیعی انصاف کے پس ۱۳ پر لکھا ہے" اور حقیقہ کے نزدیک نماز میں اس کا پورا معنا ملتا ہے۔

درود پاک میں آپ ﷺ کی آل کا ذکر

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ تَرْجَعُ إِلَى الْعَامِ إِنَّ جَمْعَ جُزْئِي تَحِيَّةِ اللَّهِ كَمِ ۴۴۰ پر فرمایا کہ تک
۱۱۱ میں آنحضرت ﷺ نے بھی حکم دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آل رسول کا درود میں ذکر کیا جائے۔ (آئین کار)

جس حدیث کی طرف ابن جوزی نے اشارہ کیا اس کو الحاسب شرع دینہ الخو میں ۱۱۱ پر ان الفاظ سے ذکر کیا۔ وَفِي ذِكْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا قَلِيلًا جَلِيلًا

یعنی جس نے میرا ذکر کیا مگر میری آل کا ذکر کیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

تیز درود میری حدیث پاک میں ہے: وَلَا تَصَلُّوا عَلَى الصَّلَاةِ الْخَيْرَةِ فَقُولُوا: وَمَا الصَّلَاةُ الصَّوَاءَةُ قَالَ: يَقُولُونَ كَلِّمْتُمْ صَلَّيَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَتُصَلُّونَ

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر تمہیں درود کیجیو یہ صحابی نے عرض کی کہ تمہارے سے کیا میرا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم کو جو الصَّلَاةُ صَلَّيَّ عَلَى مُحَمَّدٍ

یہ پھر رک جائے کہ اللہم صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

(الصواعق المحرقة، الباب الحادي عشر في فضل علي البيت، الفصل الاول، ج: 2، ص: 438، صلوٰۃ موسیٰ علیہ السلام)

بلکہ درود الکی و غیرہ میں بھی آل کا ذکر ہے۔ یہی جولو علی آل محمد کتنا ضلالت ہے

انبیاء کرام صلیم السلام کا ذکر

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تقریباً ہر درود میں ہے۔ یہ انبیاء کرام صلیم

حوالہ نمبر 2: انوار فصیحہ جس کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرتبہ اولیاء اللہ فی سلاسل اولیاء اللہ ج 1 ص 124 پر فرماتے ہیں کہ چودہ صد (1400) کا اہم ترین حیرت انگیز کام سے متعلق ہوا ہے اور اسی صفحہ پر فرمایا۔

سید علی ہادی بن علی سے متعلق ہے کہ جب میں یاروں میں دیر بیت اللہ شریف کی زیارت کو گیا۔ مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو آگے دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ کو دروازے کی طرف بٹھارہ لاد رہے ہیں۔ میں فوراً کھڑا ہو گیا اور آگے بڑھ کر سلام عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی آستین مبارک سے ایک بڑا ٹکڑا لاد کر فرمایا کہ یہ لیجئے۔ جب میں نے حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک سے پکڑ کر دیکھا تو یہی دعا لکھ تھی۔

ذرا اضافہ سے نور فرمائی کہ یہ کالم چودہ صد (1400) کا دیا گیا ہے کہ کلام کا خلاصہ وہاں اور پھر اس کو بارگاہ رسالت سے قبولیت کا شرف بھی حاصل ہو جائے تو اس کلام کا کیا مقام ہوگا؟ شاید صاحب تو فرماتے ہیں۔ کہ چودہ صد (1400) کی دلیوں کی دعا سے جسے پائے گا۔
 وفتاویٰ فی سلاسل اولیاء اللہ، ص: 124، 125 مطبوعہ عباسی کتب خانہ
 اور اس روایت کی صداقت میں بھی کیا شک کہ جس کا راوی شاہ ولی اللہ حیدر آبادی تھا جس نے ہرگز اس روایت کے نزدیک تیرہویں صدی کا سمجھ دیا۔

اب دیکھیں اور یہی پھر کر دیکھیں۔ اسی دلیل دعا لکھ کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

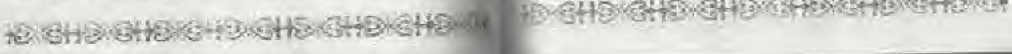
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا نبی اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا خیر اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا خیر خلق اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا فی اعجاز اللہ

الصلوة والسلام علیک یا من أرسل اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من رزق اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من شرف اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من کرم اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من عظم اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من عظم اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من عظم اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من عظم اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من عظم اللہ
 الصلوة والسلام علیک یا من عظم اللہ

حوالہ نمبر 3: تعمیر روح البیان میں اس دور شریف کو کتب مسنونوں سے لکھ کر فرمایا۔
 کہ یہ دور شریف علماء میں بہت مشہور ہے اور اس کے بہت خواص اور فائدہ مند ہیں۔

یہ مسجد نبوی شریف میں اب حدائق اکبر رضی اللہ عنہ سے شمال کی طرف ایک بہت بڑے اور عمدہ گنبد پر کھڑا ہے۔
 اور ایک اور یہ الصلوة والسلام علیک یا من رزق اللہ
 اور حضور کے قدموں کی طرف ایک یہ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
 دوسرے یہ الصلوة والسلام علیک یا خیر اللہ
 ایک یہ الصلوة والسلام علیک یا خیر اللہ
 ایک یہ الصلوة والسلام علیک یا من شرف اللہ
 اور ایک یہ الصلوة والسلام علیک یا من رزق اللہ لکھا ہے۔

دورح البیان: ج 1، ص 235، 234 بحث آیت ان اللہ وملتک بعلوم النور



خدا ان الصالح فرمائی کہ یہ لوگ میری رسالت کا حصولی؟

یہ فیصل آگاہی ہے یہ وہ لوگوں کی ولایت کی جان؟ یہ طبعی ساخت ہے یا فاعلان را
الہی کا طریقہ اور فرقہ جاس؟ نیز ان کی پوری ہے یا مدنی؟ کیا یہ شرک و کفر ہے یا ادب ایمان؟ انہوں
کے نزدیک منع ہے یا ان کی لہجوں پر جاری درواں؟

حقائق کے گہری گواہیاں

آخر میں چند ایک حوالہ جات اس کے درو شریف ہونے اور چار ہونے کے بارے میں
عرض کئے جاتا ہوں۔

حوالہ نمبر ۱: تبلیغ دعوت کی مستند ترین کتاب "تبلیغ نصاب" میں مولوی محمد زکریا
درو شریف کے لہجوں میں لکھتے ہیں:

"اس لئے بخود کے خیال میں اگرچہ یہ جگہ در اسلام دلوں کو فتح کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے
یعنی بجائے **وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ** بھی طبعی طور پر
تک **عَلَيْهِ السَّلَام** کے ساتھ **"الصلوة"** کا لفظ بھی بوجہ ایسا چاہیے تو زیادہ مناسب ہے۔"

غور ہو جائیں کہ جب مدینہ طیبہ میں قرآن اور کے پاس ایک جتنے جاتے تھے اور جبکہ یہاں مسیح
بالخصوص جب کہ انہیں کے نزدیک وہاں سے نکلے ہیں اور نہ یہاں سے۔

حوالہ نمبر ۲: بالشہاب الثاقب میں حسین احمد دہلوی لکھتے ہیں:

چنانچہ باہر عرب کی زبان سے وارد ہوتا گیا ہے کہ **وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**
و **سَلَامٌ عَلَيْكَ** کو مانگتے ہیں اور ان میں عربی میں عربی پر سخت قرین اس تھا اور خطاب پر کرتے
ہیں اور ان کا استہوا ادا کرتے ہیں اور نگاہات ناخوشگوار استمال کرتے ہیں حالانکہ عار سے مقدس
ہو گاتیں ان میں اس صورت اور جملہ صورت درو شریف کو اگرچہ ہمیں خطاب و دعا کیوں نہ ہو
مستحب و مستحسن جانتے اور اسے متعلقین اس کا کام کرتے ہیں۔

وہیں انصاف و بیحدی کہتے ہیں کہ جتنے درو شریف عالم جناب حسین احمد دہلوی نے ان کی بات آپ
فرمائی ہے۔

حوالہ نمبر ۳: بلوغات قاصد میں ۸۸۸ بابی و بزرگ مولوی محمد اکرم دہلوی تحریر کرتے
ہیں کہ **وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** ہیئت مختصرہ و شریف ہے۔

حوالہ نمبر ۴: درو شریف کے ایک مشہور بیحدی عالم مولانا عبدالحق دہلوی "درو
شریف سے تشریح طریقی" یعنی درو شریف میں کہیں اور اس کے مؤلف پر مدعی لکھتے ہیں
میں اور میرے تمام اواخر **وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** کو بطور درو
شریف سے کہنے کے حوالہ کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ بھی فی الحقیقہ اور مختصر طریقی سے درو شریف کے
الفاظ ہیں۔

آگے ان دونوں حضرات نے حاضرہ و ماضی کو کر پڑھنے پر کام کیا اور کفر کا پلویا ایک علیحدہ
کتاب **وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** کا درو شریف ثابت ہو گیا۔

حوالہ نمبر ۵: امداد الحق میں ۳۱۹ احادیث شریفہ حصہ دوم میں ۳۹۹ حدیث امداد اللہ صابر کی
اور شمار ۴۵ ذکر کرتے ہوئے درو شریف صاحب نے کہا کہ۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ہیئت مختصرہ و شریف ہے اس میں اصل لفظ کتاب میں اصل لفظ حکام کرتے
ہیں یہ سوال معنوی ہی ہے بلکہ الحلق والاخصر۔ حالانکہ اس میں ہیئت و طرف و حرب و بد
ان میں کہ اس کے ہر ایک میں شک نہیں اس میں اصل لفظ ہیئت صاحب حاضر لکھتے ہیں۔

اقول: یعنی جس کا سوال معنوی ہی ہے و لکھتے صاحب ہر وہ اس قرب کے کشف ہونے پر ما
اخذ خطاب کر سکتا ہے۔ درو شریف کھ لے کے خطاب کا کیا اور اس کے الہ اگر اس خطاب سے تمام
ان خطبہ ہوں اس کا اتمام بخیر ہو گا۔

یعنی خطاب مولوی امجد علی نے جو ما جان کشف کیلئے حاضر مجھ کو خطاب بھی چاہا تھا ہے۔

صرف اتنا کہ اگر وہ اس میں غلطی نہ کرے تو یہ کہیں کر کے پہنچا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے۔

ان عبارات سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے:

نمبر ۱: اصولہ والسلام علیکم پر اس طرح کہ وہ بچوں کا کام ہے۔

نمبر ۲: ان میں سے کوئی بھی ایسا کوئی نہ کہتے ہوئے ہے۔

نمبر ۳: سب کے نزدیک یہ درود شریف ہے۔

نمبر ۴: اصل کلمات حاضر و باہر کو کہیں پڑھ سکتے ہیں۔

نمبر ۵: تمام ائمہ حاضر و باہر کے کہ پڑھنا چاہیں گے ان کے لئے یہ ایک نسخہ ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی کا فیصلہ آتا ہے۔

حوالہ نمبر ۶: سارے عرب و یمن میں ان کے پیروں میں ادا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

آخر میں ادا اللہ تعالیٰ کی رضا اللہ تعالیٰ کا دوسرا فیصلہ نہیں۔ شاید کہ بعض حق فیصلہ ہو۔

حاجی صاحب فیصلہ ملت مسئلہ فرماتے ہیں:

دوسری صورت یہ ہے کہ غائب کو سنانا مقصود ہو۔ تو اگر پکارنے والا اپنی سزا سے اس کی

کاروائی مشاہدہ کر رہا ہے جس کو پکار رہا ہے تو بھی جائز ہے اور اگر مشاہدہ نہیں کر رہا لیکن کہتا

ہے کہ کمال و درجہ سے اس کو غیر متعلق ماننے کی اور دوسری دلیل سے ثابت ہوتا بھی جائز ہے۔ حال

یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ امام درود شریف کو حضور اکرم ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اگر اس

انتظار سے کوئی مصلحتہ والسلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ کہے تو حلال نہیں۔

سنا کر ہم اہلسنت و جماعت عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو درود فرشتے بھی پہنچ

کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور کی توبہ بخیر کرتا ہے حضور خود جواب فرماتے ہیں۔ ہمارے دلوں یا غلوں

میں سے ثابت ہیں۔ ان کی توبہ خود علی صاحب نے ذکر کیا اور اس میں اختلاف بھی نہیں۔

یہ دوسری صورت توبہ اس حدیث سے ثابت ہے۔

مستور: درود شریف کا جواب خود نہایت فرماتے ہیں

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ

عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا وَقَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ زَوْجِي جَنِّي أَزْوَاجِهِ السَّلَامُ

اس کی روایت کتاب المستمسک، باب زيادة القبول، حدیث نمبر ۲۵۴۱، مطبوعہ مکتبہ رحمتیہ

مصر، کتاب الصحیح، باب زیارة قبر العیسیٰ علیہ السلام، ص ۵، حدیث نمبر ۱۵۳۸۰

نمبر ۷: کوئی بھی مسلمان جب بھی چاہے سلام پڑھ کر کہے تو اللہ تعالیٰ میری رویت کو صحیح کر دیتا

ہے جس کو جواب دیتا ہے۔

اور اگر اپنے صاحبزادے یا بیوی کو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی طور پر چاہے تو

وَمَا مِنْ رَجُلٍ إِلَّا وَقَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ زَوْجِي جَنِّي أَزْوَاجِهِ السَّلَامُ

الفصل فی:

توبہ اور پکار

ابو الفضل محمد اللہ تعالیٰ کی

توبہ کی اطلاع سرگودھا

درمیان المبارک ۱۴۰۷ھ، ۱۱:۳۰ بجے شب

ماخذ و مراجع

القرآن الكريم	الخصامي
كتب احاديث	نور الابواب
صحيح بخاري	اصول الشافعي
صحيح مسلم	كتب شعيرات وادعية
سنن ابن خزيمة	ذلال النور
المستدرک علی الصحیحین	فتاوی السلام وادعية خير الامم
مشکوٰۃ المصابیح	منازل النور
صحيح ابن حبان	جذاب القلوب
مسند احمد	جلال الانعام
السنن الکبریٰ للبیہقی	الصور اخی الخرفة
کنز العمال	كتب ملفوفة
معرفة الاثار و الفتن	فتاوی العبدية
كتب تفاهير	لوت القلوب
عشرة جوارى علی جلالہ	الفتن
المفسر طبرقہ	کتاب الايام
الدر المنثور	المصداق مفت مستند
درج المہمان	الصادق سلامی اولیاء اللہ
اصول حدیث	تلخیص تصانیف
علوم الحديث	نشر الطبع
ترویج التوازی	الغرائب النادرة
درجہ المظہر شرح تہذیب الفقہ	الوجہات لاصحیہ
اصول فقہ	ابو عبد اللہ بن عبد اللہ بن اریف
الترغیب والترہیب	امداد المحدثین

اذان کے بعد اور
پہلے صلوٰۃ و سلام



وَاِجْبِ مِنْكَ لِرَبِّ قِطْعِيْنٍ
وَاِسْمُكَ لَكَ تِلْكَ النَّسْفُ
خَلَقْتَ بَرَّاقِيْنَ كَلَامِ عِيْسَى
كَانَكَ فَاخْلَقْتَ كَلَامِ شَاوِ



مسار اذہوی:

ایمان کے لئے پانچ ایسے ایسے اصول ہیں جن پر ایمان قائم ہوتا ہے اور ان کے بغیر ایمان ناقص ہے۔

ایمان کے لئے پانچ ایسے ایسے اصول ہیں جن پر ایمان قائم ہوتا ہے اور ان کے بغیر ایمان ناقص ہے۔

ایمان کے لئے پانچ ایسے ایسے اصول ہیں جن پر ایمان قائم ہوتا ہے اور ان کے بغیر ایمان ناقص ہے۔

ایمان کے لئے پانچ ایسے ایسے اصول ہیں جن پر ایمان قائم ہوتا ہے اور ان کے بغیر ایمان ناقص ہے۔

بعد از اذان صلوٰۃ وسلام:

صلوٰۃ وسلام بعد از اذان قرآن مجید کا آغاز ہے اور ان کے بعد کے فقرات کے قائل ہونا ضروری ہے۔

قرآن پاک سے ثبوت:

قرآن پاک میں ہے: ﴿وَإِذْ أَوْفَيْنَاكَ نَذْرَنا أَن نُّبَدِّلَ خَلْقَکَ ۚ وَنُفَصِّلُکَ عَلَی الشَّیْءِ بِأَلْفِیْنِ مَآلِکَ ۖ وَنُحَدِّثُکَ عَنْ نَّبَاتِکَ وَالْشَّجَرِ ۚ وَنُفَصِّلُکَ عَلَی الشَّیْءِ بِأَلْفِیْنِ مَآلِکَ ۖ وَنُحَدِّثُکَ عَنْ نَّبَاتِکَ وَالْشَّجَرِ ۚ﴾ (سورہ النحل: 4)

ترجمہ: اور جب ہم نے تم کو یہ نذر دیا کہ ہم تم کو اپنے خلق سے تبدیل نہیں کریں گے اور ہم تم کو ہزار ہزار سالوں میں سے کچھ باتیں سنائیں گے اور ہم تم کو ہزار ہزار سالوں میں سے کچھ باتیں سنائیں گے۔

ترجمہ: اور جب ہم نے تم کو یہ نذر دیا کہ ہم تم کو اپنے خلق سے تبدیل نہیں کریں گے اور ہم تم کو ہزار ہزار سالوں میں سے کچھ باتیں سنائیں گے اور ہم تم کو ہزار ہزار سالوں میں سے کچھ باتیں سنائیں گے۔

تذکرہ نویس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور (ﷺ) اور میں کو فرمایا:

جب تم سونڈن کو سونو جو کہتا ہے تم بھی کو پھر ملے، وہ وہ پر دھو۔ کیونکہ جو شخص چھوڑے گا۔
بڑے عظیم اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دے، قسمیں تازہ کرے گا۔

پھر میرے لئے دیکھ کر دعا کرو (مَنْ لَقِيَ النَّفْسَ رَأَتْ هَلِيقَةُ النَّاسَةِ أَتَرَكْتَ بَيْتًا
يَعْبُدُونَ وَبَدَعَ شَيْئًا أَيْدِيَهُمْ) جو صرف ایک نئے کو خوب ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ اللہ

سبحی ہوں۔

پس جو شخص میرے لیے حیلہ کا سوال کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی

١٥٨- صحيح مسلم كتاب الصلوة باب استحباب القول مثل قول المولى: ج: ٩، ص: ١٦٨
 حديث نعيم ٨75 مطبوعة قديمي كتب خانة حسن لرحلى الكواكب المتألف: باب ما جاء في فضل النبي ﷺ ج: 2، ص: 579 حديث نعيم 3614 حسن ابن فاذر كتاب الصلوة باب: يقول إذا سمع المؤذن ج: ١، ص: 8938 حديث نعيم 523 مطبوعة مكتبة رحمانية - مشكور
 المصنف: كتاب الصلوة باب فضل الاذان واجابة المولى ج: ٩، ص: 66، 65 حديث نعيم 505
 مستند احمد بن حنبل - محمد بن عبد الله بن عمرو ج: 2، ص: 168، حديث نعيم 558
 مطبوعة مؤسسة فقه - القسوس ابن كثر ج: 3، ص: 103، مؤلفه مالك بن آدم نعيم 33
 تحت - القسوس مطبوع ج: 3، ص: 459 نشر الطب - مصنف النرحلى فريدون ص: 193 - جلاء الانعام مصنف ابن قيم جولي باب ما جاء في الصلوة على رسول الله ﷺ
 حديث نعيم 106

ہم حیران ہیں خصوصاً وہ روڈ پاک پڑھنے والے کے لئے دس رتوں اور شعلات کا۔
کہیں کی اور یہ حرام کہیں۔

۷۷۔ کیا عقل و دانش بیاورد گریست

استراض: آخر میں بڑی چالاکی سے کہیں گے۔ نہیں جانتا اب ایسے تو صرف اذان سننے والے کے لئے ہے مذکور ہونے والے کے لئے۔

سوال نمبر ۶: اس حدیث میں حضور ﷺ نے رکتوں اور شفاعت کے حوالے ہونے کی وجہ سے ایمان کی دو چیزیں لکھی ہیں:

جو بھی لمحہ پروردگار سے ہو گا تو اس پر پڑھیں، اور اس کے لئے یہی شفاعت ہے، خواہ وہ کتنے دور پہنچے ہو۔ (قرآن ان کا جواب صرف سننے والے کے لئے ہے اور دور دوروں والوں کے لئے نہیں۔)

جواب نمبر 2: اسی کی مثل حضور ﷺ کا فرمان دیکھیں۔ قرآن مجید میں جب ولا الضالین کے الفاظ آتے ہیں کہ۔

اصحاح بخارى، كتاب الاذان، باب شهر المأثور بالثامن، ج 1، ص: 108، حديث رقم (74)، مطبوعه الميمنية، كتيبه عمارة

لہذا ہر یہ تعلیم صرف مقتدریوں کو ہے مگر شامل الام کو بھی ہے۔

(هناك كتاب الصلاة، باب صلاة الصلوة، ج 1، ص 105 مطبعه دار الكتب و المطابع)

جواب نمبر 3: اگر یہ صلوات صرف شیخو اے کے لئے ہے تو مجروحہ بھی اسی کے لئے ہوگی مالا کا رونا دونوں کے لئے ہے تو ایسے ہی مرد و شریف بھی دونوں کے لئے ہوگا۔

جواب نمبر ۴:- چلو اگر ہماری بات نہیں مانتے تو کم از کم اس قیم جہزی کی ہی مانو۔ جو کہ (الاتفاق حدت) شیخ سعدی کے اور استاد آپ کے امام اسن جیسے کے شاگرد ہیں وہ کہتے ہیں۔

”لیکن چپ الٹا جو ہے اور ان کے سوا اور جو ہے وہ روکا واپس ہوتا ہے اور اس شخص پر ثابت ہو گیا جس کے سامنے ذکر مبارک ہو تو غور و فکر کرنے والے پر جو چپ الٹی ٹھہرا۔“

جیسے سجدہ تلاوت، سامع پر یعنی جس طرح تلاوت سننے والے پر مجبوراً لازم ہوگا تو اسی طرح

پڑھنے والے پر بھی حدود لازم ہوگا۔

وجہ اول: انتہام فی فعل الصلاۃ والسلام علی محمد وعلیٰ آلہ السلام (الرب العالمین)
الموطن الحجازی عشر: عند ذکرہ ص: ۶۹ مطبوعہ حافظ کتب خانہ
میں لکھا ہوا ہے کہ جب الزمان بنے والا درود اور دعا پڑھے گا تو اذان پڑھنے والا بطریق
اولیٰ پڑھے گا۔

جواب نمبر 5: آجے آخر میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ماضی قرآن سے ثابت
کریں کہ ہم الزمان پڑھنے والا اور پڑھنے والے دونوں کے لئے ہے۔

حدیث 3: حضرت رسول ﷺ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر
میں کسی شخص کی خدمت میں پہنچا ہوں تو پڑھوں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ الْمُتَّقِدُ الْمُفْرَقُ** خدا کی
توفیق الیقینہ کہ قرآن کے لئے میری قضاوت واجب ہوگی۔

(مسند احمد بن حنبل، کتاب مسند الشافعیین، ج: 4، ص: 108، حدیث نمبر
17032، مطبوعہ موسسہ قرطہ - المجموع الاوسط، ج: 3، ص: 321، حدیث نمبر
3285 مطبوعہ دار الحرمین - مسند الزیلا، ج: 4، ص: 108، حدیث نمبر
2315، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ولسلوا
ج: 1، ص: 88، حدیث نمبر 874)

اب دیکھیں کیا صاف قرآن میں ہے کہ جو بھی درود پڑھ کر پڑھنا چاہے؟
اب بھی اگر کوئی نہ مانے تو ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں۔

ہمارا کام کہہ دینا، سنا دینا + بتا دینا
کوئی مانے نہ مانے، جانے غنیمت جس کا بھی چاہے

کتاب فقہ سے نبوت

آجے! آپ کو قرآنی کتابوں کی سرکرا نہیں

یا شاید کے لئے باتیں تیرے دل میں میری بات

حق لکھا کی کھڑک کتاب "توہ الا یضار" کی شرح "مرآۃ الخلائق" کی عبارت ہے:
والله (ذخا) الضحیٰ والمؤدین (والقین) یقلصونہ علی النبی ﷺ فلیتقلب الاجانبہ
الزمانہ۔ (مؤدین کا جواب دینے کے بعد) اذان کا جواب دینے والا اور مؤدین دونوں درود
الرب کے بعد ملے گا اور دعا کریں۔

مکتبہ طحاوی علی مرآۃ الخلائق، باب الاذان، ص: ۶۵ مطبوعہ المکتبہ
الاسلامیہ، ص: ۶۵، باب الاذان، ص: ۶۵، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، قاضی
السلیمان، بعد الاذان، ج: 1، ص: 429)

آجے! حدیث اور فقہ کے ثبوت کے بعد بھی اگر کوئی منکر ہو تو وہ اپنی حاجت کا فیصلہ خود کرے۔

آخری سوال: کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ منکر حضور ﷺ کے بعد شروع ہوئی۔

جواب: حق کہتے ہیں کہ نقل و حمل ہلکا۔ (نقل کے لئے محض چاہیے) جب قرآن وحدیث اور
اس سے ثابت ہے تو ہلاکوں کیہ متکا ہے کہ یہ بعد میں شروع ہوئی؟ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صحابہ
اور تابعین، تبع تابعین، محدثین اور ائمہ اربعہ میں نقل و حرکت ہوں۔ بلکہ صرف اپنی کتابوں میں لکھ
دیتے رہے تاکہ قضا مؤدین الثامن بالبر وکسوف القہم کے تحت نہیں آئے؟

یہ ہے بے ادبوں کی فتنہ کہ جس سے تمام امت قرآن کی وحیہ جدید کی مستحق ہو
گی۔ فہو فی اللہ من ذالک۔

بلکہ کتابوں میں صرف یہ لکھا ہے کہ نہ دینا پڑھ کر کہ ان کے بعد ادا سے مسلمہ اسلام
میں شروع ہوئی۔

تجب ہے کہ خود بخود یا جو کہ کتاب کے زمانے تک نہ گئے وہ تو بیخ اور عوام نہ رہیں گے۔
ان پر نہ کر اذان پڑھنا منع اگر کسی نے صرف صلہ و سلام۔

ای لے اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان ؒ ظل بریلوی مدنی بارہ نے فرمایا کہ
ذکر و کے فعل کا لے نفس کا بخیر یاں نہ ہے
پھر کہے مروت کہ ہوئی امت رسول اللہ کی

بدعت کی تحقیق:

بدعت کہا تو اس سے مراد ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بدعت کا لفظ عمل منافی پر بھی لایا
ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کی بارہ راتیں عبادت دیکھ کر فرمایا: **مَنْ عَمِلَ بِهِنَّ**
هَذِهِ شُرُوحٌ یہ عبادت تو اس طرح بہترین بدعت ہے۔

مولانا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ فی رمضان، باب ما جاء فی قیام رمضان، ص ۱۱
مطبوعہ لدیمی کتب خانہ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب قیام شہر رمضان
ج ۱، ص ۱۱۷، حدیث نمبر ۱۲۵۵ مطبوعہ ۳۲

بلکہ فرض کفایہ پر بھی بدعت کا لفظ لایا گیا ہے۔

نیکس نور اللہ اور اس پر فرمایا: **وَتَحْلِلُكَ صَلَوةُ الْخَلِیْفَةِ عَلَیْ طَبَقَتِهَا هَذِهِ** ترہیں
نہ نماز پڑھاؤ اور اپنی ذات کے بعد میں بدعت ہے۔

۱) کیا نماز پڑھاؤ بھی حرام دیکھ ہو جائے گی؟ کاش کہ کوئی صاحب زور و بار و پوتی
جاری کر دیتا کہ چونکہ نماز پڑھاؤ بھی لفظ بدعت آیا ہے لہذا یہ بھی حرام ہے۔ تو آپ ان کو
سے بھی نجات پا جاتے۔

سوال: اس سے اذان میں اضافہ کرنا لازم آیا ہے۔

جواب: سبحان اللہ!

تجب ہے کہ خود بخود یا جو کہ کتاب کے زمانے تک نہ گئے وہ تو بیخ اور عوام نہ رہیں گے۔
ان پر نہ کر اذان پڑھنا منع اگر کسی نے صرف صلہ و سلام۔

ای لے اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان ؒ ظل بریلوی مدنی بارہ نے فرمایا کہ
ذکر و کے فعل کا لے نفس کا بخیر یاں نہ ہے
پھر کہے مروت کہ ہوئی امت رسول اللہ کی

ایک اور حربہ:

سوال: آج تک کوئی بھی نہیں پڑھا تھا؟

جواب نمبر ۱: اگر کوئی حدیث پر عمل نہ کرے تو اس سے شرعی ممانعت ثابت ہو جائے گی؟

جواب نمبر ۲: ضرر پڑھتے تھے مگر چونکہ وہی آواز سے نہیں تھا آپ کہے کہ پڑھتے
راکس تھے۔ اپنی جگہ کے قصور و شریعت کا حکم نہ تھا۔

سوال: پھر یا عرض اواز شروع میں کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: قرآن پاک کے عموم اور حدیث نمبر ۱۔

پہنچنا: آخر میں تمام باتیں کو پہنچ ہے کہ کسی ایک آیت یا حدیث یا فقہی عبارت سے
امانت صریح نہ کھائی۔

﴿وَمَا تَوْفِیْقُنِیْ اِلَّا بِالْحَقِّ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ﴾

اور: **اَلَمْ یَكُنْ لَکُمْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ** کیا اللہ کے علاوہ
اور اس کے: **اَلَا یَعْلَمُ سِرُّکُمْ** کیا اس کے ہر بات میں راقم کا مفصل رمان کیا اور
نہ صرف ادا کیا ہے؟" سبب کہ پھر عام پڑا چکا ہے۔

ماخذ و مراجع

القرآن الکریم	مشکوۃ المصابیح
نشر الطیب	مسند البزار
تفسیر ابن کثیر	جلاء الافہام
تفسیر مظہری	الہدایہ
صحیح بخاری	التوضیح والعلوم
صحیح مسلم	نور الانوار
متن ترمذی	اصول الشافعی
سنن ابی داؤد	حاشیہ طحطاوی
موطا امام مالک	رد المحتار
المستدرک علی الصحیحین	مسند احمد بن حنبل
مسند البزار	المعجم الاوسط



اذان و تکبیر کے فضائل و مسائل



فضائل اذان

زمان رسول ﷺ:

حدیث نمبر 1: مؤذن قیامت کے دن پندرہ گروں (یعنی زیادہ امیدواروں کو آپ یا آپ کے

صحابہ مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب فضل الاذان و ضرب الشیطان عنہ سماعة، ج: 1، ص: 147، حدیث نمبر: 387 قلمی کتب خانہ)

حدیث نمبر 2: اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صبح اذان میں کیا ثواب ہے اور پھر بھی اذان کو صبح نہ پڑھتے تو قرآن کریم ضرور سوچ حاصل کرتے۔

صحیح بخاری، کتاب الاذان باب الاستماع فی الاذان، ج: 1، ص: 86 مطبوعہ قلمی کتب خانہ۔
صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب تسبیح الصلوة، ج: 1، ص: 182 مطبوعہ قلمی کتب خانہ۔
(ابو، صوفی امام مالک)

حدیث نمبر 3: جو شخص سات سال تک صبح اذان کیلئے اذان کہے اس کے لئے جہنم سے انکساری پائی ہے۔

ابن ابی ماجہ، ابواب الاذان، باب فضل الاذان و ثواب المؤذن، ص: 53، حدیث نمبر: 727
القلمی کتب خانہ۔ جامع ترمذی، ابواب الصلوٰۃ باب فضل الاذان، ج: 1، ص: 150، حدیث نمبر: 296 مکتبہ رحمانیہ)

حدیث نمبر 4: اسے اللہ مؤمن کی بخشش فرما۔

جامع ترمذی، ابواب الصلوٰۃ باب الاذان، ج: 1، ص: 151، حدیث نمبر: 207
حدیث نمبر 5: مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور ہر ایک جو جس نے اس کی آواز سنی اس کی بخشش گواہی دے گی۔

ابن ابی ماجہ، ابواب الاذان، باب فضل الاذان، ص: 53، حدیث نمبر: 724، قلمی کتب خانہ

144

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



حدیث نمبر 6: ملائک ثواب مومن اس شیعہ کی ہیں جو کہ خونِ شہادت چھڑے اور جب مرے گا تو اس کے جسم میں کپڑے نہ پہنیں گے۔

(المعجم الکبیر، ج 12، ص 322، حلیت نمبر 13554، جزو احیاء الممرات)

فرمانِ تابیہی: رحمۃ اللہ علیہ

سید بن سنیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص دھلک میں اذان کہہ کر اذان دے گا تو اس کے چپے پھاڑوں کے برابر فرشتہ نماز پڑھیں گے۔

(موطا امام مالک، کتاب الصلوٰۃ، باب الشہادۃ فی السفر، ص 58، قدیمی کتب خانہ)

مسائل اذان

قبل از وقت اذان نہ کی جائے:

حدیث نمبر 1:

حضور ﷺ ایک سفر میں تھے۔ موزن نے (تبرکی) اذان کہنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ فرمایا: غلطی کرو۔ پھر ارادہ کیا تو پھر بھی فرمایا: پھر ارادہ کرتے پڑھی ہیں ارشاد ہوا: اسی کشتی میں سایان کے دو لڑکے ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: بھگت گئی کی شدت جہنم کا سامن ہے۔

(اصحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للصلوٰۃ، ص 87، ج 1، ص 88، حلیت نمبر 603، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر 2:

آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: ابھی طرح صبح ہوا ہے۔ تو اذان نہ کہو۔

(اصحیح فی دلاء، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان قبل دخول الوقت، ج 1، ص 90، حلیت نمبر 336، مکتبہ رحمانیہ)

حدیث نمبر 3:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضور سے پہلے اذان کہہ دی تو آپ ﷺ نے لوہے کا ٹکڑا مارا۔

(اصحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان، ص 87، ج 1، ص 88، حلیت نمبر 603، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اگر بلا اذان کر دے گا کہ میں ہو گیا تھا۔

(اصحیح فی دلاء، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان قبل دخول الوقت، ج 1، ص 90، حلیت نمبر 532، مکتبہ رحمانیہ)

کتب فقہ میں ہے اذان قبل از وقت نہ کی جائے اور اگر کہہ دی گئی تو پھر وقت میں پڑائی جائے۔ (الہدایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، ج 1، ص 90، مکتبہ رحمانیہ۔ الطبیعی و الصانع، کتاب الصلوٰۃ، باب بیان وقت الاذان، ج 2، ص 115، الدار المصنوع، باب الاذان، بہار شریعت، باب الاذان، مسئلہ نمبر 9، ص 665، مکتبہ المدینہ)

بے وضو اذان نہ کر دے

حدیث نمبر 4: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے وضو اذان نہ کی جائے۔

(اصحیح فی دلاء، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، ج 1، ص 90، حلیت نمبر 140، ص 200)

حدیث نمبر 5: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اذان کہنے) وضو کی اور سنت ہے۔

(اصحیح بخاری، کتاب الاذان، باب قبل یصلح الموضوۃ، ج 1، ص 88)

اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ بغیر وضو اذان نہ کر دے۔

(الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان، ج 2، ص 75، الموعظ، بطور شریعت مسئلہ نمبر 10)

اذان تک آدھی کہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر آدمی اذان کہے

(سنن ابن ماجہ، باب الاذان، کتاب فضل الاذان، ص 53، حلیت نمبر 590)

مستحب ہے کہ سنت کو جائے والا موقوف ہو۔

(الفتاویٰ الہندیہ، ج 1، ص 53، بہار شریعت، مسئلہ نمبر 19)

دراجمی منٹے آدمی کی اذان نہ کر دے

اگر پیش رو عید یا شہت بھر سے کہہ دے والا ہے تو قاضی ہے اور اس وجہ سے اس کی اذان

درود ہوگی۔ لہذا کسی عید یا شہت میں سے کہہ دے والا اذان کا قاضی (قاری) اور عید یا شہت میں سے کہہ دے والا

(اصحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان، ص 87، ج 1، ص 88، حلیت نمبر 603، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر 4: حضرت زبیرؓ نے آپ ﷺ کو سونے پا کر "اللہم عتبر فی النہم" کہا تو آپ ﷺ نے اس کا اذان میں داخل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر وہ کیلے داخل ہوئے۔

(اصول فی المربع للشافعی: 718، وصیغہ فی المصنف و الصانع، ج: 2، ص: 10) بیان کلیۃ الاذان

ہر اذان مسجد سے پڑھنی جائے

حدیث نمبر 1: حضرت زبیرؓ نے قبیلہ ثعلبہ کی ایک عورت کے مکان پر پہنچی اذان کہتے تھے جو مکان مسجد کے آس پاس کے مکانوں میں سب سے اونچا تھا۔

(سنن ابی داؤد، باب الاذان فوق المنار، ج: 1، ص: 88، حدیث نمبر: 519، مطبوعہ دار السنۃ، 104، 103، حاشیہ کاغذی علی مرقیہ، مؤلف امام مالک رحمہ اللہ، ص: 38)

حدیث نمبر 2: جس کی پہلی اذان غریبہ طبر کے پادریوں کے ساتھ پڑھائی گئی۔ (صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الاذان يوم الجمعة، ج: 1، ص: 124، حدیث نمبر: 170)

کتب فقہ کے حوالہ جات

اذان یا تو مختار ہو سکتی ہے یا مسجد سے پڑھنی چاہئے۔ مسجد میں نہ کی جائے۔

(المصنفون للحنبلۃ، باب الثاني في الاذان، الفصل الثاني، ج: 1، ص: 35، حاشی، ج: 1، ص: 259، انواع بزرگ اللہ، ص: 175)

مسجد میں اذان بکرو ہے۔

مسجد میں اذان بکرو ہے مگر اگر وہاں ایسا نہ ہو تو نماز مسجد (یعنی مسجد سے باہر کی جگہ)

اذان پڑھنا چاہئے۔

(اصول فقہی، ص: 107، فتح القمیر)

اذان یا تو شریعت میں ہوتا ہے یا مسجد سے باہر۔

(تہذیب، ص: 362)

کتب فقہ کے حوالہ جات

بجہر کی دوسری اذان حضور ﷺ جب حجرہ پر تشریف لے گئے تو زبیرؓ مسجد کے سامنے پہنچا اور اذان پڑھنے لگے۔ ایسے ہی دوسری اذان پڑھنے والے ہر ایک کے سامنے۔

(التفسیر الکبیر، صیغۃ الجمعة، آیت: 19)

اذان سنتہ والا جو آپ دے:

حدیث نمبر 1: حضور ﷺ نے فرمایا، جب تم اذان سنو اس کی مثل کو جو تم کوئی کہتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما یقول اذا صبح العشاء، ج: 1، ص: 85، حدیث نمبر: 519)

اذان بخاری، ج: 1، ص: 85، مسلم، ج: 1، ص: 165، ابن ماجہ، ص: 52، حاشیہ امام مالک

دار، ص: 38، دار، ص: 17، ابو داؤد، ص: 77، حاشیہ امام محمد، ص: 82، مسند، ص: 64)

حدیث نمبر 2: حضور ﷺ نے فرمایا، ایسے ہی پڑھا۔

(ابن ماجہ، ص: 53، مسند، ص: 204، مسند امام اعظم، ج: 1، ص: 83)

حدیث نمبر 3: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تم پر غلبہ کیا ہے

یا میرے تو آپ نے فرمایا، جیسے وہ کہے، یہ تو بھی کہ جب تاریخ ہو تو سوال کرتے ہو وہ

پاؤں لگے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاذان، باب ما یقول اذا صبح الاذان، ج: 1، ص: 85، حدیث نمبر: 524)

حدیث نمبر 4:

حضرت زبیرؓ نے اذان کی۔ جب تاریخ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اذان

پڑھو، لیکن ان وقت سے کہے وہ مسجد میں داخل ہوگا۔

(سنن نسائی، کتاب الاذان، باب اوقات الذک، ج: 1، ص: 109، حدیث نمبر: 574)

المصنفون علی الصحیحین، کتاب الصلوۃ، باب الصلوات الخمس، ج: 1، ص: 321، حدیث

نمبر: 125)

شہادتین کے وقت فضیلت والے کلمات

حدیث شریف:

عنہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سننے کے وقت کہا۔

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَحَسْبُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْحَقِّ نَبِيًّا"

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

(متن ابن ماجہ، ابواب الاذان باب ما یقال الا لئن المؤذن یسئ: 53، حدیث نمبر: 724 ولفظ لغہ، مسلم ج 1 ص 167، مسند مشکوٰۃ ج 1 ص 203، مسند مؤلف ج 1 ص 19، سنن دارقطنی ج 1 ص 78، مشکوٰۃ ص 85)

حَسْبُ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَسْبُ عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت کلمات

حدیث نمبر 1: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

(بخاری ص 86 ج 1)

حدیث نمبر 2: جو باقی اذان کی طرح اذان اور حَسْبُ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَسْبُ عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسلم ص 167 ج 1، ابوداؤد ص 78 ج 1، مشکوٰۃ المصابیح ص 85)

حدیث نمبر 3: نبی ﷺ جب مؤذن کی اذان سننے کو اس کی عمل کرتے یہاں تک کہ حَسْبُ عَلَى الصَّلَاةِ یعنی حَسْبُ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے ہیں تو آپ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ فرماتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث ابی داؤد ج 1 ص 19، حدیث نمبر: 23971۔ شرح معانی الآثار، باب ما یصحح للرجل ان یقول ما یتبع الاذان)

حدیث نمبر 4: حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا نے اذان کے جواب میں پوری اذان کی اور حَسْبُ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَسْبُ عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ آخر تک کہا۔

عنہا: صحابہ الاذان، صحابہ القول للشد یفسد ان اقبل المؤذن من علی الصلوة، ج: 1، ص: 108، حدیث نمبر: 577)

اے پیغمبر کرآسمانوں پر نہ کہ:

حدیث شریف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے پاس بیٹھ کر مؤذن کے اذکار اذہنہم فحسبوا مؤذن اللہ کو پڑھانے والوں انگوٹھوں کے آئینے کے بعد انگوٹھوں کے آئینے اور کہا اذہنہم فحسبوا عبدہ ورسولہ وحبیبہ باللہ ربنا و بالاسلام دیننا و بحسبہ نبی، تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اس طرح کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہو گی۔

(المصنفات الحدیث للشیخ ابو سعید، حدیث نمبر: 1021)

لہذا وہی ص 111 پر علامہ رحمہ اللہ کی کہتے ہیں کہ اس قسم کی روایت ہم نقل نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اسے اسناد علی کاہری نے موطوعات کبیر میں بحوالہ فردوسی روایت کو نقل کیا اور پھر اس پر لکھا کہ اسے اس کا مرفوع ہونا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، اس پر عمل کافی ہے۔

(الاسرار المرفوعہ، ص 213، حدیث نمبر: 829، دار فکب طبع)

اور مستحب ہے کہ نبی و ائمہ اشہدان محمد رسول اللہ شہادۃ علیک یا رسول اللہ ہے۔ اور دہرایا جیسے کہ: قُرْآنَ عِسیٰ یٰح یا رسول اللہ اور پھر کہے:

اللَّهُمَّ یٰقِیْنِیْ بِالشَّعْرِ وَالْخِیَرِ وَتِلْکَ اَنْفُسُ الْغُفُورِیْنَ کے آئینے انگوٹھوں پر رکھتے کے بعد۔

(رد المحتار، باب الاذان، مطلب فی کبر اذکار الجماعة، ج: 2، ص: 84، بحوالہ

اموالیہ، فہرستہ ج 1 ص 156، مطبوعہ ص 111، بیروت، مسعودی ص 34، انوار المطر

مطروحات، مخدوم جہاں گشت ج 1 ص 304، بہار شریعت، باب الاذان مسئلہ نمبر: 84،

تیسرے روح المعانی، اب 22 ص 228)

بیر صلوٰۃ بھی اور سیدہ رضی اللہ عنہا نے قوت القلوب، وغیرہ سے کئی روایات نقل کیں۔

سوال: امام دارقطنی نے اذکار اذہنہم میں لکھا کہ یہ حدیث مرفوعہ بھی نہیں۔ نیز

شرح بیان میں لکھا ہے کہ جنوں کا پتہ نہ اور پھر انھوں پر دیکھا مگر وہ ہے کہ نہ گئی گا۔
میں آیا۔

جواب: حضرت علامہ سناہیل حق علیہ الرحمۃ اسی گمیر کے اسی مقام میں ہیں۔
میں 229 پر اس سوال کا جواب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ علماء سے حدیث شریفہ کی روایت
کرنا علمی بات میں ثابت ہے۔

لہذا اگر حدیث مذکورہ مرفوعہ صحیح نہ ہو اس سے ترک عمل لازم نہیں ہے اور حدیث
نے اس کو مستحب کہہ کر بالکل صحیح ٹھیک کیا۔ اور ہمارے لئے قواعد میں کثرت و تکرار کا کوئی حکم نہیں
ہو گا کی ہے۔ انھیں بالحدیث

میں کہتا ہوں اس لئے حدیث کے مرفوعہ صحیح نہ ہونے سے ترک عمل لازم نہیں آتا۔
کے بعد صحیح بخاری، حسن القدادہ، مسند البیہ، معنیف بن مرقا، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابی داؤد،
بے جن میں سے ہر ایک قسم سے فضائل اور کمالات میں بلکہ فرقہ و فتنہ کی نفی ثابت ہوتے ہیں۔
(ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شاہ عبدالرحمن دہلوی، عقائد مسلم علماء عرب، جامعہ اسلامیہ، دارالعلوم
دہلی، طبع 1340ھ)

تفصیل کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ رحمۃ اللہ علیہ کا بحوالہ مضبوط العین فی حقائق
الایمانین لخواجہ و صدیقہ رحمۃ اللہ علیہ ص 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000

اذان سننے والا درود شریف پڑھ کر دعا کرے

حدیث شریف: حضور ﷺ نے فرمایا، جب تم موزن کو اذان کہتے ہو تو اسے سنانا شروع کر دو
اسی کی مثل کہ ہر گز پڑھ کر درود شریف پڑھو، کیونکہ جو بھی تم پڑھ کر پڑھو گا اللہ تعالیٰ اسے
پر 10 رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر میرے لئے (مقام) کو بیٹھ کر دعا کرو۔ (صحیح مسلم، ج 1، ص 106)
مقام ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ایک ہی بندے کو ملے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ میں 10 رحمتیں

میں نے سنا ہے کہ یہاں تک کہ اس کے لئے میری شفاعت طالع ہو جائے گی۔

ابن تیمیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول حال قول المؤذن، ج 1، ص 166، حدیث
ابن عمر، صحیح مسلم، باب استحباب قول المؤذن، ج 2، ص 679، حدیث ابن عمر
ابن عمر، ص 680، حدیث ابن عمر، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 7
ابن عمر، ص 523، مشکوٰۃ، ص 64، ابن کثیر، ج 3، ص 33، شرح الطحاوی، ص 153
ابن عمر، ص 458، شامی، ج 1، ص 267

ابن عمر، ص 458، شامی، ج 1، ص 267

موزن درود شریف پڑھ کر دعا کرے

ابن تیمیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 166، حدیث
ابن عمر، صحیح مسلم، باب استحباب قول المؤذن، ج 2، ص 679، حدیث ابن عمر
ابن عمر، ص 680، حدیث ابن عمر، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 7
ابن عمر، ص 523، مشکوٰۃ، ص 64، ابن کثیر، ج 3، ص 33، شرح الطحاوی، ص 153
ابن عمر، ص 458، شامی، ج 1، ص 267

موزن اور ہر سننے والا مرد و عورت اذان
کے بعد دعا کرے

ابن تیمیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 166، حدیث
ابن عمر، صحیح مسلم، باب استحباب قول المؤذن، ج 2، ص 679، حدیث ابن عمر
ابن عمر، ص 680، حدیث ابن عمر، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 7
ابن عمر، ص 523، مشکوٰۃ، ص 64، ابن کثیر، ج 3، ص 33، شرح الطحاوی، ص 153
ابن عمر، ص 458، شامی، ج 1، ص 267

ابن تیمیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 166، حدیث
ابن عمر، صحیح مسلم، باب استحباب قول المؤذن، ج 2، ص 679، حدیث ابن عمر
ابن عمر، ص 680، حدیث ابن عمر، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 7
ابن عمر، ص 523، مشکوٰۃ، ص 64، ابن کثیر، ج 3، ص 33، شرح الطحاوی، ص 153
ابن عمر، ص 458، شامی، ج 1، ص 267

ابن تیمیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 166، حدیث
ابن عمر، صحیح مسلم، باب استحباب قول المؤذن، ج 2، ص 679، حدیث ابن عمر
ابن عمر، ص 680، حدیث ابن عمر، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 7
ابن عمر، ص 523، مشکوٰۃ، ص 64، ابن کثیر، ج 3، ص 33، شرح الطحاوی، ص 153
ابن عمر، ص 458، شامی، ج 1، ص 267

ابن تیمیہ، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 166، حدیث
ابن عمر، صحیح مسلم، باب استحباب قول المؤذن، ج 2، ص 679، حدیث ابن عمر
ابن عمر، ص 680، حدیث ابن عمر، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب قول المؤذن، ج 1، ص 7
ابن عمر، ص 523، مشکوٰۃ، ص 64، ابن کثیر، ج 3، ص 33، شرح الطحاوی، ص 153
ابن عمر، ص 458، شامی، ج 1، ص 267

المجلد الثامن، كتابه (الصلوات) باب ما يقول (3) سبع الألف، ج 1، ص 28، حديث رقم 228.

تکلیف بر پادشاه کریم

المصحح بخاري، كتاب الاذان باب متى يقوم الناس اذ اذوا الاسلام، ج ١، ص ٨٤٤، حديث رقم

حدیث نمبر 2: معصومہ علیہ السلام کو ۲۶ سال

(تصحیح مسلم - کتاب المساجد، باب فی شئوم الثیاب، ج: ۱، ص: ۲۲۱، حدیث نمبر: ۱۴۰۰)

کچھ عرصے کے بعد وہ پہلے ویلجے پہنچے اور پھر حرم کے کمرے اور پانی لوگ بعد میں دیکھے کہ

فی علی الصلوة سے پہلے کھڑے نہ ہوں (یعنی اگر کلام پہلے سے موجود ہے۔)

مجلس شورای اسلامی

$$-CH_2-CH_2-CH_2-CH_2-CH_2-CH_2-CH_2-CH_2-$$

عن الكرمي الميموني، صاحب المصنفات، عن (عمادته) وغيره قبل فراغ المؤلف

25: 145، تحقيق المير 8762 دار الكتب العلمية (

الاعيان لم ياكلوا من ثمره حتى ياتي على الصلوة كما ذكرنا في اوله.

اب (مکتبہ) خدی علی الصلوٰۃ کی کتاب اور دعوت کفری ہو

$$r = \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_0^{\infty} \frac{e^{-t}}{1+t} dt$$

۴۱) وقت تک کھڑے ہوں، یہ تک مضحکہ خیز، خنی علی العظمۃ تک نہ پہنچا رہے

تتبع في كتابه الثاني في كلمات الأديان ج 1، هي 57 سورتي كتب خلال

وما علينا الى البلاغ المبين

ابو الفضل محمد بن عبد الله بن محمد بن أبي بكر

ماخذ و مراجع

تفسیر مظهری	رد المحتار
صحیح بخاری	نور الابصار
صحیح مسلم	طحطاوی
جامع ترمذی	الهدایه
سنن ابی داؤد	لمن القلیوب
سنن نسائی	و قلیه
سنن ابن ماجه	شامی
المستدرک علی الصحیحین	الدور المختار
موطأ امام مالک	فتاویٰ ہندیہ
المعجم الکبیر	مجمع الانهر
مسند احمد	جلام الافہام
السنن الکبریٰ للبیہقی	بہار شریعت
المعجم الکبیر	فتاویٰ نوربہ
المقاصد الحسنہ للسخاوی	بہشتی زیور
الاسرار المرفوعہ	نشر الطیب

دعا بعد از نماز جنازہ
کاشبوت



بسم الله الرحمن الرحيم

تصدیق

نَعْمَلَهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت

بڑے وثوق سے تصدیق کی جاتی ہے

حضرت علامہ ابوالفضل مولانا محمد القدوت صاحب سیالوی روضہ

لے سکا دعا بعد الجنازہ

کے بعد نماز کو پانچ قلم سے حرمت داخل فرمایا ہے۔

لِجَزَاءِ اللَّهِ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

المُصَدِّقِ

عبد الہامی مفتی محمد رفیع مہاروی تھانہ

ڈالہا جامعہ عربیہ و اسلامیہ عالمگیری (رجسٹرڈ ایم ای)



ہمارا دعویٰ: نماز جنازہ کے بعد دعا قرآن پاک، حدیث شریف، فعل صحابہ رضی اللہ عنہم اور روایات علیہ سے ثابت ہے۔ قرآن پاک کی کسی ایک آیت کے پھوٹنے سے چھوٹے ٹکڑے، کسی حدیث صحیحہ کے ایک فقرہ، بلکہ ایک لفظ سے کسی صحابی کے قول و فعل اور کسی اہل سنت عالم کے قول سے اس کی مماثلت ثابت نہیں۔

اور اگر ان کی کسی مہارت میں مماثلت ہے تو وہ معتزل کی طرف سے اہل سنت کی کتابوں میں و اس کی کتابی ہے۔ یا کم از کم وہ (مہارت) قرآن و حدیث اہل صحابہ کے تصادم و خلاف ہونے کی وجہ سے مردود یا قرآن و حدیث و روایات معتبرہ کے منہور ہو کر محمول لا ھکھ ہو!

قرآن کریم سے استدلال

آیت نمبر 1: قرآن پاک پارہ 22 رکوع 18 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ قُلُوبُكُمْ وَأَعْيُنُكُمْ أَلْفَسَتْ لَكُمْ﴾

ترجمہ: تمہارے دلوں نے تمہارے دماغ کی گرد میں چھارہ دی رکھ لی ہے۔ ﴿قُلُوبُكُمْ﴾ اس کی یہ آیت مطلق ہے۔ یعنی اس میں کسی وقت، جگہ و مقام کی تخصیص نہیں۔ اور جب تک کسی آیت یا حدیث صحیحہ کے کسی وقت، جگہ یا مقام کی مماثلت ثابت نہ ہو اس وقت تک کسی وقت، جگہ، میں دعا کا صحیح کرنا قرآن پاک پر زیادتی ہے۔ جو ممنوع ہے۔ بلکہ ایک آدمی حدیث سے کسی مماثلت ثابت نہ ہوگی وہ ایک شکار یا مستحق توبہ۔

دعویٰ الشافعی، البحث الاول فی کتاب اللہ، الفصل فی المطلق والمقید ص: 252 مطبوعہ

مکتبہ الشریعہ۔ انوار التواضع بحث عموم التواضع لاخص۔ 79 مطبوعہ بیچ الہیہ مدینہ منورہ۔
تفسیر۔ التواضع والتواضع القسم الاول فی الاذلة الشریعة علی کل اولی الامر ان یصلح حاله
السلطان والعقیدۃ الخ۔ ص 118 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ

آیت نمبر 2: قرآن پاک پارہ نمبر 2 کو 7 نمبر کرمان پاری ہے۔

﴿ اٰیٰتِ ذٰلِكَ الْفٰحِشَ الَّذِیْ لَا تَجٰزِیْہُ

ترجمہ: جس بھی مجھے کوئی پڑے اس کی دعا قبول کرنا ہوں۔

اس آیت کے بعد میں واضح طور پر ذکر فرمایا کہ جس وقت اور جب بھی اخیر کسی پابندی
کے ساتھ دعا کرو میں قبول کرتا ہوں۔

غور فرمائیے!! اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اپنا دست اور ہم پر بھی کسی قرآنی دلیل اور حدیث کے اس کو
مخبر کریں۔ کیا یہ درست ہوگا؟

یا خود ہی کہیں مگر ہم کہیں سے تو گھر ہوگا

احادیث سے ثابت ہے کہ بعض صحابہ نے سوال ہی یہ کیا تھا کہ ہم کس وقت دعا قبول
کرتے دعا کریں تو جواب میں سن کر کہ بالا آیت اتری۔

(تفسیر ابو حنیفہ، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 194)

آیت نمبر 3: قرآن پاک پارہ نمبر 30 کو 7 نمبر 19 کرمان پاری ہے۔

﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴾

ترجمہ: ہمیں جب آپ فارغ ہوں تو محبت سے دعا کریں۔

حضرت عائشہؓ کے بیٹا زاد بھائی عمر الاسدؓ مفسر قرآن مدینہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے اس آیت کی تفسیر ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلٰوَتِكَ فَانصَبْ فِی الدُّعَا ﴾

ترجمہ: پس آپ دعا پڑھنے کے بعد فارغ ہوں تو دعا میں محبت کو پیش کریں۔

اور محبت سے دعا کرتے ہیں

کیسے دعا پڑھنا ہے

خاندان نبوت کی تفسیر

جس میں مطلق فرمایا کرنا اس سے فارغ ہونے ہی دعا میں محبت کرنا وہ آپ کی فرض کی تہ
ہے نہ نفل کی، نہ سنت، واجب کی بلکہ یہ الفاظ تو ہر گز کو شامل ہیں جس میں قرار ہوتا بھی داخل
ہے۔ مزید مستحق تفسیر کے کمالہ جاوے۔

تفسیر مدارک: ﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلٰوَتِكَ فَانصَبْ فِی الدُّعَا ﴾

(مدارک العبدی و حلقہ الدار الیہ للسلطان ص 447)

تفسیر جلالین: ﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلٰوَتِكَ فَانصَبْ ﴾ (انصَبْ فِی الدُّعَا)

(تفسیر جلالین ص 502 - تفسیر صحیح بخاری)

تفسیر روح البیان: حضرت آلہ اور صحابہؓ ہی انہما سے مروی ہے: ﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ
مِنْ صَلٰوَتِكَ فَانصَبْ فِی الدُّعَا ﴾

تفسیر مظہری: حضرت ابی عباسؓ، قتادہؓ، شاکؓ، حاکمؓ رضی اللہ عنہم سے یہ نسخی
بیان کئے گئے تھے کہ ”جب فرض نماز یا مطلق نماز سے فارغ ہو تو دعا کرنے کیلئے محبت کرنا اور اپنے
رب سے مانگنے کی طرف دعا طلب ہو۔“

آیت نمبر 4: پارہ نمبر 28 کو 7 نمبر 4 میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی ایک نشانی ذکر
فرمائی کہ ﴿ اَلَّذِیْنَ یَقُولُوْنَ رَبَّنَا اِنَّا اَعْمٰیضٌ وَلَا نَعْمٰیضٌ اَلَّذِیْنَ یَسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَمْسِیِّ ﴾
ترجمہ: وہ لوگ ہیں جو کہ کہتے ہیں یا اللہ اجماعی اور جماعی سے ان ہماری تپشیں فرما جو کہ
ہم سے پہلے ایمان پہ گئے۔

دیکھئے اس آیت میں بھی کسی وقت کی دعا نہیں۔

احادیث سے استدلال

حديث رقم ١: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ مِنْ الْعِبَادَةِ.

توجہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا نری اور عاقل صحت ہے۔

(استنق قرطبي، كتاب الفوائد، باب ما جاء في فضل الدعاء، ج 2، ص 448، مكتبة وجمعية
 سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب فضل الدعاء، ص 227، مكتبة وجمعية سنن ابن ماجه
 كتاب الدعاء، ج 2، ص 10، مكتبة وجمعية سنن ابن ماجه، كتاب الفوائد، حديث رقم
 2123، ج 2، ص 137، مكتبة وجمعية سنن ابن ماجه، حديث رقم 1456، سنن ابن ماجه، حديث رقم
 2123، ج 2، ص 137، المكتبة وجمعية سنن ابن ماجه، حديث رقم 1802، صحيح ابن
 حبان، حديث رقم 180، سنن ابن ماجه، حديث رقم 18440

ما قرین ہو چکا کہ جس چیز کو حضور ﷺ نے نری اور خالص عبادت قرار نہیں دیا اس کو متبع کریں اور وہی شخص قیام باطل سے جو ہم نے کون سا کرادیا کرے؟

حدیث نمبر 2: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مَنَحُ الْعَزَائِدِ
تَوْجِهَهُ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارشاد فرمادے ہیں دعا مانگنا عزا مانگنا ہے۔

إسحق بن أبي الياسمين "كتاب المعونات" باب ما جاء في فضل الدعاء: ج 2، ص: 647. مطبوعة
الطبعة الأولى: 1976. المطبوع في بيروت.
ج 1، ص: 2124. ج 2، ص: 293. حديث رقم: 196. مطبوع في الحرمين الشريفين - مكة المكرمة - كبر العباد: ج 2،
ص: 62. حديث رقم: 193. مطبوع في مكة المكرمة.

ابن فرما تم اے کہ جب خدا کے بھروسے نہیں کریں گے تو وہ بغیر مغز چھٹکا ہو گئی یا نہیں؟ اور جو
چھٹکا تو اسے اسے اور مغز چھڑوئے وہ اصل کے کسی راجس ہے؟

حدیث نمبر 3: قال ونزل الله على النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه من لم يشغل الله

فَلْيَسِّرْ لَهُ

سوال چہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہے۔

[illegible]

ابن تیمیہ فرمیں کہ وہ ان کے لئے قہر اور عذاب کا سبب بنیں گے۔ تو ان کے لئے قہر اور عذاب کا سبب بنیں گے۔

سوال: تمہیں جناب یہ تو عام دعا کی بات ہے۔ تمہیں تو خاص دعاؤں کے بعد حضور ﷺ کا حکم دیا گیا۔

جواب نمبر ۱: ذیل قریہ سوال فی الغرہ ہے۔ کیونکہ شروع میں سوال عرض کیا گیا تھا ہے کہ جب تک کوئی آیت صحیحہ نہ آجائے، بلکہ مشہور یا مضافاً الترمذ نہ کرے اس وقت تک عام اپنے حکم پر چکے جاری ہوگا۔

جواب نمبر 2: جلالہم وکھائی دیتے ہیں کہ غصہ علی الصلوٰۃ والسلام نے جلاؤں کے بعد دعا کا حکم فرمایا ہے۔ ایک شخص ملکہ کی جلاؤں کے بعد۔

حديث نصبره: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى
الْمَيِّتِ فَأَخْبِضُوا لَهُ الدُّعَاءَ

تو حضرت: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جب تم میرا راز پڑھو تو ان کے لئے اخلاص سے دعا کرو۔
(سنن ابن ماجہ، ابواب ما جاء فی الحثکوا، ص: ۱۰۷، حثیت نمبر: ۱۹۹۷۔ سنن ابی ہازد)

اقوال فقہاء سے استدلال

حوالہ نمبر 1: فقہ حنفی کی کتاب مختلف الطہار میں ہے

فانقذوا ما براءت منیت فی اذن ورساست وبعثت روایت معلومہ کہ زانی الطہار
ترجمہ: فاقوا اور عاصیت کیلئے دُعا سے پہلے درست ہے اور اسی روایت پر عمل ہے۔
حق طہارہ میں ہے۔

حوالہ نمبر 2: کراؤ الاخرۃ لا یہر الخفاق شرح کھوا الخفاق سے نقل کر کے
فرمایا بعد از سلام ہو اے اللہم لا تقصر عنا الخیرۃ ولا تنقصنا بفضلہ قریمہ سلام پھیرنے کے بعد
یہ دعا پڑھے یا اللہ ہمیں اس کے وعدے پر صبر کے اجر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں اس کے بعد خوش
جگہ نہ کرنا۔

محققین کی گواہی

نمبر 1: کوئٹہ الخیرات مستوفی مفتی کاغیت اللہ علی ہندی جو کہ تعلیم الاسلام کے معتمد ہیں،
قرم طراں ہیں کہ ”وفاقیں کے معتمد مفتی اور بعد کے معتمد جانتے ہیں۔“
مفتی صاحب قریب کے بعد دعا مانگا ہے۔

نمبر 2: محکمہ مسکب معتمد مفتی الحق افغانی رحمدلی اپنے اس رسالہ میں صاحب کی
یہ عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں کہ ”یہ حقیقی درست ہے کہ دعا بعد صلوٰۃ اہتمام میں نہ مانگت کی وجہ سے
خریب ہے کہ کہیں عوام نماز پڑھنے کے ساتھ دعا کو ضروری نہ سمجھ لیں۔“

نمبر 3: علامہ برحق ذہیر شرف مشکوٰۃ شریف جلد نمبر 2 ص 55 میں ہے کہ ”یہ باتی نہ“
توضیح دعا مانگا اس لئے تو کر رہا ہے کہ نہیں۔“

سوال نمبر 1: ”مختار“ میں ہے ان الدعاء بعد صلوٰۃ الخیرۃ منکروۃ
الحکام جہانہ کے بعد مانگا ہے۔

جواب: مختار میں اصل عبارت اس طرح ہے کہ: بقیہ میں راہی نے کہا کہ میں بھی لکھوں
والدعا آخر تک اور راہی مختار میں ہے ہمارا اللہ مختار کا کاشا کر دے، وہ بھی مختار ہے۔
یہ ہمارا ہی میں اس کی نشان دہی کی گئی ہے۔

اس کی گواہی ”مختار“ میں غیر معتبر ہے۔
علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں: القیہ مشہور بضعف الروایۃ
علامہ مختار دہلی نے فرمایا القیہ لیست من کتب المذهب المحمدیہ۔

عقود المدراۃ میں ہے: لا تکر ابن وحبان اللہ لا یقصد الی ما یقصد یعنی حق میں
البت میں مشہور ہے۔ یہ کتاب معتبر کتابوں سے نہیں۔ جو یہ نقل کرے اکل طرف توجہ نہیں کی
جائے گی۔

سوال نمبر 2: حسن الامیر طواکی کا قول ہے ”لا یقوم الریحل بالمحباء یفقد
صلوٰۃ الخیرۃ“

”کمالی شرح والی“ اور ”مختار“ میں ہے لا یقوم بالمحباء بعد صلوٰۃ الخیرۃ لا
لہجہ الروایۃ فیہا

کشف الطہارہ میں ہے: کائن وشرور بعد از نماز پڑھنے دعا۔
ہامیہ الرموز میں ہے ”لا یقوم واصلہ“

اسی طرح ذخیرہ کبریٰ نظام الدین، فتاویٰ ہذا ید وغیرہ میں ہے عرفاء شرف مشکوٰۃ میں
لا یبدعوہ للبعث بعد صلوٰۃ الخیرۃ لا نہ یبدوہ الزیادۃ فی صلوٰۃ الخیرۃ

مائل سب کا یہ ہے کہ چٹا کے بعد کڑے ہو کر دعا کرے۔ کیونکہ نماز چٹا ہو کر دعا کر کے شایب ہے۔

جواب نمبر 1: جب قرآن اور حدیث سے ثابت ہو چکا تو اس کے مقابلے میں قول کا اعتبار نہیں۔

جواب نمبر 2: تاہم یہ کہ یہ کلام میں کوئی قید و شرط نہیں ہے۔

اب اس کلام میں کڑے ہو کر دعا کرنے کی ممانعت ہے اور مرثیہ میں شایب کی ممانعت ہے۔ جو قسمی ہوں گے کہ اگر کوئی بڑا دعا کرے تو میں نہیں کیونکہ یا دینی محسوس ہو گی اور اگر کڑا ہے تو میں تو اسے بھی ترجیح نہیں کیونکہ شایبہ فریادی کی گئی رہتی۔
تاکہ مطلق دعا صحیح ہے۔

مثال نمبر 1: (۱) جسے کوئی کہے کہ کڑے ہو کر چٹا پڑھا کرے۔ تو اس کے معنی یہ ہے کہ کڑے سے چٹا پڑھا کرنا صحیح ہے، کیونکہ کڑا ہونے کی قید کے ساتھ۔

مثال نمبر 2: (۲) جیسے کہ دعوت میں ہے کہ سخت و غیرہ فرض سے طاقت پڑھے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ سختی سے پڑھے یا سہولت سے پڑھے یا کچھ بدلے یا کوئی ذکر کرے۔

جواب نمبر 3: (۳) کو عن الفضلی لا بأس به امام الفضلی سے منقول ہے کہ بتاؤ کے اور دعا میں کوئی طرح نہیں۔

(۲) نسخة المعانی جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۵۳ مکتبہ ماہیہ کراچی

نوٹ: امام فضل امام محمد کے شاگرد ہیں جن کے مقابلے میں کسی محدث نے آج کے قول کا انکار نہیں (شاید قول)

مزید تفصیل کیلئے محمودین دولت حضرت الشاہ احمد رضا خان قاضی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "تذکرۃ النجباء علی الاعیاء بعد صلاحۃ الجہان" (مطبعة مصر، ج: ۱)

حضرت امام ابو العباس فیض احمد انیس صاحب کا رسالہ "دعا اور دعا گو کا ثبوت" دیکھیں۔
امام ابو العباس کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

راقم

نہار داس

خادم المطب (ابو الفضل محمد القدوس دہلوی) (بہار احرار)

کتابیات

القرآن الکریم

التفاسیر

تفسیر جلالین
المر المفسر
روح البیان
الکشاف
مدارک التزیل وحقایق التزیل
تفسیر مطهری

کتب الاحادیث

الإمام الکبری
سنن ترمذی
سنن ابن ماجه
سنن ابی داود
السنن الکبری
صحیح ابن حبان کتب العمال
کتب العمال
المستدرک علی الصحیحین
مسند احمد بن حنبل
مسند عبد الله بن مبارک
مشکوٰۃ المصابیح
المعجم الارسط
کتب السیر والنوازل
الطبقات الکبری
المنذری
المواهب اللدنیہ

کتب الفقه

بدائع الصنائع فی ترمیم الشرع
البحر الرائق شرح کتب الفلاح
المر المفسر
زاد الآخرۃ
کشف الغطاء
الہدایۃ
المسوط
المحیط بالرقائق
منہج المباحث

کتب اصول الفقہ

اصول الشافعی
نور الاقوال
حسامی

کتب الفقه

المواہد النبیئہ
حاشیہ ملا عبد الغفور

کتب لغویہ

عمدة القاری شرح صحیح بخاری
مرقاۃ المفاتیح

کتب اصول الحدیث

التحقیقات علی الموطوعات
شرح نعمة النکیر

فوت شدگان کو ایصال ثواب
کیوں اور کیسے؟





بیتہ لفظ

انہ فہم حقیقت رقم
بہر طریقت بہر شریعت معرفت علامہ

صاحبزادہ محمد معظم الحق صاحب محمودی

(بیتہ عالیہ معظم آباد شریف)

ایصال ثواب ایک ایسا شوق طے مسئلہ ہے کہ اہل اسلام اس کے حائل ہیں۔ عقائد کی تمام کتابوں میں اس کی بحث کی گئی ہے۔ اور عقائد میں اس کو داخل کیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں اس سے انکار کرنا محض نادانی اور کج فہمی ہے۔ سوائے معتزلہ کے انکار اور ان کے اس استدلال کر دیا ہے "لہنس لیلہ انسان الا غاسی" فرمایا ہے۔ علماء مال منت مجددین فقہاء اور مصوفیہ وغیرہم نے یہی جرح قدم اور تردید کی ہے۔

اگر آریہ شریعہ "لہنس لیلہ انسان الا غاسی" کے واقعی یہ سمجھ لے جائیں اور اس کا یہی مطلب ہو کہ "انسان کو صرف دہائے کجی کیلئے اور بذات خود کوشش کرنا ہے" جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے تو مسلمانوں کے بہت سے متعلق طے عقائد لٹا اور لغو ہو جائیں گے۔ اور خود قرآن مجید کی بہت سی آیات اس ایک آیت کی معارضہ و کالف ثابت ہوں گی۔

شکایت جس کی مسلمانوں کو اس ہے، اور قرآن پاک سے ثابت ہے، اسے فصول اور حقہ اور جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور نعل و چاہی اور عمل کا سہا کما

بیتہ لفظ



کتاب الروح میں علامہ ابن قیم نے مختلف جگہوں پر بخشش کی چیز اور اسے عطا کرنے

باب کوئی قرعہ عطا کر جائے اور کوئی شخص اس کا قرض اپنے پاس سے ادا کر دے اور میت کی طرف سے قرض خود کو اس کا قرض دے تو میت کو اس سے منع ہوتا ہے اور اس کے سر سے قرض کا بوجھ اتر جاتا ہے تو یہ یاد رکھو کہ وہ کیوں نہ منع ہوگا اور ان دونوں میں فرق ہی کیا ہے؟

جس طرح اسے میت کا قرض ادا اور پورا کر دینے اور اس کو بری الذمہ کر دینے اور ادا کر دینے تک پہنچ جائے تو اسے اور وہ ہوتی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص اگر کوئی مال اس کو بخشے گا اور یہ کہے گا تو وہ بدیا اس تک پہنچے گا اور بدیا کو ان ہی شخص کو ان سا قاعدہ اور کوئی شخص اس کے بوجھ ایک سو داری ساقط کرنے سے قاصد منع ہوتا ہے اور یہ یاد رکھو کہ اسے نہیں؟

شرح الصدور اور فتح القدیر وغیرہ میں یہ حدیث منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص قبرستان کی طرف سے گزرتے اور گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا اذان اموات کو پڑھ کرے (یعنی اسے) قواست ان اموات کے عذوب کے حساب سے ثواب ملے گا۔

والفہم فی کتاب الحج باب الحج من البر ج ۱ ص ۳۱۵: مطبوعہ مکتبہ احسانیا قاضی شہدائی مرحوم ثل الاولاد جلد دوم میں لکھتے ہیں۔

وقد اختلف فی غیر الصدقات من افعال الصالحین فی جعل الثواب فی العیت طالع المصنوع الی انہ لا یصل شیء واستدلوا بعموم الآیۃ وقال فی صرح الکواکب للسان ان یجعل ثواب عمله لغيره الی قوله ویصل ذالک الی العیت ویلقه عند اهل السنۃ

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایصال ثواب کا انکار عموم آیت کو دیکھ کر صرف منقول نے کیا ہے۔ بحوالہ اہل سنت کا منقول صحیح ہے کہ ثواب میت کو پہنچتا ہے اور وہ اس سے نفع مند بھی ہے۔

والان الدین علیہ علی۔ علامہ زبیدی محدث۔ امام عبد الوہاب شہرانی۔ ملا علی قاری۔ علامہ ابن ہمام۔ علامہ بدر الدین عینی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ حضرت شیخ عبدالحق۔ شاہ عبد الغنی محدث دہلوی۔ علامہ قاضی شہدائی۔ دیگر کاتبین علم و ماست متقدمین اہل حدیث کو غیر ہم

العلماء والفہماء والمصنفین والمحدثین وحکمہم اللہ تعالیٰ۔ علامہ ابن قیم کتاب الروح میں جمہور متقدمین اور خاص کرام امام احمد بن حنبل کا مسلک لکھتے ہیں کہ قرض اسے نہیں دیا جاتا ہے۔ کیا کہیں باقاعدہ لکھتی ہیں اور سورۃ اخلاص پڑھ کر مرید کو بخش دو۔

شرح الصدور میں ہے امام قزازی کی احیاء اور علامہ عبدالحق کی العاقبہ میں امام ابن حنبل سے منقول ہے کہ جب تم قبرستان میں جاؤ سورۃ فاتحہ اور سورۃ یحییٰ اور اخلاص پڑھ کر اموات کو بخشو! ان کو ثواب پہنچتا ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے: ﴿لَا تَصِلُ إِلَيْهِمْ هَلَا أَنْفُ الْإِنْسَانِ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ غَسَلِي لغيره﴾ الی قولہ عند أفضل الشجرۃ الحدیث ہے۔

توجہ: اہل سنت کے نزدیک اصل یہی ہے کہ ایک انسان کے عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچتا ہے۔ والہم فی کتاب الحج باب الحج من البر ج ۱ ص ۳۱۵: مطبوعہ مکتبہ احسانیا قاضی شہدائی مرحوم ثل الاولاد جلد دوم میں لکھتے ہیں۔

وقد اختلف فی غیر الصدقات من افعال الصالحین فی جعل الثواب فی العیت طالع المصنوع الی انہ لا یصل شیء واستدلوا بعموم الآیۃ وقال فی صرح الکواکب للسان ان یجعل ثواب عمله لغيره الی قوله ویصل ذالک الی العیت ویلقه عند اهل السنۃ

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایصال ثواب کا انکار عموم آیت کو دیکھ کر صرف منقول نے کیا ہے۔ بحوالہ اہل سنت کا منقول صحیح ہے کہ ثواب میت کو پہنچتا ہے اور وہ اس سے نفع مند بھی ہے۔

۱۸۱

غور فرمائیں کہ پہلا امر جو آیت ﷻ نے فرمایا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ "میں نے جہنمیوں کو دیا وہ طلال ہے" تو جس چیز کی بھی حرمت خدا جل جلالہ اور رسول ﷺ کی طرف سے نہ ہوگی یہی طلال ہوگی۔ دوسرا یہ کہ طلال کو شیطان فراہم کر دیتے ہیں۔
"کیا ہو جس کے قسم اور جس چیز پر پڑھا گیا، اس کی حرمت یا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہوگی اور نہ اسے رسول کے لحاظ سے وہ یقیناً طلال اور جائز ہے۔
اور امر حلالی کے لحاظ سے جب وہ طلال ہے تو اس کو حرام قرار دینا شیطانوں کا کام ہے۔
انسانوں اور مسلمانوں کا کام نہیں۔

ختم شریف کے اجزاء کی تفصیل

اب دیکھیں کہ ختم میں کیا کیا ہے (۱) ایصالِ توبہ (۲) توبہ کرنا کہ طلال کا ختم (۳) بزرگ کو راضی کرنا یعنی یہ نظریہ کہ اس کو توبہ پہنچے گا تو وہ راضی ہو گا (۴) سامنے رکھنا پڑھنا (۵) لوگوں کو کھانے کے لئے بیچ کر (۶) ہر امیر غریب کا کھانا (۷) ان مقرر کردہ

ایصالِ توبہ

حدیث نمبر ۱۰ حضرت چار جگہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے دو قربانیاں کیں۔ (۱) کے ذریعہ کی تفصیل اسی حدیث میں موجود ہے اور آج کرنے کے وقت جو دعا فرمائی اس میں یہ الفاظ بھی تھے: ﴿اللَّهُمَّ مَنَّكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ﴾

ترجمہ: اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہی میری رضا کے لئے اپنی طرف سے اور امت کی طرف سے کرتا ہوں۔

اس میں ۱۵۵: کتاب الصالحات باب ما يستحب من الصالحات ج: ۲، ص: 35، حدیث نمبر 2795: مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، سنن ابن ماجہ، ابواب الاصلی، باب الاصلی وسمی اللہ

۱۸۷: ص: 229، مطبوعہ قادیانی کتب خانہ
اس حدیث کا اگر کوئی یہ مطلب سمجھے کہ "امت کا واجب اور گناہوں" تو قطعاً غلط ہے کیونکہ اس کا واجب اور فرض دوسرا اور نہیں کر سکتا، بلکہ یقیناً اور یقیناً "اپنی طرف سے اور اپنی امت کی طرف سے کرتا ہوں" یا "میری اور میری امت کی طرف سے" قول فرمایا "تو مطلب صرف یہی بات کہ اس کو توبہ پہنچے بھی اور میری امت کو بھی عطا فرما۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں: "معتز یا تشریفی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ﴿اللَّهُمَّ فَقِّلْ لِي مُحَمَّدًا وَأُمَّةً مُّحَمَّدٍ﴾

جامع مسلم، کتاب الاصلی، باب استجاب الصغیر وقلوبہا مبشر، ج: ۲، ص: 155،

حدیث نمبر 5203: مطبوعہ قادیانی کتب خانہ

تو معلوم ہوا کہ کسی کو توبہ پیش کرنے کی فرض سے کوئی کام کرنا منع نہیں بلکہ توبہ اور سنت ہے۔
حدیث نمبر 2: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیت فرمائی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں۔ لہذا میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

جامع ترمذی ابواب الاصلی، باب فی الاصلیہ مکمل، ج: ۲، ص: 407، مطبوعہ مکتبہ

رحمانیہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الصالحات، باب الاصلیہ عن الحدیث ج: ۲، ص: 37، حدیث نمبر 2708

تو جب آیت ﷻ فرمائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گریں تو اس کے جواز بلکہ سنت ہونے میں کیا شک؟ اور توبہ کے لئے ہونا ظاہر ہے کہ باسما توبہ کے اور کوئی قصود نہ تھا۔ حضور ﷺ کو گوشت دینا اور آپ کا واجب اور گناہوں کو

آکھ دینا اس میں یہ بات اور واضح ہوگی۔

نامزد کرنا اور ہر کسی کا اس کو کھانا

حدیث نمبر: 1 حضرت سعدؓ کی والدہ فوت ہو گئی تو حضرت سعدؓ نے کھانا نہ بنا دیا اور عرض کی کہ میں والدہ کی طرف سے صدقہ کروں؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا کہ میں صدقہ اعلیٰ ہے؟ فرمایا ہاں۔ چنانچہ انہوں نے ماں کی طرف سے گناہ صدقہ کیا اور عرض کی کہ میں کھانا کھاؤں؟ فرمایا ہاں۔ یعنی "ام سعد کا کھانا"۔

ابن ماجہ، صحیح ابی داؤد، صحیح ابی یوسف، مسند ابی حنیفہ، ج: 1، ص: 208، حلیہ نمبر: 1001، مسند نسائی، کتاب فی صلیا، فضل الصلوات، ج: 2، ص: 133، مطبوعہ دار الفکر، حلب، شام۔

تو معلوم ہوا کہ کسی کا نام آجانے سے حج حرام نہیں ہو جاتا۔

جس طرح اسی نسبت سے یہ قصہ روایت کیا کہ ام سعد کا کھانا اور نہ ہی یہ کہ ام سعد کی عبادت کے طور پر حشر کیا گیا۔ ایسی ہی "خوش پاک کا ختم" کہہ دینے سے قطعاً یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کہ یہ ختم آپ کی عبادت کے لیے ہے۔ بلکہ جیسے وہاں مراد ہے کہ کھانا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف ہے مگر اس کا ثواب ام سعد کے حصہ کا۔ ایسے ہی یہاں کہ یہ کھانا نبی کی رضا کے لیے مگر اس کا ثواب خوش پاک کو بخشا ہوگا۔

اور جیسا کہ اس کوئی سے پانی و نال ضرورت کے لیے حرام نہ تھا بلکہ ہر امر و فریب قرآنی سے بغیر یہ کہ کھانا ایسے ہی بھی۔ بشرطیکہ رازہ و در و صرف غریبہ کیلئے ہوگا۔

حدیث نمبر: 2 کاہر ہے کہ حضرت علیؓ جب و قریباں فرماتے تھے تو کہیں اگر پوچھتا ہوگا کہ کتاب یہ کس کی قرآنی ہے؟ تو فرماتے ہوں گے میری۔ وہ پوچھتا دوری کی؟ تو فرماتے ہوں گے حضور ﷺ کی۔ تو کیا پھر وہ حرام ہو جاتی تھی؟ اور آپ ﷺ کھانا کھاتے؟ خدا شاکہ۔ ایسے ہی یہاں یہ کھانا ختم کھان بزرگ یا خوش کا کہنے سے مراد واضح ہے کہ اس

آپ کو دینا ہوگا۔

ان حدیثوں سے مراد واضح ہوئے (1) و (2) و (3) کہ ہر کسی کا کھانا۔

بزرگ کو راضی کرنے کا ارادہ کرنا:

حدیث نمبر: 1 حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا میں نے کہا کہ مجھے جس قدر حضرت خدیجہؓ سے ملنے کی آرزو تھی تاہم راجح مطہرات میں سے کسی پر بھی نہیں آتا تھا جس کی تین دو جہات تھیں۔

ابن ماجہ، صحیح ابی داؤد، صحیح ابی یوسف، مسند ابی حنیفہ، ج: 1، ص: 208، حلیہ نمبر: 1001، مسند نسائی، کتاب فی صلیا، فضل الصلوات، ج: 2، ص: 133، مطبوعہ دار الفکر، حلب، شام۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا تھا کہ خدیجہؓ جو ازہر کو جنت میں یا قوت کے ایک گل کی مانند فرما رہی۔

ابن ماجہ، صحیح ابی داؤد، صحیح ابی یوسف، مسند ابی حنیفہ، ج: 1، ص: 208، حلیہ نمبر: 1001، مسند نسائی، کتاب فی صلیا، فضل الصلوات، ج: 2، ص: 133، مطبوعہ دار الفکر، حلب، شام۔

لو جھہ: کہ میں نے کہا کہ خدیجہؓ کی قدر گہری ناز کرنا پڑا کرتے تھے تو اس سے حضرت خدیجہؓ کی عیالوں کو بھرنا کھانا دینا اور مال فرماتے۔

ابن ماجہ، صحیح ابی داؤد، صحیح ابی یوسف، مسند ابی حنیفہ، ج: 1، ص: 208، حلیہ نمبر: 1001، مسند نسائی، کتاب فی صلیا، فضل الصلوات، ج: 2، ص: 133، مطبوعہ دار الفکر، حلب، شام۔

ابن ماجہ، صحیح ابی داؤد، صحیح ابی یوسف، مسند ابی حنیفہ، ج: 1، ص: 208، حلیہ نمبر: 1001، مسند نسائی، کتاب فی صلیا، فضل الصلوات، ج: 2، ص: 133، مطبوعہ دار الفکر، حلب، شام۔

ابن ماجہ، صحیح ابی داؤد، صحیح ابی یوسف، مسند ابی حنیفہ، ج: 1، ص: 208، حلیہ نمبر: 1001، مسند نسائی، کتاب فی صلیا، فضل الصلوات، ج: 2، ص: 133، مطبوعہ دار الفکر، حلب، شام۔

اس حدیث سے کسی مسئلے کا ثابت ہونے:

نمبر: 1 اس قسم کے دوایاں (حقائق) سے ہر کسی کا کھانا جائز ہوتا ہے۔ کیوں کہ حضرت خدیجہؓ کی عیالوں کا ہر ہے تمام غریب تھیں اور نہ ہی کھانا دینے کے لیے کسی قوم کو زمین کیا ہے؟ بلکہ مختلف قبائل سے ہوں گی بلکہ زیادہ تر قریش سے ہوں گی۔ اور یہ ختم بھی ان دو رنگوں کی دوا کیلئے دینا ہوتا ہے جو کہ ثواب کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ البتہ اگر مذہب

حوالہ نمبر: 4: قیصرات احمدیہ میں ملاحظہ فرمائیے، جو البقرة المسكورة (مسمومہ) کہلاتی ہے، جس کے بارے میں قرآنی روایات جاتی ہیں۔ اس کا کسی پرستم پر حاویہ طائر

حوالہ نمبر: 5: انکسار الباری میں 20 شمویٰ اللہ صحت دہلی لکھتے ہیں حضرت یحییٰ بن یحییٰ البکیری کے حجاز پر حضرت ابو اعلیٰ اکبر آبادی مراقب تھے کہ قرعے آواز آئی کہ آگے مگر والوں نے آپ کے صاحبزادے میر تقی اعلیٰ کی صحت کی خرابی کی خبر سے نیاز میں تھی اب آپ کا بچہ سو رہا ہے۔" 25 اگست 1944ء کے شمارے میں 44 پر بتا دیا کہ آپ نے پڑھ کر رکھا ہے۔

حوالہ نمبر: 6: دہلی گزٹ میں 1777ء کی شمویٰ اللہ صحت دہلی لکھتے ہیں: "رسالہ میں دو جگہیں القبر کے گھر پر ہیں، ان جگہوں کی تفصیل لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: اور پڑا آدھ پڑا کر کھانے کی چیز موجود رہتی ہے اس پر پکا تو کیا جاتا ہے۔"

دیکھیں کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ پڑا ہو جاتا رہتی ہے تو سامنے رکھتے ہیں اور چلا بھی صاف ہوا اور فرم پڑھنے والا بھی۔

حوالہ نمبر: 7: اختصار فی مسائل اہل البیت میں 28 ایک دفعہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ "اس کی ابتداء ہجرات کے روز فوٹ پاک و ساقین و لو اٹھیں متابع سلسلہ کا قسم پڑھنے کے بعد کی جاتے۔"

حوالہ نمبر: 8: حاکم لعدا اللہ مبارکی نے اپنی کتاب "فیصل حق و باطل" میں واضح الفاظ میں جان بھر کر فرمایا ہے۔ حاکم لعدا اللہ مبارکی، شاموی اللہ صحت دہلی، مشاہیر علمائے حدیث دہلی، ہمارے نزدیک آعلیٰ درجے کے مومنین ہیں اور مگر آج تک کے پادگان رہیں گی۔

حدیث شریفہ: ﴿مَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَلَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ﴾
ترجمہ: جس نے کو مسلمان بہتر جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہی ہو جاتی ہے۔

المستطوب، علی الصبیحین، کتاب معارف الصحابة، حدیث نمبر: 4465، ج: 3، ص: 83، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، احمدیہ، وابہ مسند عبد اللہ بن مسعود حدیث نمبر: 3600، ج: 16، ص: 84، مطبوعہ مؤسسة الرضوان

تو جب آج تک کے تمام بزرگوں، ولیوں، مسلمانوں نے قسم کیا ہو یہی کو بہتر جانا اور کیا تو قرآن مجید صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و اللہ تعالیٰ کے نزدیک حق ہے، اچھا، یا تو ان کو اب حق ہے اور اگر اس کے نزدیک مذکورہ حضرات اور اشراف علی غیرہ کا ایمان مستحق نہیں تو بڑے شوق سے کیا رہیں شریف کے قسم کو رام و سح نہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے آمین! ﴿وَيَخَافُ يُبَيِّنُ الْكُفْرَ وَاللَّيْلِيَّةَ وَصَحَابَةَ الْمُؤْمِنِينَ الْكَافِلِينَ وَمَا تَوْفِيقِينَ﴾
 اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ تَوْفِيقًا وَتَوْفِيقًا

قسم شریف پڑھنے کا طریقہ

سب سے پہلے اَللّٰهُمَّ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر سورۃ تک پڑھے۔

اس کے بعد سورۃ الکافرون 1 بار، سورۃ اخلاص 3 بار، سورۃ بقرہ 1 بار، سورۃ الناس 1 بار، ان کے بعد سورۃ فاتحہ شریف پڑھے۔ پھر سورۃ بقرہ کی اور پھر اہل ایمان کی بات پڑھے۔

لَمْ يَدْعُ إِلَيْكَ الْكُفْرَ لَا رَبَّ يَدْعُ إِلَيْكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْتُونَ بِالْغُفْبِ وَيُحْسِنُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ بِمَا آتَوْا إِلَيْكَ وَمَا آتَوْا مِنْ قَبْلِكَ ۝ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ نَارًا لِيُوقُوا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ نَارًا لِيُوقُوا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ نَارًا لِيُوقُوا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ نَارًا لِيُوقُوا ۝

کتابیات

شرح الصدور	القرآن الکریم
کتاب الروح	تفسیرات احمدیہ
کشف الغمہ	صحیح بخاری
الانتباه	صحیح مسلم
انفاس العارفين	جامع ترمذی
فیصلہ حق مسئلہ	سنن ابی داؤد
زبدۃ النصائح	سنن نسائی
فتاویٰ عزیزہ	المستدرک علی الصحیحین
امداد المشتاق	مسند احمد
الہدایہ	نیل الاوطار
فتح القدیر	حاشیہ سندھی علی نسائی



قربانی حشیت شرعی



عزیز اللہ رحمہ اللہ صاحب السلام علیہم

بندہ کو آپ کی طرف سے ایسا لاکھنی کی سویرہ بیٹیت ویت پر شکوک و شبہات پر مشتمل
ان انگلیں کی مضمون مع آپ کی ذاتی توضیحات کے کئی روز قبل موصول ہوا بندہ چونکہ ایک اور
مضمون "آذان و بحیرہ" کے مسائل و فتاویٰ کے لکھنے میں مصروف تھا۔ نیز مضمون کے ترجمہ کے
نے بھی تاج غیر تھا۔ لہذا انہی روز تاخیر ہوئی جوں ہی اس مضمون سے عارف ہوئی تو ترجمہ
مضمون کی طرف رجوع کیا۔ ایک آدھ روز کی تاخیر سے ترجمہ مکمل کیا۔ جب مضمون چھپا تو بندہ
بانتہ یہ شعر ذہن میں گردش کرتے لگا۔

جاؤں شے شے پہلو میں دل کا
ہر حال مضمون نگار کی کاوش کا عطا صلہ ہو گیا ہے۔

عید الفطرا ہم ہے نہ کر عید الاضحیٰ کی تک۔

۱۔ اول الذکر (عید الفطر) قرآن میں ہے نیز حضور ﷺ اور صحابہ پر ضرعان اللہ علیہم السلام اور مسلمان اس
کو اچھن کی صورت میں مناتے ہیں۔ بخلاف دوسری گے۔

۲۔ اسلام کے ضروری احکام صرف قرآن سے ماخوذ ہیں۔ (۱) اور نہ قرآنی مستزید ہیں۔

۳۔ ایک قرآنی ہی قوم کی طرف سے کاٹی ہے۔

۴۔ قرآنی نص ہے۔

۵۔ امام شافعی نے اسے نقل کیا۔

۶۔ حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی قرآنی ہی کی۔

۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے گوشت خرید کر کھا کر یہ بھی قرآنی ہے۔

۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ۱۰ احادیث کا ایک گروہ چھپا کر لکھا ہے۔

۹۔ ائمہ کے صدور نے ہم ہاتھ کیا کہ یہی آبادی کی طرف سے ایک قرآنی ہی کی جائے۔

پس منظر

"پاکستان ٹائم" میں پروفیسر عبدالرافع شہاب کا مضمون چھپا
جس میں قربانی سے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے کی سعی
حاصل کی گئی۔

یہ مضمون انک سے شیخ محمد نعیم نے مصنف کی طرف روانہ کیا
اور اس کے جواب میں یہ سطور رقم کی گئیں۔

الجواب وهو الموفق للصواب

مضمون نگار کی پہلے مغالطہ کو جاہت کرنے کے لیے

قرآن کریم کے مفہوم میں تحریف

مضمون نگار نے میو الفکر کو قرآن سے جاہت کرنے کے لیے آیت

﴿لَقَدْ يَفْقَهُ الَّذِينَ هُمْ يَفْقَهُونَ﴾

کی اور نگار کا آیت نہ کہ وہ ہے ظاہر ہے کہ حقیقتاً میو الفکر کا چہرہ قرآن کی وحی کی یادگار ہے۔
تصویف مذکور کا رد :

مکرم ترجمان میں اس آیت کے کون سے لفظ سے میو الفکر کا قصیدہ کیا
پارہ 11، رکوع 11، سورہ یونس کی 58 آیت ہے۔

پارہ 11، رکوع 11، سورہ یونس کی 58 آیت ہے۔
پارہ 11، رکوع 11، سورہ یونس کی 58 آیت ہے۔
پارہ 11، رکوع 11، سورہ یونس کی 58 آیت ہے۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ "فعل" سے مراد ایمان اور "رمت" سے قرآن ہے۔
اور اس پر تفسیر بھی یہی فرماتے ہیں۔

اور حضرت ائمہ نے فعل سے مراد قرآن اور رمت سے مراد اہل قرآن ہونا لیا ہے۔
انہی نے فعل سے اسلام اور رمت سے اہل اسلام ہونے کی تفسیر کی ہے۔

خالد بن برمک نے فعل سے اسلام اور رمت سے مذہب مراد لی ہے۔ دیکھیں شیخ ابی یوسف
میں کتب وصال کے مرقعات میں خود ہدایت

افرنی اگر ہم اس مضمون میں نزول میں میو الفکر ہی مراد ہو تو کیا ان پر ہر گز کا یہ قصہ

کی جس پر حقائق و واقعات سے لے کر ان کے لفظ "لا یفْقَهُونَ" میں الشبہ

اور الفاظ کی غوریت کا ہوتا ہے نہ کہ خصوصیت مراد کا۔

کیا یہ صاحب جیسے اس آیت سے میو الفکر کی تفہیم کر کے میو الفکر کی عقل و رمت ہو

لے گا انکار کرے ہیں۔ اور کیا یہی اعتراضی تفہیم سے دشمنان اسلام و ایمان، بلکہ صاحب

انہی تفہیم نہیں بلکہ مملکت انہی آیت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رمت سے عاریت کر رہی ہے

جو پڑھے آپ کا حسن کرشمہ ساز کے

مضمون نگار کی ذخیرہ احادیث کے بارے قحط بیانی

آگے فرماتے ہیں کہ پاک پیغمبر ﷺ کے صحابہ اس جہاد کو نہ ہی ان سے مناسبت تھے۔

لیکن احادیث میں منقول ہے کہ اس موقع پر حضور خصوصی لباس زیب تن فرماتے تھے۔ آپ کے

لباس بھی اسی طرح زیب تن فرماتے تھے۔ نزول القرآن جلد 3، ص 271

اسی پیغمبر کی مثال کی قرآنی کرتے ہوئے تمام دنیا کے لوگ اس روز اٹھنے کھڑے ہونے

اور زمین میں لاپٹی کے بارے میں آپ ﷺ کو سنانے کے لئے خصوصی انتظامات کئے فرماتے

تھے اور حتیٰ قرآن پاک میں اس کا کوئی ذکر ہے۔ یہ قانون صرف حضرت رسول ﷺ سے استناد

یا کیا ہے۔ اس لئے یہ جہاد اسلام میں پیغمبر ﷺ کی سنت کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اس قدر

مرد کی نمونہ۔ جس قدر ہمارے مولوی صاحبان کہتے ہیں۔

حضرت آپ ذرا غور سے اس عبارت میں دیکھیں کہ کتنے حوالہ جات ہیں۔ علیا اور

علیا اگر آپ کو نظر آجائے تو صرف ایک حوالہ دہی بلکہ انکار کا وہ بھی ماستہ نامہ ان باتوں کو

روایت چھوڑتے ہوئے صرف عبارت پر غور کرتے ہیں کہ آیا اس روایت میں کوئی قبح یا حرف

اسی لیے فقہ کی ہر کتاب میں لکھا گیا کہ ہر دو عیدوں کو عہد قرینا کیلئے (یعنی ۱۱۰۰ھ)

دور نبھائی ملیں دونوں غیروں پر جشن منایا جاتا

آئیے اب مشن کے متعلق غور کریں کہ وہ ایک عید پر ہی ہوتا تھا۔ تو وہ کیسی۔

[illegible]

نص: 907 رواة عنكم (ضع)

اور دوسری روایات میں ہے کہ چتر گپ کی حید ہوئی ہے اور یہ گار کی حید ہے۔

والمرجع السابق، علية لغيره، 1909

اب آپ غور فیصلہ کریں کہ کیا جشن بھی ہے یا کوئی اور fest ہے؟ اور وہ ہے تو کس عید کا؟

اپنی ہی چال چلتے ہیں دیوانگان عشق
آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کیلئے
انصراف: تیس ہی سطر ہوتے ہیں: (وَمَا كَانَ لِقَوْمِكَ اَنْ يَقُولُوا لَهُ يَمُوتُ وَالْقَوْمُ لَهُمْ كِافٍ) ۱۱
سے لے کر القوم میں نقلیں کی جاتی تھیں۔

(مسن ابن حاجه ، عا جاء فى صلوة العيدين : عا جاء فى الطلوع يوم العيد . ج

۱۳۰۳: ۹۲، حلیۃ العیوب: ۱۳۰۳

اور تقطیس کے معنی ہیں کسی کے استعقال میں لوظیوں اور معنی کا وصف بجا کر کاٹنا تو دونوں
 اہل دین یکساں نہیں کیونکہ اس میں عید الفطر کی تخصیص ہے۔

جوابات: اس کے گئی جو آپ ہیں۔

حاجی: ”تاکو مقررہ ہے“ ایک بیڑ کا ڈاکو دھری کی لٹی نہیں کرتا“ جیسے کہ گزرا۔

نمبر 2: اگر کسی روایت میں عید الفطر کا ذکر ہے تو کہہ دیا کہ میں میرا لاشیٰ لکھ لیا فرق ظاہر ہے۔

نمبر 3: تو وہ اس روایت سے پہلی روایت میں کوئی شخص نہیں۔

تفسیر: اسی لئے مسک نے عام الفاظ سے منوان کا تم کیا یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے جہاد فی اللہ کے لئے یوم العید کے

تفسیر: 5۔) اس آیت کی صورت میں وہ ظلمانی اور مسلمانی روایت ہے اور یہ دونوں ایک ہی اور واقعی مطالبہ علم پر مبنی ظاہر ہے کہ ظلمانی اور مسلم کے ساتھ ہے میں احادیث کی تمام کتب کا ذخیرہ بھی موجود ہے۔ گمان میں ہے کہ یہ آیت اور اس کا آداب کتاب ہے۔

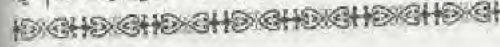
محمد ثنین نے اپنی کتابوں میں دونوں عیدوں کو یکساں رکھا ہے

حریدہ میں انھوں نے اہل احکام میں اشتراکِ طاہریت کرنے کی غرض سے کتب احادیث سے صرف عنوانات ذکر کر رکھے ہیں اور یہ کہ طوالتِ خبر باعثِ زیور ہے۔

باب ماجاء في صلوة العيدين ابن ماجه عن 190- كتاب العيدين يافاوى جلد نمبر 1 ص 130- اذا عدا الي صلوة العيدين سنن يقيقى جلد نمبر 3 ص 282.276- باب المشى الى العيدين من يقيقى جلد نمبر 3 ص 281- باب ماجاء في كم يكره الامام في صلوة العيدين ابن ماجه عن 94- باب التكبير في العيدين ابن قفاؤ جلد نمبر 1 ص 163- دارمى جلد نمبر 1 ص 315- مسنن يقيقى جلد نمبر 3 ص 285- باب ماجاء في المرافى عشان

فی العیدین ابن ماجہ ص 99۔ باب ما یقرأ فی الامتی والقطر ابو داؤد جلد نمبر 1 ص 163۔ باب التراتیل العیدین ترمذی جلد نمبر 1 ص 86۔ دارمی جلد نمبر 1 ص 119۔ سنن بیہقی جلد نمبر 3 ص 294۔ باب ماجاء فی الخطبة فی العیدین ابن ماجہ ص 81۔ مؤطا امام مالک ص 148۔ فی صلوة العیدین قبل الخطبة ترمذی جلد نمبر 1 ص 96۔ باب مناجاة فی عروج النساء فی العیدین ابن ماجہ ص 92۔ ترمذی جلد نمبر 1 ص 97۔ دارمی جلد نمبر 1 ص 316۔ باب غسل العیدین سنن کبیری بیہقی جلد نمبر 3 ص 278۔ باب مناجاة فی اقتتال فی العیدین ابن ماجہ ص 92۔ مؤطا امام مالک جلد نمبر 1 ص 148۔ فی غسل العیدین باب تحویل صلوة العیدین مستدرک جلد نمبر 1 ص 248۔ باب مناجاة فی صلوة العیدین ابن ماجہ ص 83۔ باب مناجاة لیلۃ العیدین بیہقی جلد نمبر 3 ص 319۔ باب صلوة العیدین وکتاب سنن بیہقی جلد نمبر 3 ص 285۔ باب الرفع فی تکبیر العیدین بیہقی جلد نمبر 3 ص 292۔ باب التکبیر فی الخطبة فی العیدین جلد نمبر 3 ص 299۔ بیہقی باب الاستماع للخطبة فی العیدین بیہقی جلد نمبر 3 ص 300۔ صلوة العیدین فی المسجد يوم القطر مستدرک جلد نمبر 3 ص 299۔ باب ترک صلوة قبل العیدین وبعد ہما مؤطا امام مالک جلد نمبر 1 ص 47۔ ولا صلوة قبل صلوة العیدین ولا بعد ہما ترمذی جلد نمبر 1 ص 97۔ باب الدھر والقیام فی صلوة العیدین سنن بیہقی جلد نمبر 3 ص 295۔ فی صلوة قبل العیدین واعد ہما مؤطا امام مالک جلد نمبر 1 ص 148۔ باب صلوة العیدین من اهل الاسلام حیث کانوا بیہقی جلد نمبر 3 ص 304۔ مستدرک جلد نمبر 1 ص 294۔ تلخیص تفسیر ص 281۔ سنن کبیری بیہقی جلد نمبر 3 ص 477۔ کتاب صلوة العیدین مسلم جلد نمبر 1 ص 286۔ مشکوٰۃ ص 125۔ ملفوظ باب ابو داؤد جلد نمبر 1 ص 161۔ جواب العیدین ترمذی جلد نمبر 1 ص 96۔ باب العشی فی العیدین ترمذی جلد نمبر 1 ص 96۔ دارمی جلد نمبر 1 ص 314۔ باب الاذان للعیدین سنن بیہقی جلد نمبر 3 ص 284۔

ان تمام تصریحات کے بعد پھر کوئی شکایت نہیں آئے اگرچہ یہاں تا سوا احکام وغیرہ



الغیر استاذہ صنف قطر کے کسی قسم کا فرق ہو۔

اگرچہ اسے اسماح ست میں سے یا کم از کم ایسی ہی کتاب سے۔

﴿قُلْ خُذُوا زِينَتَكُمْ اِنَّ كُنْتُمْ عٰدِلِیْنَ﴾

امتیاز: مضمون نگار کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں بہت سی امدادیں ذکر کی جاتی ہیں۔ لیکن حدیث کے مستدرکوں نے ان کے کراؤ پر ہی کی جاتی ہیں۔ ان کو مستدرک کر دیا۔

(مؤطا الصلوة جلد نمبر 2 ص 84۔ ابن حزم)

جوابات:

جواب نمبر 1: یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے۔ تو پھر یہ فقرہ کی بھی خبر نہ آئے۔ کیونکہ وہ تو بنی روایت مشترک ہیں جسے برگزیدہ۔

جواب نمبر 2: اگر ترمذی و مسلم ترمذی وغیرہ میں روایت ضعیف ہیں۔ تو پھر نیزہ خبر احمد بن حنبل کا کیا حشر ہوگا۔

نہیں برگزیدہ۔ حقیقت یہ ہے کہ مضمون نگار کو یہ سوچا۔ کہ کیا تو چاہتا تھا کہ قرآنی کی تمام روایات اور کتبہ یا اسماء الہی کی تمام روایات۔

عید الاشی کی اللہ کے ہاں عظمت

رسول اللہ ﷺ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا عید الاشی کا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین کتاب الاما ح ج 4 ص 266۔ حلیہ نمبر 7822۔ سنن نسائی الکبریٰ، فضل يوم العید ج 2 ص 444۔ حلیہ نمبر 4096۔ دار الکتب العلمیہ وروزہ بیہقی وابن عزیمة و احمد ابولامہام کے لکھا اس کی سند ہے)

مضمون نگار کا دوسرا عقائد

مضمون نگار نے لکھا کہ مضمون نگار کا مہر ہے قرآن کریم سے اخذ ہے۔



جو پہلا کلام تم فرموا کریں گے وہ یہ کہ تم قرآن مجید ادا کریں۔ لیکن اگر تم اسے ایک ایک کلمہ کے ساتھ پڑھنا چاہو گے گا وہ قرآن مجید کی نسبت کو بیٹھا اور جس نے اسے پڑھا تو اسے قرآن مجید کہا کریں۔ صرف کلمہ کی کاوش ہے جو اس نے مگر انہوں نے اسے جلد ہی ادا کر کے اسے پڑھ کر دیا اور اس کی جگہ اور ذرا آگیا ہے۔ قرآنی کلام سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا اس کی جگہ اور ذرا آگیا ہے۔ قرآنی کلام سے اور کچھ قرآنی کلام سے کہ تم اور تمہاری ازواج کی کوئی قرآنی کلام کوئی تعلق نہ ہو۔ مختلف افراد سے مختلف الفاظ کے ساتھ ہم نے پڑھا کہ گوشت ہوتا اور قرآنی کلام

(ابن ماجہ، ص: 226، ص: 227، ص: 228، ص: 229، ص: 230، ص: 231، ص: 232، ص: 233، ص: 234، ص: 235، ص: 236، ص: 237، ص: 238، ص: 239، ص: 240، ص: 241، ص: 242، ص: 243، ص: 244، ص: 245، ص: 246، ص: 247، ص: 248، ص: 249، ص: 250، ص: 251، ص: 252، ص: 253، ص: 254، ص: 255، ص: 256، ص: 257، ص: 258، ص: 259، ص: 260، ص: 261، ص: 262، ص: 263، ص: 264، ص: 265، ص: 266، ص: 267، ص: 268، ص: 269، ص: 270، ص: 271، ص: 272، ص: 273، ص: 274، ص: 275، ص: 276، ص: 277، ص: 278، ص: 279، ص: 280، ص: 281، ص: 282، ص: 283، ص: 284، ص: 285، ص: 286، ص: 287، ص: 288، ص: 289، ص: 290، ص: 291، ص: 292، ص: 293، ص: 294، ص: 295، ص: 296، ص: 297، ص: 298، ص: 299، ص: 300، ص: 301، ص: 302، ص: 303، ص: 304، ص: 305، ص: 306، ص: 307، ص: 308، ص: 309، ص: 310، ص: 311، ص: 312، ص: 313، ص: 314، ص: 315، ص: 316، ص: 317، ص: 318، ص: 319، ص: 320، ص: 321، ص: 322، ص: 323، ص: 324، ص: 325، ص: 326، ص: 327، ص: 328، ص: 329، ص: 330، ص: 331، ص: 332، ص: 333، ص: 334، ص: 335، ص: 336، ص: 337، ص: 338، ص: 339، ص: 340، ص: 341، ص: 342، ص: 343، ص: 344، ص: 345، ص: 346، ص: 347، ص: 348، ص: 349، ص: 350، ص: 351، ص: 352، ص: 353، ص: 354، ص: 355، ص: 356، ص: 357، ص: 358، ص: 359، ص: 360، ص: 361، ص: 362، ص: 363، ص: 364، ص: 365، ص: 366، ص: 367، ص: 368، ص: 369، ص: 370، ص: 371، ص: 372، ص: 373، ص: 374، ص: 375، ص: 376، ص: 377، ص: 378، ص: 379، ص: 380، ص: 381، ص: 382، ص: 383، ص: 384، ص: 385، ص: 386، ص: 387، ص: 388، ص: 389، ص: 390، ص: 391، ص: 392، ص: 393، ص: 394، ص: 395، ص: 396، ص: 397، ص: 398، ص: 399، ص: 400، ص: 401، ص: 402، ص: 403، ص: 404، ص: 405، ص: 406، ص: 407، ص: 408، ص: 409، ص: 410، ص: 411، ص: 412، ص: 413، ص: 414، ص: 415، ص: 416، ص: 417، ص: 418، ص: 419، ص: 420، ص: 421، ص: 422، ص: 423، ص: 424، ص: 425، ص: 426، ص: 427، ص: 428، ص: 429، ص: 430، ص: 431، ص: 432، ص: 433، ص: 434، ص: 435، ص: 436، ص: 437، ص: 438، ص: 439، ص: 440، ص: 441، ص: 442، ص: 443، ص: 444، ص: 445، ص: 446، ص: 447، ص: 448، ص: 449، ص: 450، ص: 451، ص: 452، ص: 453، ص: 454، ص: 455، ص: 456، ص: 457، ص: 458، ص: 459، ص: 460، ص: 461، ص: 462، ص: 463، ص: 464، ص: 465، ص: 466، ص: 467، ص: 468، ص: 469، ص: 470، ص: 471، ص: 472، ص: 473، ص: 474، ص: 475، ص: 476، ص: 477، ص: 478، ص: 479، ص: 480، ص: 481، ص: 482، ص: 483، ص: 484، ص: 485، ص: 486، ص: 487، ص: 488، ص: 489، ص: 490، ص: 491، ص: 492، ص: 493، ص: 494، ص: 495، ص: 496، ص: 497، ص: 498، ص: 499، ص: 500، ص: 501، ص: 502، ص: 503، ص: 504، ص: 505، ص: 506، ص: 507، ص: 508، ص: 509، ص: 510، ص: 511، ص: 512، ص: 513، ص: 514، ص: 515، ص: 516، ص: 517، ص: 518، ص: 519، ص: 520، ص: 521، ص: 522، ص: 523، ص: 524، ص: 525، ص: 526، ص: 527، ص: 528، ص: 529، ص: 530، ص: 531، ص: 532، ص: 533، ص: 534، ص: 535، ص: 536، ص: 537، ص: 538، ص: 539، ص: 540، ص: 541، ص: 542، ص: 543، ص: 544، ص: 545، ص: 546، ص: 547، ص: 548، ص: 549، ص: 550، ص: 551، ص: 552، ص: 553، ص: 554، ص: 555، ص: 556، ص: 557، ص: 558، ص: 559، ص: 560، ص: 561، ص: 562، ص: 563، ص: 564، ص: 565، ص: 566، ص: 567، ص: 568، ص: 569، ص: 570، ص: 571، ص: 572، ص: 573، ص: 574، ص: 575، ص: 576، ص: 577، ص: 578، ص: 579، ص: 580، ص: 581، ص: 582، ص: 583، ص: 584، ص: 585، ص: 586، ص: 587، ص: 588، ص: 589، ص: 590، ص: 591، ص: 592، ص: 593، ص: 594، ص: 595، ص: 596، ص: 597، ص: 598، ص: 599، ص: 600، ص: 601، ص: 602، ص: 603، ص: 604، ص: 605، ص: 606، ص: 607، ص: 608، ص: 609، ص: 610، ص: 611، ص: 612، ص: 613، ص: 614، ص: 615، ص: 616، ص: 617، ص: 618، ص: 619، ص: 620، ص: 621، ص: 622، ص: 623، ص: 624، ص: 625، ص: 626، ص: 627، ص: 628، ص: 629، ص: 630، ص: 631، ص: 632، ص: 633، ص: 634، ص: 635، ص: 636، ص: 637، ص: 638، ص: 639، ص: 640، ص: 641، ص: 642، ص: 643، ص: 644، ص: 645، ص: 646، ص: 647، ص: 648، ص: 649، ص: 650، ص: 651، ص: 652، ص: 653، ص: 654، ص: 655، ص: 656، ص: 657، ص: 658، ص: 659، ص: 660، ص: 661، ص: 662، ص: 663، ص: 664، ص: 665، ص: 666، ص: 667، ص: 668، ص: 669، ص: 670، ص: 671، ص: 672، ص: 673، ص: 674، ص: 675، ص: 676، ص: 677، ص: 678، ص: 679، ص: 680، ص: 681، ص: 682، ص: 683، ص: 684، ص: 685، ص: 686، ص: 687، ص: 688، ص: 689، ص: 690، ص: 691، ص: 692، ص: 693، ص: 694، ص: 695، ص: 696، ص: 697، ص: 698، ص: 699، ص: 700، ص: 701، ص: 702، ص: 703، ص: 704، ص: 705، ص: 706، ص: 707، ص: 708، ص: 709، ص: 710، ص: 711، ص: 712، ص: 713، ص: 714، ص: 715، ص: 716، ص: 717، ص: 718، ص: 719، ص: 720، ص: 721، ص: 722، ص: 723، ص: 724، ص: 725، ص: 726، ص: 727، ص: 728، ص: 729، ص: 730، ص: 731، ص: 732، ص: 733، ص: 734، ص: 735، ص: 736، ص: 737، ص: 738، ص: 739، ص: 740، ص: 741، ص: 742، ص: 743، ص: 744، ص: 745، ص: 746، ص: 747، ص: 748، ص: 749، ص: 750، ص: 751، ص: 752، ص: 753، ص: 754، ص: 755، ص: 756، ص: 757، ص: 758، ص: 759، ص: 760، ص: 761، ص: 762، ص: 763، ص: 764، ص: 765، ص: 766، ص: 767، ص: 768، ص: 769، ص: 770، ص: 771، ص: 772، ص: 773، ص: 774، ص: 775، ص: 776، ص: 777، ص: 778، ص: 779، ص: 780، ص: 781، ص: 782، ص: 783، ص: 784، ص: 785، ص: 786، ص: 787، ص: 788، ص: 789، ص: 790، ص: 791، ص: 792، ص: 793، ص: 794، ص: 795، ص: 796، ص: 797، ص: 798، ص: 799، ص: 800، ص: 801، ص: 802، ص: 803، ص: 804، ص: 805، ص: 806، ص: 807، ص: 808، ص: 809، ص: 810، ص: 811، ص: 812، ص: 813، ص: 814، ص: 815، ص: 816، ص: 817، ص: 818، ص: 819، ص: 820، ص: 821، ص: 822، ص: 823، ص: 824، ص: 825، ص: 826، ص: 827، ص: 828، ص: 829، ص: 830، ص: 831، ص: 832، ص: 833، ص: 834، ص: 835، ص: 836، ص: 837، ص: 838، ص: 839، ص: 840، ص: 841، ص: 842، ص: 843، ص: 844، ص: 845، ص: 846، ص: 847، ص: 848، ص: 849، ص: 850، ص: 851، ص: 852، ص: 853، ص: 854، ص: 855، ص: 856، ص: 857، ص: 858، ص: 859، ص: 860، ص: 861، ص: 862، ص: 863، ص: 864، ص: 865، ص: 866، ص: 867، ص: 868، ص: 869، ص: 870، ص: 871، ص: 872، ص: 873، ص: 874، ص: 875، ص: 876، ص: 877، ص: 878، ص: 879، ص: 880، ص: 881، ص: 882، ص: 883، ص: 884، ص: 885، ص: 886، ص: 887، ص: 888، ص: 889، ص: 890، ص: 891، ص: 892، ص: 893، ص: 894، ص: 895، ص: 896، ص: 897، ص: 898، ص: 899، ص: 900، ص: 901، ص: 902، ص: 903، ص: 904، ص: 905، ص: 906، ص: 907، ص: 908، ص: 909، ص: 910، ص: 911، ص: 912، ص: 913، ص: 914، ص: 915، ص: 916، ص: 917، ص: 918، ص: 919، ص: 920، ص: 921، ص: 922، ص: 923، ص: 924، ص: 925، ص: 926، ص: 927، ص: 928، ص: 929، ص: 930، ص: 931، ص: 932، ص: 933، ص: 934، ص: 935، ص: 936، ص: 937، ص: 938، ص: 939، ص: 940، ص: 941، ص: 942، ص: 943، ص: 944، ص: 945، ص: 946، ص: 947، ص: 948، ص: 949، ص: 950، ص: 951، ص: 952، ص: 953، ص: 954، ص: 955، ص: 956، ص: 957، ص: 958، ص: 959، ص: 960، ص: 961، ص: 962، ص: 963، ص: 964، ص: 965، ص: 966، ص: 967، ص: 968، ص: 969، ص: 970، ص: 971، ص: 972، ص: 973، ص: 974، ص: 975، ص: 976، ص: 977، ص: 978، ص: 979، ص: 980، ص: 981، ص: 982، ص: 983، ص: 984، ص: 985، ص: 986، ص: 987، ص: 988، ص: 989، ص: 990، ص: 991، ص: 992، ص: 993، ص: 994، ص: 995، ص: 996، ص: 997، ص: 998، ص: 999، ص: 1000)

ان روایات میں غور کرنے سے 4 باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔
1. نقل از وقت ذبح کرنے سے جانور کا قرآنی سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔
خداوند رحیم ہمیں ہمارے عزیز جانور کا گوشت کرب قرآنی ہو سکے۔ بلکہ وہ فقط گوشت ہے۔
نیت سے ذبح کیا گیا اور وہی اس میں وقت وغیرہ کا خیال رکھا گیا۔
2. اگر ایک قرآنی سب کی طرف سے ہو جائے تو پھر بھی دوبارہ ذبح۔
بلکہ بہت سے لوگوں نے عید کے بعد ذبح کی تھی۔
3. اگر قرآنی نعلیٰ مستحب ہو تو اس قدر احرام سے دوبارہ ذبح کر کے خصوصاً اجازت دینے کی کیا ضرورت تھی؟
4. حقیقتاً مسئلہ

اب احادیث کی روشنی میں مضمون نگار جب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے اس قول کی حقیقت واضح ہو جائے گی تو اس حدیث قرآنی مسترد ہیں انہیں آخر تحقیق نے دکھایا ہے۔
جس قدر روایات بتاتے ہیں کہ قرآن مجید کی پوری حقیقت اس کے لئے نکل کر رہ گئی۔
مضمون نگار کا چوتھا مقالہ
مضمون نگار نے لکھا کہ پوری قوم کی طرف سے ایک ہی قرآنی کلام ہے اور اس کی دلیل دیتے ہوئے ماخوذے شریعت کی کتاب الاذکار جلد 7 ص 117 سے ایک روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ پہلا ذبح کر کے اسے کھائے اور پھر دوبارہ ذبح کر کے کھائے۔ پوری امت کی طرف سے ہے۔
اور دوسرا آپ کی ذات کا ایک ہی طرف سے۔

اب احادیث کی روشنی میں مضمون نگار جب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے اس قول کی حقیقت واضح ہو جائے گی تو اس حدیث قرآنی مسترد ہیں انہیں آخر تحقیق نے دکھایا ہے۔
جس قدر روایات بتاتے ہیں کہ قرآن مجید کی پوری حقیقت اس کے لئے نکل کر رہ گئی۔
مضمون نگار کا چوتھا مقالہ
مضمون نگار نے لکھا کہ پوری قوم کی طرف سے ایک ہی قرآنی کلام ہے اور اس کی دلیل دیتے ہوئے ماخوذے شریعت کی کتاب الاذکار جلد 7 ص 117 سے ایک روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ پہلا ذبح کر کے اسے کھائے اور پھر دوبارہ ذبح کر کے کھائے۔ پوری امت کی طرف سے ہے۔
اور دوسرا آپ کی ذات کا ایک ہی طرف سے۔

موش کیا یا رسول اللہ ﷺ؟ پھر فرمایا ہاں سالوں والے بھی کھاتے ہیں۔ آخر عید تک (ابن ماجہ، جلد نمبر 9 ص: 271) اگرچہ نقل سے لگا کر یہ خطا اس میں ذرا گہری ہے مگر مصدق جلد 9 ص: 223 پر ذکر کر کے لکھا کہ حدیث صحیحہ الاسناد اور ہمیں میں بھی اعتراض کے بغیر تصحیح بخاری جلد 9 ص: 223

تجرب ہوتا ہے کہ آسمانوں کے فرشتے بھی قرآن مجید پڑھ کر وہابیات کریں۔ لیکن علماء کی یہ خبر وہابیات والے کلام کی تردید دینے پر ضرور لازم اور لازمی نہیں۔ لہذا العجب۔

انصار اور اسی قدر پراکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ کسی نے خوب کہا ہے۔
مازل توں اک نکستہ کی کوٹیں ہنتری

کیا احادیث قرآنی مسترد ہیں؟

اب احادیث کی روشنی میں مضمون نگار جب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے اس قول کی حقیقت واضح ہو جائے گی تو اس حدیث قرآنی مسترد ہیں انہیں آخر تحقیق نے دکھایا ہے۔
جس قدر روایات بتاتے ہیں کہ قرآن مجید کی پوری حقیقت اس کے لئے نکل کر رہ گئی۔
مضمون نگار کا چوتھا مقالہ
مضمون نگار نے لکھا کہ پوری قوم کی طرف سے ایک ہی قرآنی کلام ہے اور اس کی دلیل دیتے ہوئے ماخوذے شریعت کی کتاب الاذکار جلد 7 ص 117 سے ایک روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ پہلا ذبح کر کے اسے کھائے اور پھر دوبارہ ذبح کر کے کھائے۔ پوری امت کی طرف سے ہے۔
اور دوسرا آپ کی ذات کا ایک ہی طرف سے۔

اب احادیث کی روشنی میں مضمون نگار جب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے اس قول کی حقیقت واضح ہو جائے گی تو اس حدیث قرآنی مسترد ہیں انہیں آخر تحقیق نے دکھایا ہے۔
جس قدر روایات بتاتے ہیں کہ قرآن مجید کی پوری حقیقت اس کے لئے نکل کر رہ گئی۔
مضمون نگار کا چوتھا مقالہ
مضمون نگار نے لکھا کہ پوری قوم کی طرف سے ایک ہی قرآنی کلام ہے اور اس کی دلیل دیتے ہوئے ماخوذے شریعت کی کتاب الاذکار جلد 7 ص 117 سے ایک روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ پہلا ذبح کر کے اسے کھائے اور پھر دوبارہ ذبح کر کے کھائے۔ پوری امت کی طرف سے ہے۔
اور دوسرا آپ کی ذات کا ایک ہی طرف سے۔

اب احادیث کی روشنی میں مضمون نگار جب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے اس قول کی حقیقت واضح ہو جائے گی تو اس حدیث قرآنی مسترد ہیں انہیں آخر تحقیق نے دکھایا ہے۔
جس قدر روایات بتاتے ہیں کہ قرآن مجید کی پوری حقیقت اس کے لئے نکل کر رہ گئی۔
مضمون نگار کا چوتھا مقالہ
مضمون نگار نے لکھا کہ پوری قوم کی طرف سے ایک ہی قرآنی کلام ہے اور اس کی دلیل دیتے ہوئے ماخوذے شریعت کی کتاب الاذکار جلد 7 ص 117 سے ایک روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ پہلا ذبح کر کے اسے کھائے اور پھر دوبارہ ذبح کر کے کھائے۔ پوری امت کی طرف سے ہے۔
اور دوسرا آپ کی ذات کا ایک ہی طرف سے۔

ایک طرح میں قربانی کا وقت آگیا تو ہم نے حضور کے حکم سے ایک ایک دو رکعت کرنا سات دنوں کے بدلے میں قربانی خریدی اور ترقی جلد اس 408 پر حضرت علیؓ فرمایا: **فَرَمَانٌ بِعَبْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ نَسْتَفِيدُ**

بلکہ محکمہ میں اس 27 پر بحوالہ مسلم حضور ﷺ کا پانچواں ہے

کہ اوقت بھی اور گائے بھی سات کی طرف سے۔ طحاوی جلد 2 ص 333 پر کافی روایات ہیں۔

تو یہ بات قربانی میں سات کی تہہ صحیح ہے تو بکری میں لا تعداد کچھ ٹریک ہو سکتے ہیں یہی جواب ہے ان تمام روایات کا جن میں ہے کہ بکری ہرے بکر کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

تفسیر: بکری کی حرمت کا وقت اور گائے سے کم ہوتا تو ظہور میں الشمس ہے۔ تو اب ڈاک کی بھی حدیث سے ثابت ہے۔ جس کے اول وقت میں آنے والی حدیث میں ہے "پہلے آنے والے کو نبوت اور دوسرے کو گائے اور تیسرے کو بکری کا تو اب جتنا ہے۔"

ابلیسیت کرام آپ ﷺ کی قربانی پر اکتفاء نہیں کرتے تھے حضور ان کا گائے کہ حضرت علیؓ بن سیدین رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ ہم بھی مال تک اس کے بعد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مال ذمہ داری اور شفقت سے کفایت کر دی۔ نبی ہاشم سے کوئی بھی قربانی نہیں کرتا تھا۔

آئیے پہلے ذرا تفصیل سے دیکھیں کہ نبی ہاشم سے کون کون نہیں کرتا تھا اور ان کون کرتا تھا۔

سیدۃ النساء طاحمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی قربانی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا ﷺ نے حضرت طاحمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ایلہ قربانی کے پاس کھڑی ہو جا کیونکہ جو اس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا اس کے

دل سے سنا جائے گا، عاف کر دیتے جائیں گے قربانی کی کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بعض صرف اور صرف ہم ال بیت کے لئے ہی ہے یا ہمارے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے فرمایا: **فَإِنَّكُمْ سَامِعُونَ** اور وہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الاضاحیہ، ج 4، ص 247، حدیث نمبر: 7525، المسند الکبریٰ للبیہقی، کتاب الاضاحیہ، باب ما یضربہ لیسوا ان یقولوا فیہ شہک، ج 8، ص 203، حلیت نمبر: 18944، نام عام 1 سے حضرت عمرؓ کی بیان سے بھی روایت کیا اور فرمایا حلیت صحیح الامان حلیت نمبر: 7524)

اور اگر دیکھیں کہ آپ ﷺ کی قربانی حضرت طاحمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تو کافی نہ ہوئی اور بعد میں آنے والوں کے لئے کافی ہو گئی نہ شاید کہ یہ گمان ہو کہ حضرت طاحمہ رضی اللہ عنہا کی یہ قربانی آپ ﷺ کی اس قربانی سے پہلے ہوئی تو یہ گمان غلط ہے کیونکہ پہلے گزرا چکا کہ آپ ہر سال قربانی فرماتے اور ماہارے میں عام ہے۔ جو کان بغضی بگتہ شش ہے

کہ آپ ہمیشہ حق و سچ سے گزرتے ایک ایک ذلت اور آل کی طرف سے بلکہ ہر امت کی طرف سے۔ اور آپ ﷺ کے جہاں کے بعد حضرت طاحمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کو منہج ہی نہیں ملے کہ تک آپ ﷺ کے اول میں اور حضرت طاحمہ رضی اللہ عنہا ہی آجہود مشران میں انتقال فرما گئیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قربانی

حضرت علیؓ نے دو میٹھے قربانی کئے ایک میٹھا حائنی کریم ﷺ کی طرف سے اور ایک میٹھا حائنی ذلت کی طرف سے اور فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں آپ کی طرف سے بھی قربانی کروں اللہ ان سے دیکھا ہے یہی حق قربانی کرتا ہوں۔

مسند ابی داؤد، کتاب الاضاحیہ، باب الاضاحیہ، ج 2، ص 37، حلیت نمبر: 2790، جامع ترمذی، باب الاضاحیہ، کتاب الاضاحیہ، ج 1، ص 407، حلیت نمبر: 7493، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الاضاحیہ، ج 4، ص 255)

حلیہ: 7556 اور قولہما صحیح الامام، السنن الکبریٰ للشیخ، ج: 2، ص: 288، حدیث
لنصر: (18970)

وہیں یہ بات ملے گی۔ تاہم ایک شخص لکھتا ہے کہ قرآنیوں نے قرآن کو مانا اور اس کے ظاہر
اور اس میں یہ چیز راہ تک بھی نہ پائے کہ آپ کی قربانی ہماری طرف سے بھی ہو چکی ہے۔ لہذا
آپ ﷺ سے عرض کریں کہ حضور! میں کیا ضرورت رہی؟ لکھنؤ کے کتب خانوں میں
بھی یہ خیال نہ آیا۔ اگر تاہم آج 1400 سال کے بعد تحقیق ہو۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قربانی

آپ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ اور قربانی کا وقت آ گیا۔ پس ہم
اونٹ میں سات اور گائے میں سات سات قربان کر دیے۔

اصحیح مسلم، کتاب النحر، باب من لا الاضحية علی الہدی، ج: 1، ص: 244، حدیث
لنصر: 3246، جامع ترمذی، ابواب الاحاساسی باب الاضحية الک فی الاضحية، ج: 1،
ص: 408، حدیث لنصر: 1502

یہ قول اہل بیت کے سرکردہ بزرگ جن کا قربانی کرنا ثابت ہے۔ اب ہم یہ سوچتے سے قاصر
ہیں کہ ان کی اولاد ان ہی کے خلاف کرتی ہو۔ لہذا یہ تھا کہ ان کے باوجود طاقت اور نے کے وہ
حضرت قربانیوں نہ کرتے ہوں بلکہ سب مسلمانوں میں یہ سنت جاری رہی۔

قرآنی قرون اولیٰ سے ملت متوارثہ ہے

اگر ممرضی اللہ سے اس سیر میں نے سوال کیا کہ کیا قرآنی واجب ہے؟ تو آپ نے
فرمایا: کہ حضور ﷺ بھی کرتے تھے۔ اور آپ کے بعد مسلمان بھی کرتے تھے، اور یہی سنت جاری رہی۔
(مسند ابن عباس، ابواب الاحاساسی، باب الاضحية واجلہا، ص: 7، ج: 226، حدیث
لنصر: 3124)

اور قرآنی میں ہے کہ سوال کرنے والے نے وہ بارہ سوال کیا آپ فرمائے گئے۔ جس میں
ہے نہ نہ کہ یہی قربانی فرماتے اور مسلمان بھی آپ کے بعد کرتے۔

اصحیح ترمذی، ص: 408، حدیث لنصر: 1508
بلکہ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بھی وہی سنت سے روک گیا کرتے
تھے۔ اور میں بھی وہی سنت سے روک گیا ہوں۔

اصحیح بخاری، کتاب الاحاساسی، باب الاضحية، ص: 2، ج: 2، حدیث
لنصر: 5233

بھی ممکن کہ صحابہ کرام ایک ایک بار دو قربانیاں کرتے تھے بلکہ اپنے بھائی کو بھی قربانیاں
کرنے کا حکم فرماتے۔

حضرت الامام ابو اشعرى رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کو قربان کر دیا کہ وہ اپنے باپوں سے اپنا قربانیاں
آزاد کر گیا۔

اصحیح بخاری، کتاب الاحاساسی، باب من لا یضحیٰ لہ، ج: 2، ص: 234، السنن الکبریٰ
للشیخ، کتاب الاحاساسی، باب الاضحية الک فی الاضحية، ج: 1، ص: 383، حدیث
لنصر: 18636

پس یہی بات صحیح ہے جو اہل بیت نے فرمائی اور بعد کے نقل کئے۔ یعنی آپ ﷺ
کی ہر اور امت اور اہل بیت کے ان افراد کو تو اب میں شریک کرنا ہے جن کو یہ طاقت نہ ہو کہ ہر
قربان کو کافی ہوتا تھا وہ صاحب ثروت ہی کیوں نہ ہو۔ اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی قربان کا
بھی یہیہ کیا مطلب ہے کہ ہم نیا بائیں کے جو لوگ بھی اس قائل نہ تھے۔ ان کے لئے یہ قربانی
کفایت کر گئی۔

آخر میں ایک حدیث مبارک پیش کرتا ہوں جس میں یہ وضاحت ہے کہ آپ کیا قربانیاں
صرف ان لوگوں کی طرف سے نہیں پیشیں ہوا کرتی تھی۔

سرکار ﷺ نے امت کے حلقہ دست لوگوں کو ثواب میں شریک فرمایا
 ﴿يُوسِعُ اللَّهُ وَآلَهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ خَلَا غُثًى وَغُثًى لَمْ يَخْسَعْ مِنْ أَمْنِهِ﴾

آیت سے ظاہر ہے کہ امت کے حلقہ دست لوگوں کو ثواب میں شریک فرمایا
 ﴿يُوسِعُ اللَّهُ وَآلَهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ خَلَا غُثًى وَغُثًى لَمْ يَخْسَعْ مِنْ أَمْنِهِ﴾

طرح سے اور میری امت میں سے ان لوگوں کی طرف سے جو کہ قرآنی نہ کر سکیں (قول فرما)
 (جامع ترمذی، ابواب الاحادیث، باب ما جاء ان الله هو ارحم الراحمین، ج 1، ص 409، حلیہ
 لغیر: 1521، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الاحادیث، ج 1، ص 254، حلیہ
 لغیر: 7553، نور العیون فی شرح الصحیح، ص 2، ج 2، حلیہ لغیر: 2812، البیہقی، کتب تحقیق کبر معلقات صحیح
 ابی داؤد طحاوی و احمد ایضاً)

قرآن وحدیث کے مقابلے میں الجبریا کے صدر کا حکم کوئی وقعت نہیں رکھتا
 مضمون نگار نے لکھا کہ الجبریا کے صدر نے حکم کیا ہے کہ پوری قوم کی طرف سے صرف ایک
 قرآنی کیا جائے۔

قرآن کا سارا سا جواب ہے کہ تم اس حدیث رسول ﷺ اور آپ کے اس سالہ دینی عمل اور سنت جاریہ
 کے مقابلے میں کسی کے حکم کو کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

حضرات شیخین (شیخین) کا قرآنی نہ کرنا غنی نہ ہونے کی وجہ سے تھا
 مضمون نگار نے لکھا کہ حضرات شیخین (شیخین) کا قرآنی نہ کرنا غنی نہ ہونے کی وجہ سے تھا
 نہیں فرماتے تھے جس سے معلوم ہوا قرآنی لازم نہیں۔

اس بات کا جواب دیتے ہوئے ملک العلماء ابو بکر بن سبوح کا مافی (المتوفی 587ھ)
 فرماتے ہیں کہ انھیں جو بیت المال سے بقدر کثرت ملتا تھا اس سے شرافتاء ہی پوری نہ ہوتی۔
 (دائع الصالح فی توفیق الملوك، کتاب التصدیہ، باب حلقہ التصدیہ، ج 2، ص 53، حلیہ)

بہرہ ضعیف کہتا ہے کہ صرف اہل حق نہیں بلکہ حقیقت ہے جو بڑے باعادت مسلمان
 کیے لکھانہ کی شان احاطہ سے بچد ہے کہ آیت کو پورے سال ایک عمل کرتا ہوا بکر بن سبوح
 بکر بن سبوح طاعت ہونے کے ترک کر دیں۔

اور حضور ﷺ فرمایا کہ جو طاعت پائے اور قرآنی نہ کرے تو وہ ہماری جگہ، کھلیں نہ
 آئے اور یہ حضرات باوجود طاعت کے بکارت کریں اور ہوں بھی صفا دل میں۔ اور جب اللہ عز
 وسوتر پائیں کریں اور شیخین طاعت ہونے کے ہونے ایک بھی نہ کریں۔

کھانے کیا خوب کہا ہے۔

بیت جائے نہ آقا پہ وہ بکارت کیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المال سے بقدر ضرورت لینے لگے تھے

اس بات پر ایک واضح روایت ہے۔ مگر عمر رضی اللہ عنہ، خود فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ
 ذات کو اس حدیث ثانی کے مال (یعنی حرام کے مال میں) ختم کے والی کے وجہ سے روکتا
 ہوں۔ اگرچہ آپ کو اس سے بے ضرورت پاتا ہوں تو چاہتا ہوں اور طاعت ہوں تو شرعاً اس سے
 لینا ہوں۔ پھر جب دست پاتا ہوں تو ادا کر دیتا ہوں۔

(التفسیر خازن، بیہقی، کتب، ابن کثیر، روح المعانی، موسوعہ بحث آیت ۵۸، المصنف
 بیہقی و شافعی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا قرآنی ترک کرنا اس لیے تھا کہ لوگ فرض نہ سمجھیں
 مضمون نگار نے لکھا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بھی قرآنی نہیں کرتے تھے تو ان کے
 جواب کے لیے یہی شریک کے الفاظ ملا نظر فرمائیں آپ فرماتے ہیں کہ لفظ لا دفعہ اللہ
 وَلَقَدْ لَعْنُوا مَنَافِقَةً آتَىٰ بَعْضُہُمُ الْآخَرَ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يُلَاقُواہُمْ وَلَا يُقَاتِلُوہُمْ وَلَا يَنْصَرِفُونَ

یعنی میں نے انھیں قرآنی پھوڑ دیا ہوں حالانکہ میں اللہ سے ہوں۔ اس خوف سے کہ انھیں

فرمایا کہ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ وہ اپنی قربانی ہوگی ورنہ قربانی کو ذبح کرنے، دہنا کرنے، انکے سوا یاں بنے، اور کھانے، پینے، اسی طرح کھانے، پینے کے لیے اس کا مطلب یہ ہے کہ؟

جواب نمبر 3: ممکن ہے کہ آپ کے پاس ان اوقات میں بڑا طہارت ہو۔ جو آپ ہی قدر، گوشت کو خیرات کر کے اچھا دار اوقات کرتے ہوں۔ اور جیسے حضور ﷺ نے حجامت کو (خیریت کے لیے) قربانی فرمایا۔ ایسے ہی آپ نے فرمایا ورنہ کیے ممکن کہ آپ خود ہی

وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ مِّنَ النَّفْثِ الْبَاسِ وَمِنَ النَّفْثِ الْبَاسِ

آیت کی تعبیر میں ہی فرمائی کہ جوڑے آٹھ۔ دھنڈ گائے اور بھیڑ بکری سے ہے طاقت کے مطابق (ان کی قربانی ہے) جوڑا ہو گا وہ افضل ہو گا۔ یعنی خود ہی فرمائی کہ یہ جانور مقرر ہیں اور خود گوشت خرچ فرمائیں کہ یہ قربانی ہے۔

نیز خود ہی آپ نے روایت فرمایا کہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں بعض جلد ۱ ص ۲۷۲ اور خود ہی ایسی حدیثیں ہیں جو خود ہی و انفسہ کی تعبیر فرمائی۔ "لما دسج" یعنی قربانی ذبح کرو (وہاں سورہ کوثر آیت 2) اور خود ہی نکالت کریں۔ نہیں لکھا بلکہ آپ نے وہی کی بقا و اس حدیث پر مبنی۔

وَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ مِّنَ النَّفْثِ الْبَاسِ وَمِنَ النَّفْثِ الْبَاسِ

قرآنی و ترمذی چاشت۔

والسنة الكبرى للبيهقي . باب الاضحية سنة . ج : 3 . ص : 264 . حديث نمبر : 19583

مگر امام صاحب کے نزدیک جیسے ذرا واجب ایسے ہی قربانی کی تکمیل فرماؤں کے مقابل میں نفل سے مراد سنت بھی ہو سکتی ہے، اور جب بھی نفل بھی اور نفل سب کو شامل ہوتا ہے۔

باقی رہا اس وقت صبح کے بعد گوشت بھرا یا اور اب نہ سکتا تو یہ کوئی دلیل نہیں کہ لوگوں کا

بھریاں مسنونہ نہ ہو، بلکہ یہ اختلاف زمانہ ہے یعنی اس وقت کھانوں میں بڑا طہارت ہوئی تھی۔ بلکہ اکل قدر اکل میں۔ لہذا پھر انداز قربانی کر پائے اور جیسے ضرورت یا زار سے خرچہ لیتے ہوں گے۔

اگر اس حقیقت کی گنجش کو تسلیم نہ ہو تو آج سے تقریباً چھ سو برس کی روایات کے حامل کا مطالعہ کریں، اللہ تعالیٰ بے حد مدد دے گا جو حد نے عرض کیا۔ بلکہ اکثر احادیث کی روایت سے استفادہ کریں تو واضح طور پر پائے گا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو گوشت خرچ کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی اور وہ صرف گوشت کی کھجور کی حد سے بھی تو کیا یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانی کی کھجور کی حد تک نہیں؟

وہاں رضی اللہ عنہم یا کسی اور صحابی کا فرمان کہ قربانی نفل ہے تو اس قسم کا اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم کی مسائل میں پہلایا جاتا ہے۔ ہر کسی اہل علم پر پابند نہیں۔ اسی لئے تو مجتہدین حضرات کی فتویٰ ہے تاکہ وہ تمام مختلف روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حلال کی قوت و ضعف کے لحاظ سے فیصلہ کریں اور آخر مجتہدین کے فرمان کو محض جوش خدمت کے ساتھ جانیں گے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قرض لے کر قربانی کرنے کی اجازت عطا فرمائی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے آپ (نبی کریم) نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اور عرض اللہ کی طرف سے آیا کیا جائے گا۔

والسنة الكبرى للبيهقي . ج : 3 . ص : 264 . حديث نمبر : 19583

اور محمد کریں کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا تو قرض لے کر بھی قربانی کرنا چاہیں اور حضور ﷺ

اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ مگر یہاں صاحبِ ثروت ہوتے ہوئے بھی بارِ خاطر ہے۔ کیا کوئی
قائمانے اجماعِ وحدت ہے؟

۔ خود ہی کہیں جو ہم کہیں گے تو گد ہو گا

یہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریح لکھ کر قرآنی کرتے۔ (ابن کثیر کو یہ خبر ۱۱)

کیا ام المومنین رضی اللہ عنہا کو عظیم شہ قدا کہ یہ مستحب ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک قرآنی ہادی
طرف سے کافی ہو چکی ہے یا نہیں لیکن ملک چند سرگوشٹ ہی کافی ہے یا نہیں بلکہ کوئی چیز یا چارہ
دے دے دی۔ تو بھی کافی ہے؟ آخر قریش لینے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن وہ تو جاہلی تھیں کہ قرآنی سے
ایک ایک مال کے بدلے شکیانہ خون گرنے سے پہلے سب گناہ معاف۔ یہ وہی اللہ تعالیٰ کی سب
سے بڑا عمل اور اہم علیہ السلام کی سنت۔ لیکن سرکارِ پرورداری ہوتا۔ یہ سب کچھ صرف اللہ صرف بھی
حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام کی بتا کر میں تم اور تم بھائی کو ذبح کیا جائے وہ شگشگ۔

نصوص: اس حدیث پر امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف اتنا اعتراض کیا کہ بدیہی حضرت سیدہ
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مناجات اور ملاقات ثابت نہیں۔ جب کہ بدیہی کی توثیق کرتے ہوئے ابن جریر
مطہرانی علیہ الرحمۃ نے تہذیبِ اہل بیت کے ص 363 پر لکھا ہے: "عندہم من النصوص ان
عبد الرحمن بن رافع من علیہ علیہ التعلیٰ مقبول من العاصمۃ" یعنی
بدیہی مقبول ہیں اور وہ چارہ خاصہ ہے۔ تو جب وہ مقبول یعنی قابلِ اعتماد ہوتے۔ تو انہوں نے
جس مروی حدیث کو ترک کیا ہے اسے اگر قابلِ اعتراض سمجھتے تو اس سے روایت نہ کرتے یا اس کی
تصریح کرتے۔ ایک حوالہ کا مروی حدیث کو ترک کرنا اس کے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔
(دیکھیں ذخیرۃ الفقہ وغیرہ کتب صحابی حدیث، اس حدیث کا نقل احمد بن حنبل نے بھی کیا ہے۔)

یہ حضرت جلال رحمۃ اللہ علیہ مزید صحابیت میں اگرچہ بلا شک و شبہ ایک بلند مقام کے
لیں لیکن وہ فقہ و صاحبِ باجید صاحبِ پادشاهانِ عظیم ائمہ میں سے نہ تھے۔ یعنی ہر احادیث سے

ایکے علم استعمال کر سکتے ہوں۔ اور ان کے چارہ ذبح کرنے والا مکمل ۵۶ سال کے اس سال اور
حضرت علی کے زندگی بھر کے معمول اور تمام مسلمانوں یعنی صحابہ کے عمل اور سنت جاریہ (جو کہ
ایک فقیر صحابی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کو منظور بھی کرتے تھے اور آپ
کے بعد مسلمان بھی کرتے ہیں اور ابھی سنت جاریہ ہے) ثابت ہے کہ اسے قابلِ ہرگز
نہیں اور سکتا۔ اگرچہ صحیح ترین روایت سے بھی ثابت ہو گا ان کی حدیث کا عمل نہیں۔ کیونکہ
اس کی سند اور بعض حدیث کا کتاب حدیث کا حال بھی نہیں دیا گیا۔

اہل حدیث کا عمل اسوادِ عظیم کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا

مضمون نگار نے لکھا کہ اہل حدیث کا ایک گروہ بھی جو نہ ذبح کرتا ہے نہ ہم کہتے ہیں کہ
اہل حدیث کا ایک گروہ بقیہ آپ کے گناہوں سے روایت پر عمل کرتا ہے اگر آپ کو عظیم ہو گا۔ کہ
بدیہی مناجات کے مقابلہ میں ایسا ہے کہ وہوں کا کوئی سام نہیں۔

دیکھیں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بالجماعۃ یعنی بدیہی یا جماعت کی اجماع اختیار کرو۔

(جامع ترمذی، ارباب الفضل، باب لزوم الجماعة حدیث نمبر: 2165)

اور فرمانِ ائمہ علیہ السلام علی الجماعۃ علیہ کہ اللہ کا چھ بدیہی جماعت ہے۔

(جامع ترمذی، ارباب الفضل، باب لزوم الجماعة حدیث نمبر: 2166)

اور فرمانِ ائمہ علیہ السلام علی الجماعۃ علیہ یعنی بدیہی جماعت کی اجماع کرو۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، ج ۱، ص ۲۰۱، حدیث نمبر: 395، اور ابن کثیر)

امام ابن ماجہ نے روایت کیا کہ ابن ماجہ (کتاب الفضل، باب السواد الاعظم حدیث نمبر: 3958)

بہن ثابت ہوا کہ ایسے مکمل گروہ کی اجماع کسی حدیث میں بھی ذریعہ ہدایت نہیں ہو سکتی۔

قرآنی سے متعلق ائمہ مجتہدین کے اقوال

آخر میں ملاحظہ ہو، یہاں صاحبِ مجتہدین رضی اللہ عنہم امام بیہقی نے روایت کیا کہ حضرت ابو

الحبيب صلى الله عليه وسلم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ شاید قرآنی کو فرض و لازم خیال کرتا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ لیکن قرآنی اجر اور ثمرہ اور صلہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! واللہ! انکرت اللہ علیہ! (ع: 2، ص: 258)

اس روایت کے بعد امام بخاری نے لکھا:

﴿قَوْلُ ابْنِ الشَّامِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَلَا يُعَدُّ وَالْقَوْلُ فِي الصَّحَابَةِ مَا هَذَا أَوْ تَكُونُ وَاجِبَةً لِقَوْلِي عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ أَوْ تَكُونُ لَا يَخْضَرُ غَيْرُ شَيْءٍ غَنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ﴾

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

نمبر 1 قرآنی کے سنت یا واجب ہونے سے کوئی قول باہر نہیں۔

نمبر 2 اگر ہر جہ سے اسے کفر ہے۔ (بخاری)

نمبر 3 کم از کم بکھری کے سوا کسی ایک کی طرف سے بھی جائز نہ ہوگی۔

لیجئے جناب امام شافعی رحمہ اللہ نے ہر باتوں کا فیصلہ فرمادیا۔

نمبر 4 قرآنی نہیں مستحب نہیں۔ بلکہ واجب یا کم از کم سنت ہے۔

نمبر 5 ہر ایک قسم سے سنت کا یہ واجب کہلیں کہ ایک کہنے سے ماسک ہو جائے۔

نمبر 6 کوشت، چاندی، غیرہ جائز نہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

﴿قَالَ مَالِكُ الصَّحِيحَةُ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلَا أُجِبُ إِلَّا خِدْمَتُ قُرَى

عَلَى تَمِيمٍ أَنْ يَمُرَّ بِهَا﴾ (موطا امام مالک، جلد 1 ص: 322)

ترجمہ: امام مالک نے فرمایا کہ قرآنی سنت ہے واجب نہیں۔ اور میں کسی ایک کیلئے بھی ہلکا نہیں کرتا کہ اسے ترک کرے جبکہ اس کی قیمت ادا کرنے پر قادر ہو۔

لیجئے حضور! 1 امام مالک رحمہ اللہ نے اگرچہ واجب نہ تھا۔ مگر اصل میں ضروری ہے۔

2 ہر کسی ایک کیلئے بھی ترک کرنا آپہنچ کر کے پورے ملک یا پورے علاقے کے لئے ایک ہی کافی ہو سکتی تو یہ فرمادیا۔

امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

امام ابو حنیفہ حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآنی کا واجب ہونا اور کم از کم مقدار ایک بکری اور ہر صاحب مناسبت مناسبت پر لازم ہونا ظہر من الشمس ہے جس کے بیان سے فقہی کی کوئی بھی کتاب غافل نہیں۔

یہ فقہ مضمون نگار نے اپنی قدر و لائق اپنے دھرم سے عرض کئے تھے لہذا ان ہی کی تردید پر اکتفا کیا جاتا ہے اور پھر طوالت، ماضی، ملامت، دیگر باتوں و جوابات سے اعراض کیا جاتا ہے۔

﴿وَأَنْ يَكُنْ فَتَكُنْ هَذَا آخِرُ مَا نَزَّلْنَا بِهِ مِنَ الْوَحْيِ اللَّهُ تَعَالَى أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَنَّ مَا نَزَّلْنَا بِهِ مِنَ الْوَحْيِ لَا يَكُنْ مِنْهُ لَكُمْ حَرَجٌ وَلَا حَرَجٌ لَكُمْ بِهِ﴾

عَلَيْكُمْ الْوَحْيُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا مَا نَزَّلْنَا بِهِ مِنَ الْوَحْيِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا مَا نَزَّلْنَا بِهِ مِنَ الْوَحْيِ

المؤسس: علماء العلوم الجامعہ الشمسیہ الوحیدیہ البھاری الشریف (میر جو دغا)

پروڈیو: احمد اویغا، عشاء، بتاریخ 1410ھ، 20 / 12 / 1990ء

﴿وَمَا آخِرُ دَعْوَانَا إِلَّا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

ماخذ و مراجع

القرآن الکریم	المستدرک علی الصحیحین
تفسیر ابن کثیر	موطا امام مالک
تفسیر کبیر	سنن کبریٰ للبیہقی
تفسیر سخاں	مسند امام احمد
تفسیر بغوی	المعجم الاوسط
روح المعانی	سنن دارمی
ذو منثور	سنن دار لطنی
صحیح بخاری	شرح معانی الآثار
صحیح مسلم	مجمع الزوائد
جامع ترمذی	البدائع والسنائع
سنن نسائی	نیل الاوطار
سنن ابن ماجہ	

رہنمائوں حضرت مولانا حاج الفضل محمد الدین صاحب مدظلہ العالی

کے دیگر یادگار علمی کارنامے

جو تقریباً زورِ طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہو رہے ہیں

مقالاتِ ابوالفضل

خطباتِ ابوالفضل

فتاویٰ ابوالفضل

مکتبۃ ضیاء القیوم

لاہور اسلام آباد شریعتی طور پر مجاز ادارہ (سرگودھا)

Ph: 048-8872016, 0300-6032542